उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मृतक श्राद्ध समीक्षा

लेखक महाशय बाबुलाल आर्य सेवक

प्रकाशन वर्ष 1919

आगत संख्या 1626

فہرست مضامین

مضامین

باب پنجم

کیسری کی کپارتی المعروف بہ گلدستہ سوالات

باب ششم

باب ہفتم

فصل اول

ستیارتھ سمیکشا پر چند قابلِ قدر رائیں

(۱)

احقر گذشتہ ۱۳ سال سے مذہبی دنیا کا مطالعہ بسی بلیغ و صرف کثیر
...ہا ہے۔ چار سال سے مطالعہ تھیوسوفی،، دبرہم ودیا) میں مشغول ہے۔ اُسے دیکھ
... خیال برابر چلا آرہا ہے کہ اگر جملہ مذاہب میں یہی طریق رائج ہو تو متضاد
...ہب کے ایک طالب علم کو بہت سی سہولیت ہو سکتی ہے۔ ویدک دھرم جس میں
...اس،، کے معنے تحقیقات سے حاصل کردہ راستہ اصول،، کو تسلیم کرتا ہے جس
...نا کہ سائنس اور فلسفہ ہر دو تسلیم کریں پھر اُس کی طرف سے ایک ایسا سر یز ضرور
...ہے۔ جس سے اصولات و سدھانت کی ایسے طریق پر دلائل و حوالجات سے تشریح
...ہر ایک Hand book کا کام دے سکے۔ مخالفین کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑے
...کمی رہی ہے۔

ماسٹر بابولال کی سابق تصنیف شاستر ارتھ سمر الیسہ متذکرہ سلسلہ کی
...لی پوجا،، پر ایک کتاب کہی جا سکتی ہے۔ دیگر تصنیف زیر ریویو مترک ستیارتھ
...وجوہ ایک جامع کتاب ہے۔ جس کا ہر ایک عنوان ایک دوسرے پر فوقیت
...ہے۔ حوالجات۔ دلائل۔ دیاکرن۔ طرز تحریر و تصحیح عبارت الغرض ہر ایک

مزین ہے۔ جس کا بغور مطالعہ ہر اہل مذہب کو اکتساب حق کا موقعہ پیش کرا
[illegible]ن و مہاشیان آریہ سماج کو بالخصوص ماسٹر صاحب کی اس کوشش
دانی و حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ جس سے ہر دو تصانیف کے آئندہ
اور بھی ہر طرح سے مکمل ہو کر شائع ہو سکیں ۔

نیاز مند

لچھمی چند وِدیارتھی۔ ہیڈ ماسٹر اے وی مڈل سکول۔ بھوانی گڑھ
گورنمنٹ پٹیالہ

(۲)

میری رائے ناقص میں ویدک دھرم پر کئے گئے ایک بھی اعتراض
یکتی پورک کافی و شافی جواب دے دینا سینکڑوں لیکچروں اور ہزاروں
ترجموں سے بڑھکر ہے ۔

مہاشہ بابو لال جی آریہ سیوک کی تصنیف زیر ریویو موسومہ
سمیکشا اسی طرز کی ایک لاثانی۔ نہائت ہی پر معنی اور قابل دید
مرتک شرادھ کے متعلق آریہ علماء نے کئی گرنتھ لکھ چھوڑے ہیں۔ جو
کے سارے اپنی اپنی نوعیت کے لحاظ سے کمال علمیت و لیاقت سے
گئے ہیں۔ لیکن ان سب کی اور اپنی خداداد ذہانت و تیز فہمی سے
صاحب موصوف نے اس کو چار چاند لگا کر ایک نئی طرز کی کتاب بنا دیا ہے
تو پیش شرادھ کا تذکرہ ہے۔ مگر ہاں تمام مضمون اگر اسے مرتک شرادھ
پیدا یا کہا جائے۔ تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ ایک ہی بار اس کو بغور پڑھنے
مرتک شرادھ کا باطل اور کمزور دلیل حرف غلط کی طرح مٹ کر اپنی ہستی

یں کہ اُن مصنف نے مرتک شرادھ کے ہر ایک پہلو پر مفصل اور بالتشر
شتوال کر کو آموز اصحاب کو مختلف و متعدد کتب کے مطالعہ سے بچا دیا ہے
آئنڈ انفٹ نوٹوں اور باموقعہ اشعار نے تو گویا سونے پر سہاگے کا کام دیا ہے۔
یسی کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ کتاب ہذا کے
کو پڑھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی خاص کر مشہور آریہ مناظر شریمان
وانی گوکل ناتھ جی کی لاجواب دلائل اور بے نظیر طرز بیان کو دیکھ کر تو دل قربان
ہو جانے کو طیار ہو رہا ہے ؞

اُمید ہے۔ کہ آریہ پبلک کتاب مذکور کو ہاتھوں ہاتھ خرید کر لیکھک و
بھی اعو پرکاشک کی حوصلہ افزائی کریگی ؞

نیاز مند:- رام سنگھ آریہ سیوک گنڈراں - ضلع کانگڑہ ؞

دیباچہ

من از گل باغ میجوئیم تو گل از باغ مے جوئی
من آتش از دخان بینم تو از آتش دخان بینی

تجربے نے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں کر دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے
اور اس کی جڑوں کو پاتال تک پہنچانے کے لئے کسی مقام پر دس لیکچر اتنا کام نہیں
کر سکتے۔ جتنا کہ مخالفوں سے ایک زبردست مباحثہ۔ شاستر ارتھوں کا پدھ
مہرشی دیانند جی کا جیون چرتر اور آریہ اخبارات کے فائل یہاں تک بتلا
کہ اکثر کٹر سے کٹر ورودھیوں تک نے سماج کے آگے ہمیشہ کے لئے ہ
ڈال دیئے ہیں۔ اس تحریر سے یہ غرض نہیں کہ ویاکھیان اور اپدیش نہیں ہو
چاہئیں۔ نہیں وہ بھی ہونے چاہئیں۔ لیکن کب زیادہ مفید ہو سکتے ہیں
غور طلب ہے۔ جس طرح کسی جنگل کی زمین کو مزروعہ بنانے کے لئے پہلے
خار دار جھاڑیوں کو کاٹنے اور کوڑا کرکٹ کو آگ لگانے کی ضرورت ہے۔ بعد
کیاریاں نکالنے اور آب پاشی کرنے کی۔ اسی طرح بحث مباحثوں اور شنکا
کے ذریعہ لوگوں کے   مذاہب کا فوٹو پیش کرنے کے بعد ہیں اگر اپنے سد
کی فضیلت لیکچروں دوارا دکھلائی جائے۔ تو اغلب ہے۔ کہ یہ طریقہ زیادہ

ویر پاثابت ہو۔ کیونکہ یہ ایک مُسلّمہ بات ہے۔ کہ سیاہ کپڑے پر کسی نئے
چڑھنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ یتیم خانے۔ کالج۔ سکول۔ ودھوا آشرم۔ گورو
پرہ ایک اجنبی کو سماج کی جانب کھینچنے میں سہائتا دیتے ہیں۔ مگر اُسے درڑ
سماجی نہیں بنا سکتے۔ یہ کام لیکچروں۔ مباحثوں اور پُستکوں دوارا ہی باحسن
بہ سر انجام پا سکتا ہے۔ اس وقت آریہ سماج کی کشتی کے ملّاحوں کی توجہ
وہ ترانسٹی ٹیوشنوں کی طرف لگی ہوئی ہے۔ دھرم پرچار کا کام کس مپرسی کی حالت
ہے۔ مخالفین کے دانت کھٹّے کرنے والے اور میدان میں سینہ سپر ہو کر ڈٹنے
یہ سماج کے وِدّوان مُناظر انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں۔ مزید بر آں آج کل مخالفوں نے
پھر اتنا کام نہ اپنی مقدّس کُتب میں نہ دیکھوں۔ دماغی اختراعوں سے کام لے کر اپنے لٹریچر
وں کا بہت کافی ضخیم اور اپ ٹو ڈیٹ بنا لیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ بطرف زبر کثیر کم
نک بتلا کم ایک درجن پنڈتوں کو بحث مباحثے کے لئے خاص کوشش و سعی سے تیار کیا
کے لئے ہے۔ تاکہ آریہ سماج کی شہرت کو بٹہ لگنے کا اندیشہ نہ رہے۔ نیز مخالفین کی اعتراض
نہیں ہیں جن کا جواب دینے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ایک سب کمیٹی
سکتے ہیں۔ ودّوانوں کی اس غرض کے لئے بنانی چاہیئے۔ کہ سناتن دھرم و دیگر مذاہب
کے پہلے عالموں کی کُتب کا معقول اور برجستہ جواب دیا کرے۔

ت ہے۔ لیج یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ جو مکمل ہو چکا۔ اب نفس مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں
اور شنکا مرطے شُدہ ہے۔ کہ شاستراَرتھ کا جو لطف اپنے کانوں سے سننے پر آ سکتا ہے
اگر اپنے کتابی شکل میں ملاحظہ کرنے پر نہیں آ سکتا۔ لیکچرار کے لکھے ہوئے لیکچر میں نہ تو
طریقہ زبان کا وہ میٹھا رس ہے اور نہ اُس کے ہاتھوں کی وہ حرکت جس سے کہ وہ اپنے

خیالات کو حاضرین کے دلوں پر میخوں کی طرح گاڑتا جاتا تھا۔ نہ اس کی زبان کا اُتار چڑھاؤ۔ نہ اُس کی ذاتی خوبیاں۔ جنہیں کہ اُس کی موجودگی حاضرین کے دلوں پر نقش کر رہی ہوتی ہے۔ تاہم دور دراز پر سکونت رکھنے والے دھرم ابھلاشیوں اور عدیم الفرصت اصحاب کو گھر بیٹھے مباحثے کی سیر کر لینے کا اگر کوئی ذریعہ ہے۔ تو یہی ہے جو راقم الحروف نے اختیار کیا ہے +

جو الفاظ پنڈت صاحبان نے خاص لہجہ میں یا بہ آواز بلند زبان مبارک سے ادا فرمائے تھے۔ اُن کو باقی عبارت سے تمیز کرنے کے لئے خط کشیدہ لکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی جو فقرات و جملے توجہ طلب تصوّر کئے گئے۔ مذکورہ بالا سلوک کے مستحق قرار دئیے گئے ہیں +

جہاں آریہ بھاشا کا کوئی لفظ اُردو داں اصحاب کو سمجھنا دشوار تھا۔ وہاں اُس کا مترادف عام فہم اُردو کا لفظ خطوط وحدانی میں قلمبند کر دیا ہے +

وید منتر اور شلوک آریہ بھاشا میں تحریر کئے گئے ہیں۔ اور اُن کے حوالجات حتی الوسع بہت کچھ دیکھ بھال کے بعد صحیح لکھے گئے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آدیں۔ اور حاجت مندوں کو زبانی یاد کرنے میں سہولیت ہو +

علاوہ اصل بحث کے اس گلدستے میں بہت سی مفید مطلب واقفیت نہ صرف تحت حاشیہ نوٹوں کی شکل میں دی گئی ہے۔ بلکہ شاستراتھ کے اخیر میں اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ضمیمہ کی صورت میں درج کی گئی ہے۔ مزید براں اپنے مطلب کو ایک عام فہم اور دلچسپ پیرائے سے ادا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ مطالعہ کنندگاں کے لئے

بارِ خاطر نہ ہو +

کتاب کو جامع بنانے کا خیال

پہلے اِس کتاب کو زیادہ تر شاستر ارتھ کی صورت میں ہی شائع کرنے کا وِچار تھا۔ اِس لئے تشریحی نوٹ اور ضمیمہ قلمبند کرتے وقت اِختصار کا خیال پیش نظر رکھا گیا تھا۔ چنانچہ کئی ضروری امور اور بہت سی دلچسپ واقفیت درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ مگر جب مسودہ پریس میں دینے کے لئے مہاشہ راجپال جی مینیجر "پرکاش" کی سیوا میں بھیجا گیا۔ تو صاحب ممدوح نے بعد از ملاحظہ تحریک کی۔ کہ اگر اس میں "شرادھ ترپن" سے جملہ پرمان وکیتیاں اور درج کردی جاویں۔ اور ترتیب مضامین میں بھی اصلاح کردی جاوے۔ تو یہ مرتک شرادھ کے مضمون پر ایک جامع مکمل اور مستقل کتاب بن سکتی ہے" سیوک نے اس تجویز کو تہ دِل سے خیر مقدم کہا۔ اور نہ صرف "شرادھ ترپن" کا ست کھینچ کر مناسب موقعوں پر اس میں ملا دیا گیا۔ بلکہ دیگر کتب و اخبارات کا بھی لطیف ترین اور زردار حصہ شامل کر دیا گیا۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے بہ نسبت پیشتر ترقی ہوئی ہے۔

اِن الفاظ کے ساتھ میں بڑے عجز و انکسار سے پاٹھکوں کی سیوا میں "موتیوں کی دوسری مالا" بھینٹ کرتا ہوں۔ جو کہ بڑی عرقریزی اور محنت شاقہ کے بعد بہت سے اتھاہ سمندروں کو اوگاہن کر کے تیار کی ہے امید ہے۔ یہ مالا آپ کے کنٹھ کی شوبھا کا کارن ہوگی۔

کیونکہ ؎

چمک اِن موتیوں کی روز مرہ بڑھتی جاتی ہے

راہنیں تم جتنا پہنو اور ان پر آب آتی ہے

۱؎ موتیوں کی پہلی مالا المعروف شاستر ارتھ مورتی پوجا سمر الّہ پیشتر از یں ہدیہ ناظرین کی جا چکی ہے

شکریہ

لیکھک اُن تمام اصحاب کا جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں مدد دی ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ آریہ کمار سبھا۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کرشن بی اے۔ پنڈت لکشمی چندر جی ودیارتھی کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مہاشہ رونق رام جی شاد دیہا کاشی ناتھ چندر کوی بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنی نظمیں بھیجکر مجھے مشکور کیا۔ مگر افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش وہ چھپ نہیں سکیں ۔ (دھرم منتر)

شاستر ارتھ مورتی پوجا پر اخبارات کی رائے

رسالہ جیون اگست ستمبر ۱۹۱۶ء اس پمفلٹ کو ہم نے شروع سے اخیر تک پڑھا ہے میری رائے میں یہ پمفلٹ نہائت ہی مفید معلومات سے پر ہے۔ مورتی پوجا کے مضمون پر پورانک بھائیوں کی طرف سے جو بڑی سے بڑی دلائل دی جایا کرتی ہیں۔ اُن سب کا نہائت عالمانہ طریق پر سمادھان کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں جو شخص اس کو سمجھکر ایک دفعہ پڑھ لیگا وہ اس مضمون کے متعلق بڑے بڑے پنڈتوں کو میدان مباحثہ میں چاروں شانے چت گرانے کے قابل ہو جائیگا۔ جا بجا مفید مطلب نوٹ اور منتروں اور شلوکوں کے اقتباسات دے کر مصنف نے اسے ایک عمدہ کتاب بنا دیا ہے۔ ۹۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی سب کچھ عمدہ قیمت صرف ۳/ ۔

ملاپ لاہور۔ اس کتاب کا دیباچہ بہت قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ ستمبر ۱۹۱۶ء۔

پرکاش لاہور۔ مورتی پوجا کے کھنڈن میں بہت سی یکتیاں اور پرمان مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ بابو لال عرف دھرم منتر آریہ سیوک متوطن منی مزرعہ ضلع انبالہ

مرتک شرادھ سمیکھشا

باب اوّل

کیفیت شرادھ

فصل اوّل

۱۔ ایشور ستتی و پرارتھنا

ع یہ ویدک دھرم کو دنیا کے ہر گوشے میں پھیلا دوں
میرے دل میں تو وہ جذبہ میرے بھگوان پیدا کر

न त्वावाँ अन्यो दिव्यो न पार्थिवो न जातो न जनिष्यते। अश्वायन्तो मघवन्निन्द्र वाजिनो गव्यन्तस्त्वा हवामहे॥

پرم پتا پرماتمن! آنند کند بھگون! سروانتریامی! جگت کے کرتا! ویدک دھرم کے سنستھاپک - جبکہ وید منتر نہ صرف یہ فرماتا ہے - کہ تو ایک ہے - ایک ہے

کیول ایک ہے بلکہ ؎

نہ ہوگا ہے اور نہ ہے کوئی تجھ سم
تو ہی سب کا راجہ تو ہی سب سے اُتّم

تو پھر کیا مجھے واجب ہے۔ کہ تیرے سوا کسی کو اپنا آپا سے یہ بناؤں؟ تیرے ذاتی نام اوم کو چھوڑ کر رام۔ کرشن دامودر کا جاپ کروں۔ تجھ سے پریت تیاگ کر اوروں سے لو لگاؤں۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں ؎

ہم نے لی ہے فقط اک تمہاری شرن ہے پتا اور کوئی سہارا نہیں
پتت پاون پربھو آسرا دو ہمیں آسرا اور کوئی ہمارا نہیں۔

پرماتمن! آپ ہی کی دیا کے آسرے یہ کارِ بیں سے آریہ کیا ہے۔ اور آپ ہی کی انوگرہ سے سپھل ہو سکتا ہے۔ آپ سے ہی بل مانگتا ہوں۔ مجھ پر ایسی کرپا دِرشٹی کر۔ کہ میری قلم سے نکلے ہوئے فقرے فقرے میں جادو ہو۔ لفظ لفظ میں مقناطیسی اثر ہو۔ بات بات سے راستی و معقولیت کا اظہار ہو ؎

۲۔ کھرڑ کے حالات روشنی میں

مصیبت میں نہ اک اپنے عقیدے کو نہ چھوڑینگے
مرینگے۔ جان دیدینگے۔ دھرم سے منہ نہ موڑینگے

آریہ کمار سبھا کی قائمی

ضلع انبالہ میں کھرڑ ایک بارونق قصبہ ہے۔ ۵۔ اگست ۱۹۱۶ء کو آریہ سماج کا نخل آریہ کمار سبھا کے روپ میں نصب ہوا۔ اُس وقت آریہ کمار سبھا کے صرف پانچ سبھاسد تھے۔ اگر اس شہر کی آبادی کا اندازہ پانچ ہزار درست ہو تو ایک ایک کا ہزار ہزار سے سامنا سمجھ لیجئے۔ ایشور جانے کہ آریہ سماج کے رس میں کتنا مٹھاس ہے ابھی اِن آریہ کماروں نے ایک چلو بھی پورا نہ پیا تھا۔ کہ نشے میں سرشار ہو گئے۔ اور جب سرشار ہی ہو گئے تو ؎ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے ؎

گو اہلِ شہر خصوصاً سناتن دھرمیوں نے دھمکایا۔ مگر یہ ہمت کے بلی دھرم سنساری کی طرح نشچل رہے۔ لیکچروں کا وہ سلسلہ شروع ہوا کہ باٹھ وشانٹھ۔

اس پر ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں نے یہ چال چلی کہ آریہ کماروں سے عہد و پیمان کر لیا۔ کہ نہ تم ہمارے خلاف لیکچر دلواؤ۔ نہ ہم تمہارے خلاف کچھ کہیں گے بلکہ آؤ۔ دونوں مل کر جینیوں کی خبر لیں۔ ہمارے آریہ بھائیوں کو کیا معلوم تھا کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے؟ پورانک سبھا کے سدھانتوں کی اصلیت دکھانی بند کر دی۔ اور سمجھے بیٹھے۔ کہ ہمارے اتحادی بھی اپنی پرتگیا پر عامل رہیں گے۔ مگر ادھر یہ بات سوسو کوس نہیں آج کے کیئے ہوئے وعدے سے آج ہی مکر جائیں۔ پنڈت واسدیو جی کو بلایا۔ انہوں نے بازار میں اشتہار لگوا دیئے۔ کہ رات کے لیکچر میں شنکا سمادھان کی کھلی اجازت ہے۔ اور وقت مقررہ پر لیکچر کے دوران میں آریہ سماج اور مہرشی دیانند کو صلواتیں سنا کر خوب حق نمک ادا کیا۔ آریہ کمار سبھا کے سرپرست مہاشہ شری رام جی بی اے نے شنکا سمادھان کے لئے وقت مانگا تو انکار کر دیا۔ اس واقعہ سے جہاں سناتن دھرمیوں کی طاقت کا پتہ لگ گیا۔ وہاں کمار سبھا کے ممبروں کو بھی دھرم پرچار کے وشے میں صلح نہ کرنے کا کافی اجر مل گیا۔

پنڈت واسدیو کے بعد آریہ کمار سبھا نے اپنا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر کا رکھا۔ تاکہ پرچار عالیشان پیمانے پر ہو سکے۔ مگر پورانک سبھا نے بھی جس کا اُدیش ہی شاید یہ ہے۔ کہ "آریہ سماج کے کام میں روڑا اٹکانا" انہی دنوں میں اپنا جلسہ مقرر کر دیا۔ کمار سبھا نے مصلحتاً اپنا اُتسو ملتوی کر کے سناتن دھرم سے شاسترارتھ کی کوشش کرنے پر ہی اکتفا کرنی مناسب سمجھی۔ اور بدیں غرض خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا۔

جو خط گیا وہ دفتر داخل! جو چیلنج گیا وہ شامل فائل! کمار سبھا بھی تنگ

آگیا کہ عجیب قسم کے مخالفوں سے پالا پڑا ہے۔ آخر کمبھ کرن کی نیند کے بعد سناتن دھرم سبھا کی آنکھ کھلی اور پتروں کا جواب دینا شروع کیا۔ مگر ان کے خطوں میں شاستر ارتھ سے ٹالمٹولا کیا جاتا رہا۔ خط و کتابت بہت طویل ہے۔ اور گنجائش نہیں ہے کہ ان کو درج کیا جائے۔ ورنہ ناظرین دیکھتے کہ کس طرح ہر ایک چٹھی میں شاستر ارتھ سے پہلو تہی کی جاتی تھی مگر آریہ پرش بھی بڑے کے گھر تک پہنچنے والے ہیں۔ کب چھوڑنے لگے تھے۔

آخر کچھ تو اہل شہر کا بحث سننے کے لئے زبردست خواہش کا اظہار۔ کچھ کمار سبھا کے پتروں کی بھرمار وغیرہ وغیرہ امور سے مجبور ہو کر سناتن دھرم سبھا نے ۲۷ دسمبر کو اپنے جلسہ کے پنڈال میں اعلان کر ہی دیا۔ کہ کل ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو دو بجے سے ۴ بجے تک تقریری بحث ہوگی۔ یہ خبر آناً فاناً قصبہ میں پھیل گئی۔ اور آریہ بھائی بڑے صبر سے اس وقت کا انتظار کرنے لگے۔

پنڈال مباحثہ میں ۲۸ تاریخ کو لوگ وقت مقررہ سے پہلے ہی جائے مباحثہ پر پہنچ گئے اور سب سے پہلے سناتن دھرمیوں کی طرف سے پنڈت لکھشمی چندر نے حسب ذیل تقریر کی:-

پنڈت لکھشمی چندر"..... سماج کے لوگ پنڈتائی کا دعوےٰ کیا کرتے ہیں اس لئے پہلے کچھ عرصہ سنسکرت میں بحث ہونی چاہیئے۔ تاکہ پنڈتائی کا پتہ لگ سکے۔ شاستر ارتھ کے وقت کے سبھا پتی پنڈت کالو رام جی ہونگے۔ وہ بڑے ودوان ہیں۔ انت میں فیصلہ بھی دینگے۔ سوامی جی کے سارے گرنتھ مانیہ ہونگے۔ یہ نہیں کہنا ہوگا کہ ہم اس پستک کو نہیں مانتے۔ ہمیں ہوڑہ چکر سے لے کر سب گرنتھ مانیہ ہونگے" پنڈت لوک ناتھ جی۔ مجھے پنڈت جی کے بھاشن پر کچھ وکتویہ ہے۔ کیا مجھے پردھان جی آگیا دینگے۔ کرمیں کہہ سکوں؟

پنڈت کالورام جی سبھاپتی - آپ شاستراتھ سے پہلے نہیں بول سکتے۔ آپ کو ۱-۴۵ سے وقت دیا جائیگا ۔

پنڈت لوک ناتھ - اس سے مراد یہ ہے کہ اس تقریر کا تعلق شاستراتھ کیساتھ نہیں؟

سبھاپتی مہاشے - نہیں کوئی تعلق نہیں آپ بیٹھئے ۔

اس کے بعد پنڈت کالورام جی نے اوتار کے وشے پر ویاکھیان دینا شروع کیا۔

ابھی وہ بول ہی رہے تھے۔ کہ پنڈت لوک ناتھ جی نے ایستادہ ہو کر کہا "دو تو بج چکے - آپ نے شاستراتھ ۱-۴۵ سے آرمبھ کرایا تھا - اس پر بہت سے اصحاب نے اپنی اپنی گھڑیوں میں وقت دیکھا - کسی میں پورے دو بجے تھے کسی میں دو بجنے میں پانچ منٹ کم تھے - پنڈت کالورام نے کہا - ہماری گھڑی میں ۲۵-۱ منٹ گذرے ہیں - ماسٹر بدھ رام داس پردھان سناتن دھرم سبھا بڑی تیزی سے اُٹھے اور سٹیج پر آ کر صاحب موصوف کے کتھن کی تائید کرنے لگے - اس پر پنڈت لوک ناتھ جی نے ایک پادری صاحب (جو وہاں تشریف فرما تھے) مخاطب ہو کر دریافت فرمایا :-

"What time padri sahib" (اب کیا وقت ہے پادری صاحب!) پادری صاحب نے جواب دیا "Towo'clock" (دو بجے ہیں) ۔

پنڈت لوک ناتھ جی - (پنڈت کالورام و دیگر سناتن دھرمیوں سے مخاطب ہو کر) تمام کی گھڑیوں میں دو بجے ہیں - ہم تو وقت کے پابند ہیں - نہ کہ آپ کی گھڑی کے اگر آپ کی گھڑی ابھی بارہ بجائے - تو اس کے معنی یہ ہیں - کہ ہم ابھی دو گھنٹے اور بیٹھیں؟

شور و غل کی آوازیں ... کچھ وقفے کے سناٹے کا عالم

آخر یہ فیصلہ ہوا کہ اب شاستراتھ شروع ہونا چاہیے - سبھاپتی جی نے کہا - آپ اپنی گھڑی میں دو بجالیں اور بھی سب لوگ گھڑیاں ٹھیک کرلیں ۔ ایک دو منٹ ٹھیر کر پھر بولے "مباحثہ تحریری ہوگا یا تقریری؟"

پنڈت لوک ناتھ جی۔ ساری رات کوئی شخص زلیخا کا قصہ سنتا رہا۔ صبح اٹھ کر پوچھنے لگا۔ زلیخا مرد تھا یا عورت؟ جب پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ مباحثہ تقریری ہوگا۔ تحریری کا سوال اٹھانا فضول ہے۔

پنڈت واسدیو۔ (یہ تو نہی بات ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچیگی) آپ تحریر سے کیوں ڈرتے ہیں۔ مباحثہ تحریری ہوگا۔

پنڈت لوک ناتھ۔ رادھکا تو روز ناچا کرتی ہے۔ اور لوگ دیکھا بھی کرتے ہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ جب تقریر کا فیصلہ ہو چکا۔ تو تحریر کا سوال کیوں؟

سبھا پتی جی۔ آپ کیوں تہذیب سے باہر جاتے ہیں اور کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے صرف آپ کی اچھا پوچھتے ہیں کیا پاپ کیا؟

پنڈت لوک ناتھ۔ اچھا پوچھنے کی ضرورت ہی کیا۔ جب ۲۷ تاریخ کو ۸ بجے جلسے میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ (اس پر سبھا پتی جی کو کوئی جواب نہیں آیا)۔

سبھا پتی جی۔ (ایک سناتنی بھائی سے مخاطب ہو کر۔ جو شاید آپ کے پرائیویٹ سکرٹری کی ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے) لکھو مباحثہ تحریری ہوگا

پنڈت لوک ناتھ۔ بڑے غضب کی بات ہے۔ آپ ان کو پریزیڈنٹ مقرر کرتے ہیں۔ جنہیں تحریر اور تقریر میں بھی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ ہم نے تقریری کہا تھا۔ آپ تحریری بتلاتے ہیں۔

سبھا پتی جی۔ میرے سے غلطی ہوئی۔ مباحثہ تقریری ہوگا۔ تحریری نہیں اور وقت بتلائیے ہر ایک کے لئے کتنا کتنا تعین کیا جائے؟

پنڈت لوک ناتھ۔ آپ عجب قسم کے سبھا پتی ہیں۔ جو وقت ہم سے پوچھتے ہیں۔ یہ مقرر کرنا سبھا پتی کا فرض ہے۔ اگر اس پر بحث کرنے والوں کو اعتراض ہو۔ وہ کر سکتے ہیں۔ اگر میری رائے پوچھتے ہو تو پہلی دفعہ دونوں پنڈتوں کو

دس دس منٹ اور بعد میں پانچ پانچ منٹ +

سبھاپتی جی۔ ادھر کے پنڈت ہر دفعہ کے لئے دس ہی دس منٹ کہتے ہیں

پنڈت لوک ناتھ۔ منظور!

پنڈت لوک ناتھ۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ پہلے کچھ بھاشن سنسکرت میں ہو سو میں اگر آ گیا ہوں تو سنسکرت میں ہی آرمبھ کروں۔ تاکہ آپ کو میری پریکھشا لینے کا موقعہ مل سکے۔ بلکہ میں تو یہاں تک دعوے کرتا ہوں۔ کہ آج صبح سے لے کر شام تک جو کارروائی جلسے میں ہوئی ہے۔ پنڈت جی شلوکوں میں لکھیں۔ میں بھی لکھ دیتا ہوں۔ اور کسی نرپکش یوگیہ پنڈت کو دکھا دیئے جائیں۔ دیکھیں پنڈت جی اچھے نکلتے ہیں یا میں؟

پنڈت لکھشمی چندر۔ جس زبان میں آپ کی مرضی ہو شروع کریں +

پنڈت لوک ناتھ۔ بھاشا میں شروع کرنے پر میری کمی نہ سمجھی جاتے۔ اس لئے سنسکرت میں شروع کرتا ہوں +

حاضرین جلسہ۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آئیگا۔ اس لئے بھاشا میں شروع کریں

سبھاپتی جی۔ اچھا بھاشا میں ہی شروع کریں +

اس کے بعد پنڈت لوک ناتھ جی نے اپنی تقریر شروع کی۔ تمہید میں یہ ثابت کرنا شروع کیا۔ کہ سناتن دھرمی آج کل بنیئڑے بیل رہے ہیں +

سبھاپتی جی۔ (قطع کلام کرکے) سناتن دھرم کنوئیں میں بہہ گیا۔ تم شرادھ کے متعلق سوال شروع کرو +

پنڈت لوک ناتھ جی۔ سناتن دھرم کنوئیں میں کیا کسی دن نہر میں بہیگا میں سوال شروع کرتا ہوں +

من بعد پنڈت لوک ناتھ جی کے سوالات سے شاستراتھ شروع ہوا۔

ہر دو پنڈت صاحبان کی چھ چھ دفعہ تقاریر ہوئیں۔ متواتر دو گھنٹے تک شاستراتھ ہوا۔ فریقین کو دس دس منٹ تقریر کے لئے ملتے تھے۔ دو ہزار کے قریب حاضری کا اندازہ لگایا گیا۔

تقاریر فصل دوم فریقین

پنڈت لوک ناتھ جی۔

(بار اول)

شرادھ کے متعلق سناتن دھرم یہ مانتا ہے۔ کہ جو لوگ مر جاتے ہیں۔ انہیں پتروں کے شرادھ میں براہمنوں کو کھلایا ہوا ان مل جاتا ہے۔

आयन्तु नः पितरः ۰ اتیادی وید منتر کہہ کر پتروں کو بلایا جاتا ہے۔ میرے پاس پر چار سوالات ہیں۔ آپ کو سناتن دھرم اور آریہ سماج کے پکش کا خیال دل میں نہ رکھتے ہوئے کیول سچائی پر چلنا چاہئے۔

۱۔ جب شرادھ کیا جاتا ہے۔ تھالی سنکلپ کر کے برہمن دیوتا کے آگے رکھی جاتی ہے۔ پتر جی کھاتے ہیں۔ میرا اس پر سوال یہ ہے۔ کہ پہلے پتر کھاتے ہیں یا برہمن؟ اگر پتر پہلے کھاتے ہیں۔ تو برہمن نے جوٹھا کھایا۔ کیونکہ جس تھالی میں سے پہلے کچھ کھایا جائیگا۔ وہ جوٹھی ہو جائیگی۔ اگر برہمن پہلے کھاتے ہیں۔ تو پتر نے جوٹھا کھایا۔ اگر دونوں ساتھ کھاتے ہیں۔ ،، ایسا مان لیں تو دونوں نے ایک دوسرے کا جوٹھا کھایا۔ لیکن منو جی اپنے دھرم شاستر میں جوٹھ کھانا پاپ بتلاتے ہیں۔ ادھیائے ۲ شلوک ۵۶

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथा-

न्तरा। न चैवाध्यशनं कुर्यान्न चोच्छिष्टः क्वचिद व्रजेत ॥

اوقات کسی کو بھی جوٹھا نہ دے[1] ؛

۳ - اگر ایک کمرڑے رہنے والے رئیس کے پانچ لڑکے ہوں - اور پانچوں ہی گریجوایٹ ہو کر مختلف جگہوں مثلاً ایک کلکتہ - دوسرا بمبئی - تیسرا کراچی - چوتھا لکھنؤ - پانچواں رڈ پڑ میں ملازم ہو جائیں - سناتن دھرم الوسار ان کو اپنے پتا کا شرادھ اُسی تتھی کو اُسی سمیہ کرنا چاہئے - جب اپنے مردہ باپ کا شرادھ وہ پانچوں لڑکے ایک تتھی کو ایک ٹائم میں کرینگے - تو ان کا پتر کہاں جائیگا؟ کیونکہ جیو آتما ایک دیشی ہے - ایک وقت میں سب جگہ نہیں پہنچ سکتا - اگر رڈ پڑ جائیگا - باقی چار غلط - اگر بمبئی جائیگا - تو بھی باقی چار غلط ؛

۴ - پھر جو شرادھ کھانے آتے ہیں - وہ مجسم شکل میں آتے ہیں - یا بلا شکل؟ اگر ساکت مورت آتے ہیں - تو کیوں بھائی ہندوؤ! تم بھی شرادھ کرتے ہو - تم نے کبھی پتروں کی شکل دیکھی؟[2]

---

[1] اس شلوک کے باقی حصے کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے - نہ بھوجن کے بیچ میں پھیر پھیر کر کھائے - نہ زیادہ بھوجن کرے نہ جوٹھے ہاتھ کہیں باہر جائے ؛ مصنف

[2] ہمارے مہربان پنڈت الکھ شمی چندر جی نے تو اس کے متعلق کچھ دُر فشانی نہیں فرمائی - البتہ سناتن دھرم کے انیہ پنڈت سمیہ سمیہ پر ہندوؤں کی محض تسلی کے لئے اس کے متعلق ایک ورث ٹانک دیا کرتے ہیں - جو ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے مع تردید کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ؛ دیکھو صفحہ ۱۰

گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۲۲ ویں

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह-

بقیہ نوٹ صفحہ ۹۔ جب شری رام چندر جی بن باس میں تھے۔ تو آپ نے اپنے پتاجی کا شرادھ کرنے کے لئے رشی منیوں کو نیوتہ دیا۔ جب بھوجن تیار ہو گیا۔ اور رشی منی آئے۔ تو سیتا نے اُن کو دیکھا۔ اور کہیں چھپ گئی۔ شری رام نے کہا۔ یہ سیتا نے کیا کیا۔ کہ اس ضروری کام کے موقعہ پر چھپ گئی۔ بھلا کوئی رشیوں سے بھی پردہ کیا کرتا ہے؟ خیر جب شرادھ ہو چکا اور رشی چلے گئے۔ تو سیتا بھی نکل آئی۔ اب شری رام نے پوچھا۔ سیتا یہ تو نے کیا کیا؟ اس کے جواب میں سیتا نے کہا میں نے رشیوں کے پیچھے اپنے سسر کو بھی آتے دیکھا اس لئے اُن سے پردہ کیا اور چھپ گئی۔ بس جن کی اصلی آنکھیں ہوتی ہیں۔ وہ پتروں کے ساکشات درشن کرتے ہیں۔ اگر اس طرح کی آنکھیں آپ کی بھی ہوں۔ تو آپ بھی درشن کر سکتے ہیں ۔

تردید۔ یہ کہانی سراسر من گھڑت معلوم ہوتی ہے۔ اگر بفرض محال اسے صحیح بھی سمجھ لیا جائے۔ تو اس مثال سے بھگوان رام کی دوربینی سنا تینوں نے سیتا سے نیچے دکھلا دیا۔ سوال یہ ہے کہ سیتا کو دشرتھ نظر آ گیا۔ تو مریادا پرشوتم شری رام چندر جی کو جسے سناتنی بھائی ایشور اوتار سمجھتے ہیں۔ اُن کو دشرتھ نظر کیوں نہیں آیا۔ کیا شری رام چندر جی سے بھی سیتا کی آنکھیں زیادہ کھلی تھیں؟ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جس وقت شری رام اپنے پتا کا شرادھ

نوٹ ناظرین! اسی سلسلے میں شریمد بھاگوت کے مندرجہ ذیل دو ۴۶

गादि नरोऽपराणि। तथा शरीराणि विहाय जी-
र्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही॥

ارتھات جیسے منش پرانے وستروں کو اُتار کر دوسرے نوین وستروں کو
گرہن کرتا ہے (پہنتا ہے)۔ ایسے ہی دیہ دھاری پرانی دیہوں (قالبوں) کو تیاگ

بقیہ نوٹ صفحہ ۱ - کرا رہے تھے۔ اُسی وقت اجودھیا میں بھرت جی بھی
کرا رہے ہونگے۔ پھر دشرتھ وہاں بھی پہنچا ہوگا یا نہیں۔ سب سے بڑھکر
ایک مزید اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب دشرتھ موکم رشیوں کیساتھ
آئے اور وہ شریر سہت تھے۔ تو کیا وہ خود بھوجن نہ کھا سکتے تھے؟
رشیوں کو بلانے کی کیا ضرورت تھی؟ غرضیکہ یہ کہانی صداقت سے
سے خالی ہے۔ اور محض سادہ لوح اشخاص کے دل بہلانے کے لئے +

بقیہ نوٹ ۲ صفحہ ۱ - شلوک بھی قابل غور ہیں۔ جو گیتا کے مندرجہ بالا
صفحہ شلوک کی تائید کرتے ہیں۔ اسکندھ ۱۰ اُتروار دھ ادھیائے اشلوک

देहे पंचत्व मापन्ने देहीकर्मा- ؛ ۳۹ و ۴۰
नुगोऽवशः।
देहान्तरमनुप्राप्य प्राक्तनं त्यजते वपुः।३९॥
व्रजंस्तिष्ठन्पदैकेन यथैवैकेन गच्छति।
तथा तृणजलूकैवं देही कर्म गतिं गतः॥४०॥

ترجمہ :- جب دیہی کا انت آتا ہے۔ اُس وقت جیو آتما کرم انوکول
پروش ہو دوسرے دیہہ کو پراپت ہوتا ہے اور اپنی پہلی دیہہ کو تیاگ کرتا ہے
شلوک ۳۹ +

۲ جس پرکار منش چلتے سمیہ اگلے پیر کو اُٹھا پھر پچھلے پیر کو اُٹھاتا ہے صفحہ
دیکھو صفحہ ۱۳۵

کراتبہ نئے دیہوں کو پالیتا ہے۔ اس شلوک کے انوسار جب جیو شریر سے نکل کر کرم انوسار دوسری دیہہ میں چلا جاتا ہے۔ پرماتما نے تدنوکول دا اُس کے مطابق گھاس وغیرہ پیدا کر ہی رکھا ہے۔ تو برہمنوں دوارا بھوجن پہنچانے کی ضرورت ہی کیا؟

پتر کا ہاتھی کی یونی میں جانا سمجھو۔ اگر پتر ہاتھی کی یونی میں جائے اور پتروں کا یہاں آکر بھوجن کرنا مان لیا جاوے۔ تو ہم کو شرادھ میں ہاتھی نظر آنا چاہئے۔ اگر کہو کہ بلا شریر کے آتا ہے۔ تو بنا اندریوں کے بھوجن کھا ہی نہیں سکتا۔

۴۔ وہ جن جن یونیوں سے نکل کر شرادھ کھانے آئیگا پیچھے اُس کا شریر بغیر جیو کے مُردہ ہو جاویگا۔ اتنے میں وہ بھوجن کر کے واپس جائیگا۔ اتنے میں بیچارے کے شریر کا داہ سنسکار بھی ہو جائیگا۔ فرض کرو۔ کسی کا پتر (کسی کا کیوں کہوں۔ کوئی بُرا نہ مانے) میرا دادا امریکا افریقہ میں ہاتھی کی یونی میں ہے میرے پتا نے شرادھ کیا۔ میرا دادا ملتان میں میرے گھر بھوجن کے واسطے آگیا۔ اُس کا جسم پیچھے مُردہ پڑا ہے۔ اس ہاتھی کی لوتھ کو تو پیچھے کتّے کھا جائیں گے۔ پھر جیو آتما واپس آکر کس شریر میں پرویش کریگا؟

اگر جیو آتما کا بغیر شریر کے شرادھ والے گھر میں پہنچنا مانا جاوے تو ایکسا دوش اور آئیگا۔ ارتھات جتنی بھوگ یونیاں پشو پکھشیوں کی ہیں۔ ایک برس سے زیادہ کی نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ پتر کو ہر سال بھوجن کرنے جانا

بقیہ نوٹ ص ۱۱۔ جیسے جونک۔ اُسی بھانتی شریر میں مقیم جیو آتما کرم انوکول اپنے شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر کو گرہن کرتا ہے۔ شلوک ۲۰ +

کاش! ہمارے سناتن دھرمی بھائی ان شلوکوں کو پڑھ کے ٹھنڈے دل سے وچار کریں۔

پڑیگا - اور اُس کے مردہ جسم کو لوگ کام میں لے آیا کرینگے ؏

۵ - برہما جیمنی وغیرہ جتنے رشی ہوئے ہیں - اُن میں سے بتلاؤ کسی نے شرادھ کیا ہے - اگر کیا ہے تو کس پرکار؟

یدی مرتک شرادھ ٹھیک بھی مان لیا جاوے - تو منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۲۶۷ سے ۲۷۲ تک کے انوسار ماننا پڑے گا کہ

तिलैर्व्रीहियवैर्माषैरद्भिर्मूलफलेन वा ।
दत्तेन मासं तृप्यन्ति विधिवत्पितरो नृणाम् ॥

تل - دھان انبادی براہمنوں کو کھلانے سے پتر ایک ماس

द्वौ मासौ मत्स्यमांसेन त्रीन्मासान् हारिणेन तु ।
औरभ्रेणाथ चतुरः शाकुनेनाथ पंच वै ॥

مچھلی کے مانس سے دو مہینے - ہرن کے مانس سے تین مہینے اور مینڈھے کے مانس سے چار مہینے - پکشیوں کے مانس سے پانچ مہینے ؏

षण्मासांश्छागमांसेन पार्षतेन च सप्त वै ॥ अष्टा-वेणस्य मांसेन रौरवेण नवैव तु ॥

پر یہ پاٹھک! شرادھ میں مانس کا ودھان منوسمرتی کے علاوہ پرانوں میں بھی پایا جاتا ہے - نہیں نہیں بلکہ پرانوں کی نظر کرم ہی منوسمرتی پر ہوئی ہے - نامناسب نہ ہوگا - اگر آپ کی ضیافت طبع و غور و فکر کے لئے اُن سے بھی کچھ اقتباسات دئیے جاویں ؏

اول متسیہ پران ادھیائے ۱۷ شلوک ۳۰ -

अन्नं तु सदधिक्षीरं गोघृतं शर्करान्वितम् ।
मासं प्रीणाति वै सर्वान् पितॄन्नित्याह केशवः ॥

یعنی دودھ گھرت کھانڈ ان سے یکت ان کا بھوجن کرانے سے

بکرے کے مانس سے چھ مہینے اور چِتر مرگ نام ہرن کے مانس سے
سات مہینے "این" نام مرگ کے مانس سے آٹھ مہینے اور رُورُو نام مرگ کے
مانس سے نو مہینے ۔

दशमासांस्तु तृप्यन्ति वराह महिषा-
मिषैः। शशकूर्मयोस्तु मांसेन मासानेकादशैव तु॥

سوّر اور بھینسے کے مانس سے دس مہینے تک ترپت رہتے ہیں اور
خرگوش اور کچھوے کے مانس سے گیارہ مہینے اور

संवत्सरं तु गव्येन पयसा पायसेन च।
वार्ध्रीणसस्य मांसेन तृप्तिर्द्वादशवार्षिकी॥

گائے کے دودھ یا اس کی کھیر سے ایک برس ترپت رہتے ہیں اور
ایک ایسے بکرے کے مانس سے جس کی تعریف میں ڈکشنری ....
.... گھنٹی کی ٹن - ٹن - ٹن ۔

پتر ایک مہینے تک ترپت رہتے ہیں ۔
اس شلوک سے آگے شلوک ۳۱-۳۲-۳۳- منوسمرتی کے شلوک
۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱ سے ملتے جلتے ہیں۔ کہیں کہیں برائے نام پاٹھ بھید
ہے۔ ارتھ میں کچھ بھید نہیں۔ اس سے آگے شلوک ۴ سنئے :-

संवत्सरंतु गव्येन पयसा पायसेनचं।
रौरवेण च तृप्यन्तिमासान्पंच दशैवतु॥

گو کا دودھ یا کھیر کے بھوجن سے برس دن تک "رورو" نام ہرن کے
مانس سے پندرہ مہینے تک ترپت رہتے ہیں ۔

پنڈت لکھشمی چندر جی

(بار اول)

پنڈت جی نے پانچ چار پرشن کر لئے ہیں۔ مگر وید کا پرمان کوئی نہیں دیا۔ میں سناؤں گا۔ یہ میرے ہاتھ میں دیکھو۔ سوامی دیانند کا ستیارتھ پرکاش ہے اُسے وانچتا ہوں (پڑھتا ہوں) ❊

(ٹائیٹل پیج اوراقات سرورق پبلک کی طرف کر کے کہا) کتاب کے شروع میں دیکھو "ستیارتھ پرکاش" لکھا ہے۔ شرادھ کا لکھشن (تعریف) سوامی جی نے کیا ہے۔

دیکھیا سجنو! متسیہ پوران تو اس لحاظ سے منوسمرتی سے بھی سبقت لے گیا ہی۔ منوسمرتی نے تو روہا مرگ کے مانس سے نو ماہ کی ترپتی کا اعلان کیا تھا۔ مگر یہ پندرہ مہینے کی ترپتی کا سرٹیفکیٹ عطا کرتے ہے خوب! سور جیسے پلید جانور کے مانس سے پتروں کی دس ماہ کی ترپتی سناتن دھرم کے گرنتھ بتلاتے ہیں۔ کیا پنڈت لکھشمی چندر وغیرہ اس شلوک پر عملدرآمد کرنے کو طیار ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ ابھی آپ کو شلوک ۵۔۳ سناتا ہے۔ جو ایک دفعہ کے بھوجن کھلانے سے بارہ برس کی نہیں نہیں بلکہ ہمیشہ کی ترپتی کا طریقہ بتلاتا ہے اس شلوک کی موجودگی میں اگر کوئی شخص ہر سال شرادھ کرتا ہے تو خواہ مخواہ روپے کا خرچ کرتا ہے اور ناحق پتروں کو آمدورفت کی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے ❊

व्याघ्रयासिंहस्यमांसेन तृप्ति द्वादशवार्षिकी।
काल शाकेन चानन्ताखडगमांसेन चैवहि॥

श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा
श्रद्धया यत्क्रियते तच्छ्राद्धम् ।

ارتھات جس کریا (فعل) سے ستیہ کا گرہن کیا جائے۔ اس کو شردھا اور جو شردھا سے کرم کیا جائے۔ اُس کو شرادھ کہتے ہیں +

بقیہ صفحہ ۱۵ ارتھات مینڈھا اور شیر کے مانس سے بارہ برس تک کال شاک اور گینڈے کے مانس سے اننت کال (ہمیشہ تک) پتر ترپت رہتے ہیں ۔

دوم۔ وشنو پوران میں لکھا ہے کہ مگرمچھ کے مانس سے ۲ مہینے تک خرگوش کے مانس سے تین مہینے اور سور کے مانس سے پانچ مہینے تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ ہمارے برہمن جاٹوں کو ۔۔۔ مانس نہ معلوم کیوں زیادہ پسند ہے ۔

हविष्यान्नरसैर्मासैस्तु शाशस्य शाकुनस्य च ।
सौकरच्छागलैणेयरौरवैर्गवयेन च ॥

سوم۔ اگنی پوران $\frac{163}{32}$ و وایو پوران $\frac{12}{9}$ اشلوک و مارکنڈے پوران $\frac{32}{33}$ ۔ کچھو پوران و گرڑ پوران میں بھی اسی مطلب کے شلوک آئے ہیں۔ ان کتابوں میں بھی شرادھوں میں براہمنوں کو مانس کھلانے کا حکم دیا گیا ہے اور کھیر کھلانے سے زیادہ ثواب مانس کھلانے کا مانا گیا ہے۔ پس ہم اب پنڈت لکھشمی چندر جی سے باادب عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ کو پورانوں پر سچا وشواس ہے اور تہ دل سے پورانوں کو تسنک پرمان مانتے ہیں۔ تو لوک لاج کا خیال چھوڑ کر ہماری دعوت شرادھ قبول کیجئے۔ مگر ہم کھلائیں گے وہی جو پورانوں میں

ویدمیں بھی یہی ارتھ ہیں۔ یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۵

सत्यं च मे श्रद्धा च मे जगच्च मे धनं च मे विश्वं च मे महश्च मे क्रीडाश्च मे मोदश्च मे जातं च मे जनिष्यमाणं च मे सूक्तं च मे सुकृतं च मे यज्ञेन कल्पन्ताम्॥

اس میں شردھا سے شرادھ کرنا بتلایا ہے ؞

بقیہ صفحہ ۳۲ مندرج ہے۔ دکشنا بھی ہم آپ کو گرا کے داد دیں گے۔ آپ سناتن دھرم کے بھوشن کہلاتے ہیں اور دھرم دھرم کی بہت پکار کیا کرتے ہیں۔ ذرا اپنی مستند کتب پر بھی عمل کر کے دکھلائیے۔ زبانی جمع خرچ آپ کا نہیں سنا جاویگا۔ یا تو پرانوں کے ان بچنوں کا سنکار کیجئے۔ یا ان کو پرانوں سے خارج کر کے دامن چھڑائیے ؞

عـ کا مذکورہ بالا وید منتر کا ذکر کر کے پنڈت لکھشمی چند برعم خود مرتک شرادھ سدھ کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ مرتک پتروں کے شرادھ کرنے کی آگیا ندارد کنار۔ اس میں شرادھ۔ پتر۔ مرتک شبدوں تک کا ابھاو ہے۔ تصدیق کے لئے منتر ہذا کا لفظی ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے یہ ترجمہ مہرشی دیانند جی یا کسی آریہ پنڈت کا نہیں۔ بلکہ سناتن دھرم کے مشہور و معروف ودوان پنڈت جوالا پرشاد کا ہے دیکھو مشری شکل یجروید بھاشیہ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ چھاپا خانہ ونکٹیشور بمبئی ؞

(۱ च मे چ مے) اور میرے نمت (सत्यं ستیم) یتھارتھ بھاشن (۲ च मे چ مے) اور میرے نمت (श्रद्धा شردھا) پرلوک وشواس (۳ च मे چ مے) اور میرے نمت (जगत् جگت) جنگم دادی

(ستیارتھ پرکاش دوبارہ ہاتھ میں لے کر پڑھنے لگے)

स्वा सम्बन्धिभ्यो मृतेभ्यो स्वधा नमः। स्व सम्बन्धिना मृतान् तर्पयामि॥

ارتھات مرے ہوئے سمبندھیوں کو نمہ ہے۔ اور اپنے مرے ہوئے پتر بالی کا ترپن کرتا ہوں +

پنڈت لوک ناتھ۔ (قطع کلام کر کے) ستیارتھ پرکاش کونسا ایڈیشن ؟

پنڈت لکھشمی چندر۔ سنہ ۱۸۷۵ء۔

پنڈت لوک ناتھ۔ میں سن نہیں پوچھتا۔ ایڈیشن پوچھتا ہوں +

پنڈت لکھشمی چندر۔ پہلا ایڈیشن +

(च मे چ مے) اور میرے ہمنت (वनम् ونم) (سورن یعنی سونا۔ اشیاء (च मे چ مے) اور میرے ہمنت (विभवम्

وشوم (اشیا اور پدارتھ (च मे چ مے) اور میرے ہمنت

(महः مہ) یعنی تیج (च मे چ مے) اور میرے ہمنت

(क्रीड़ा کریڑا) کھیل آدی (च मे چ مے) اور میرے ہمنت

(مودہ मोदः) کریڑا درشن کا ہرش (च मे چ مے) اور میرے

ہمنت (जनिष्यमाणम् جنشیمانم) ہونے والے اپتیہ سنتان

(च मे چ مے) اور میرے ہمنت (सूक्तम् سوکتم) رچاؤں کا

سمرہ (چ مے च मे) اور میرے ہمنت (सुकृतम् سکرتم) رچاؤں

کے پاٹھ سے شبھ ادرشٹ (यज्ञेन یگین) اس یگیہ کے پھل سے

(کلپنتام कल्पन्ताम्) یوگ ادا ہوں +

پاٹھک! آپ ایک ایک لفظ کے ارتھ کو غور سے پڑھیں۔ اور دیکھیں

پنڈت لوک ناتھ۔ اچھا چلئے +

(ازاں بعد پنڈت لکھشمی چندر جی نے تقریر جاری کی)

ہم بھی مانتے ہیں۔ وہ کچھ وید کے پڑھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے خیال کیا۔ پورانوں میں لوگ سوال کر دینگے۔ میں کس کس کا جواب دونگا؟ وید کی رکھشا کرنا اُن کا منتویہ تھا۔ سوالوں سے بچنے کے واسطے پورانوں سے اُنہوں نے انکار کر دیا۔ شرادھ ترپن وغیرہ کو وہ مانتے تھے۔ تم اُن کے بھی خلاف چلتے ہو؟ اور لیجئے (اُنہی ستیارتھ پرکاش سے پڑھکر سنایا) मनोज्ञान मृतानतर्पयानि ॥ پتروں میں سے جو کوئی جیتا ہو اُس کا ترپن نہ کرنا۔ جو مر گئے ہوں۔ اُن کا ضرور کرنا۔ میں اُن کی ہی تو پوتھی وانچ رہا ہوں۔ جو مر گئے ہوں اُن کا تو ضرور کریں۔"

ایسا سوامی دیانند لکھتے ہیں +

ستیارتھ پرکاش ایڈیشن پانچواں صفحہ ۱۰۲ ہر کرن ہنری یگیہ میں لکھا ہے "پتری یگیہ کے دو بھید ہیں۔ ایک شرادھ دوسرا ترپن"

اب سنسکار ودھی وانچتا ہوں۔ سماورتن سنسکار میں لکھا ہے:-

पितरः शुन्धध्वम् ارتفات جنیؤ کو अपसव्य یعنی بائیں کندھے پر کرو۔ اور دکشن دشا کی طرف منہ کر کے کہو "ہے پترو! جل لے لو" ہمارا پہنچایا تو پتروں کو ملے نہیں تمہارا پہنچایا پتروں کو ملے ہے۔ اپنی تو پوتھی مانو۔ یہ تو تمہاری ہی پوتھی وانچ رہی ہیں +

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں بھی ایسا لکھا ہے کہ پتری یگیہ کے دو بھید

کسی ستھان پر مرتک شرادھ کا ذکر آیا ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ پنڈت صاحب موصوف کی سامرتھ سدھی نہیں۔ جو اس منتر سے شرادھ ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

ہیں - شرادھ ترپن بہتری یجیہ نشٹ میں یہ لکھا ہے ∴

اب وید کے منتر سنو - پتر دو طرح کے ہیں - یجراوھیائے ۱۹ منتر ۴۷

द्वे सृती अशृणवं पितृणामहं देवानामुत मर्त्यानाम्। ताभ्यामिदं विश्वमेजत्समेति यदन्तरा पितरं मातरं च॥

ارتھات ایک پتر مرے ہوئے دوسرے پتر دیوتا ہوتے ہیں ∴

منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۱۹۴ ∴

मनोर्हैरण्यगर्भस्य ये मरीच्यादयः सुताः। तेषामृषीणां सर्वेषां पुत्राः पितृगणाः स्मृताः॥

ہرنیہ گربھ - وراٹ - منو مریچی اور ان کے پتر یہ سب पितृ پتر دیوتا

یہ سب سزا کار کچہری ہیں سا کاروں کی کچہری جیسے مہاراجہ ادھیراج ہیں ایسے

ہمارے مرے ہوئے سزا کار پتروں کی کچہری کے وہ راجہ ہیں ∴

شرادھ میں وہ پتر نہیں آتے - جو مر گئے ہیں - بلکہ وہ پتر آتے ہیں - جن

پہلے ذکر کیا گیا ہے -

आयन्तु नः पितरः सोम्यासोऽग्निष्वात्ताः وید میں

وید منتر سے اگنی شواتہ پتروں کا آواہن کیا گیا ہے ∴

وسو - رودر - آدتیہ نام کے بھی پتر ہوتے ہیں - باپ کا شرادھ کرنے پر ہمار

(علہ وسو رودر آدتیہ نام کے پتر زندہ ہوتے ہیں - یا مردہ - اسی پرلوک

لوک پر رہتے ہیں - یا کسی اور لوک میں - ان ہردو سوالات کا جواب حاصل

کرنے کے لئے ناظرین مندرجہ ذیل سطور کو بغور پڑھیں - تاکہ معلوم ہو سکے

پتر نہیں آئینگے۔ بلکہ وہ وسو نام آئیں گے۔ وادے کا شرادھ کرتے پر "ردر" آئیں گے
پڑدادے کے نام کردگے "آدتیہ" نام آئیں گے۔
اتھرووید میں ایک منتر ہے۔ کہ دیوتا وایو کا شریر دھارن کرکے آتے ہیں۔
دیوتا جیسا چاہیں۔ سوروپ بدل سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳۶ - کرسنانی پنڈت مہاشہ کا کہنا غلط ہے یا صحیح؟ منوسمرتی ادھیائے

वसून्वदन्ति तु पितॄन् रुद्रांश्चैव पितामहान्।
प्रपितामहांस्तथादित्यान् श्रुतिरेषा सनातनी॥ ३। — شلوک ۲۸۴

دسواں نام ہے۔ پتر ارتھات پتا کا۔ ردر نام ہے پتامہا کا۔ آدتیہ نام ہے پرپتامہا
کا۔ اب آپ سوال کرینگے کہ پتا۔ پتامہا۔ پرپتامہا سے یہاں کیا مراد ہے؟
اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پتا وغیرہ نام منوسمرتی میں مختلف قسم کے برہمچاریوں
کے سنسکار پورک لکھے ہیں۔ جس طرح راجہ اور آچاریہ کو عموماً پتا کہتے
ہیں۔ اب سنئے اس میں شاستر پرمان چھاندوگیہ اپنشد

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विं० शति वर्षा-
णि तत् प्रातः सवनं चतुर्विं० शत्यक्षरा गायत्री गा-
यत्रं प्रातः सवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव
वसव एते हीद० सर्वं वासयन्ति अथ यानि चतु-
श्चत्वारि० शद्वर्षाणि तन्माध्यन्दिन० सवनं च-
तुश्चत्वारि० शदक्षरा त्रिष्टुप त्रैष्टुभं माध्यन्दि-
न० सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव-
रुद्रा एते हीद० सर्वं रोदयन्ति ३ अथ यान्यष्टा
चत्वारि० शदक्षरा जगती, जागतं तृतीय-
सवनं, तदस्यादित्या अन्वायत्ताः। प्राणा-

१ शद्वर्षाणि तत्तृतीय सवनमष्टा चत्वारि० शद-
क्षरा जगती०

یہ دان کا قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز دی جاتی ہے۔ وہ نہیں ملتی۔ گیہوں کا جو بوؤگے وہ نہیں ملیگا۔ جو جوتی پہنا دوگے۔ وہ نہیں ملیگی۔ کچھ اور ملیگا۔ آریہ لوگ اپنے پنڈتوں کو جلیبی کھلاتے ہیں۔ اچھے پنڈت کا سنسکار کرتے ہیں۔ وہ اسے شرادھ مانتے ہیں۔ کیا وہی چیزیں انہیں بدلے میں مل جاتی ہیں؟

...... گھنٹی کی ٹن ٹن ٹن !!!

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷-

वावादित्या एते हीदं सर्वमाददते॥

کھاد ارتھ - منش بھی ایک یگیہ ہے۔ جیسے یگیہ کے "پراتہ سون" "مادھیہ دن سون" "سائم کال" "ترتیہ سون" ہوتے ہیں۔ ایسے ہی منشیہ روپ یگیہ کے ۲۴-۴۴-۴۸ "تین سون" ہیں۔ گایتری کے ۲۴-اکشر ہیں "پراتہ سون" کا بھی گایتری چھند ہے۔ اس یگیہ اس کے پران وسو سنگیک ہوتے ہیں۔ ۴۴-اکشر کا ترشٹپ چھند ہے اور وہ مادھیہ دن سون کا بھی ترشٹپ" چھند اس میں اس کے پران رودر سنگیک ہوتے ہیں۔ اور ۴۸ اکشر کا جگتی چھند ہے۔ اور "ترتیہ سون" کا بھی "جگتی چھند" اس یگیہ اس کے پران آدتیہ سنگیک ہوتے ہیں۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ ۲۴ برس تک برہمچریہ برت دھارن کرکے پران "وسو" ۴۴ برس والے "رودر" اور ۴۸ برس والے کے آدتیہ کہاتے ہیں۔ یہ برہمچاری یگیہ سوروپ ہیں۔ اور بانپرستھ پتا۔ پتامہا (دادا) پرپتامہا

پنڈت لوکنا تھ جی (بار دوم)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو یک قطرۂ خوں نہ نکلا

میں تو سمجھتا تھا۔ کہ پنڈت جی بردھ ہیں۔ کچھ دھرم کا رنے کرینگے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ہر ہندو مسلمان بھائی کو اس بات کی روشنی پہنچ چکی ہے کہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن کے متعلق ایک نوٹس نکالا تھا جس میں چھپائی کی غلطیوں کو صحیح ماننے سے انکار کیا تھا۔ میں نوٹس پڑھکر سنا دینا ہوں۔ یہ نوٹس سمت ۱۹۳۵ میں یجر وید بھاشیہ کے انک پہلے (جلد اول) میں سوامی جی نے نکالا تھا:-

بقیہ حاشیہ:- پڑدادا) پڑدادا کے سمان قابلِ عزت ہیں۔

لب لباب اس تمام اقتباس کا یہ ہے کہ

۲۴ برس تک برہمچریہ برت رکھنے والا پتا
۴۴ " " " " پتامہا
۴۸ " " " " پرپتامہا

ناظرین اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ کہ وسو رُدر آدتیہ کون ہوتے ہیں۔ اور پنڈت لکھشمی چندر جی مہاراج نے انہیں مان کیا رکھا ہے نام تو ہیں۔ برہمچاریوں کی ڈگریوں کے (جیسے آج کل ایف اے بی اے ایم اے یونیورسٹی کی طرف سے مقرر ہیں) مگر پنڈت جی نے انہیں مُردہ سمجھ کر پترلوک میں ٹھہرا رکھا ہے۔ غرض جس شلوک کا مطلب نکالیں گے اپنے حلوے مانڈے کا خیال رکھکر نکالیں گے۔ ٹھیک ارتھ کرنے سے تو گویا صاحب ممدوح کا دم خشک ہوتا ہے۔ ہر ایک بات کو اپنے ڈھنگ

وگیاپن

لے .... سب کو ودِت ہو۔ کہ جو جو باتیں ویدوں کی اور اُن کے انوکول ہیں۔ اُن کو میں مانتا ہوں۔ وِرُدھ باتوں کو نہیں۔ اس سے میرے بنائے ستیارتھ پرکاش و اسنسکار ودھی آدی گرنتھوں میں گریہہ سُوتر منوسمرتی آدی کے وچن بہت سے لکھے ہیں۔ وے اُن اُن گرنتھوں کے متوں کو جاننے کے لئے لکھے ہیں۔ اُن میں سے ویدارتھ کے انوکول کا ساکھی وت پرمان اور وِرُدھ کا اپرمان مانتا ہوں

جو جو بات ویدارتھ سے ملتی ہے۔ اُن سب کو پرمان کرتا ہوں۔ کیونکہ وید ایشور واکیہ ہونے سے سروتھا مجھ کو مانیہ ہے۔۔ اور جو برہما جی سے لے کر جیمنی منی پرینت مہاتماؤں کے بنائے ویدارتھ انوکول گرنتھ ہیں۔ اُن کو بھی ساکھی کے سمان مانتا ہوں۔ اور جو ستیارتھ پرکاش کے پرشٹ (صفحہ) ۴۲ پنکتی (سطر) ۲۵ میں "جو آدمی بچوں میں سے جو کوئی جیتا ہو اس کا ترپن نہ کرے۔ جتنے مر گئے ہوں۔ اُن کا نوادشیہ کرے" تتھا پرشٹھ ۴۷ پنکتی ۱۲ "جو مرے بھئے پِتر آدکوں کا ترپن اور شرادھ کرتا ہے .... یہ انباذی ترپن اور شرادھ کے وشے میں جو چھپا گیا ہے۔ سو لکھنے اور شودھنے والوں کی بھول سے چھپ گیا ہے۔ اس کے ستھان

بقیہ ۲۹ پرلے آنا آپ کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

لے "سب کو ودِت ہو" سے پہلے نوٹس ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ بطور عنوان کے موجود ہیں جو پنڈت لوک ناتھ جی نے بوجہ قلت قیمت پڑھنے چھوڑ دیئے "پرانے ستیارتھ پرکاش کے وشے میں سوامی دیانند سرسوتی کا وگیاپن جو انہوں نے سمت ۱۹۳۵ کے آدی میں یجروید بھاشیہ کے انک پر ۹ میں چھپایا ہے"۔

ہیں ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جیوتوں کو شردھا سے سیوا کر کے نت ترپن کرتے رہنا یہ پُتر آدمی کا پرم دھرم ہے۔ اور جو جو مر گئے ہیں۔ اُن کا نہیں کرنا۔ کیونکہ نہ تو کوئی منشیہ مرے ہوئے جیو کے پاس کسی پدارتھ کو پہنچا سکتا ہے) اور نہ مرا ہوا جیو پُتر آدمی کے دیئے ہوئے دان کو گرہن کر سکتا ہے.......... ۵ا

(یہاں تک پڑھ کے سُنایا گیا۔ اگلا حصہ چھوڑ دیا گیا)

ا۵ "گرہن کر سکتا ہے" سے آگے نوٹس پر یہ الفاظ مندرج ہیں:-

اِس سے یہ سدّھ ہوا کہ جیتے ماتا پتا آدی کی ترپتی سے سیوا کرنے کا نام ترپن اور شرادھ ہے۔ انیہ نہیں۔ اس وِشے میں نیدمنتر آدی) کا پرمان بھومکا کے ۱۱ انک کے پرشٹھ ۲۵۱ سے لے کر ۱۲۔ انک کے پرشٹھ ۲۶۷ تک چھپا ہے۔ وہاں دیکھ لینا۔

سوچنا۔ یہ دیگیاپن شرینی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سروچنا ارتھ پبلک کا سُنت کیا دستخط

بے چندر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مطبع مفید عام لاہور

نوٹ سنجانب مصنّف۔ یہ اشتہار بہت عرصے سے نایاب ہیں پنڈت لوک ناتھ جی کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ بعد بصد تلاش و محنت آریہ سماج کے ایک بردھ لیڈر کے گھر سے لائے تھے۔ چونکہ سناتن دھرم سے بحث مباحثے میں خصوصاً ان کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے مناسب ہے کہ کافی تعداد میں چھپا کر آریہ سماجوں میں عموماً اور آریہ اُپدیشکوں میں بالخصوص تقسیم کئے جائیں۔ کیا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیگی؟

سوامی جی کو وام مارگی چھاپے خانے والوں نے بدنام کیا۔ کیا کوئی مان سکتا ہے کہ ایک تحریر جس کو خود مُصنّف ردّ کرے۔ پھر بھی ماننے کے قابل رہیگی؟ کیا سچائی کا خون کرنا ہی وچار کرنا ہے؟

آپ کہتے ہیں "سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ جو شردّھا سے دیا جاتا ہے وہ شرادھ ہے۔ اِس سے کون اِنکار کرتا ہے۔ شردھا سے دان جیتے کو ہی دیا جا سکتا ہے۔ مُردے سے جا کر کہو بھوجن کھا لو۔ وہ کیسے کھا سکتا ہے؟

پنڈت جی کہتے ہیں سنسکار ودھی میں جنیئو کو अपसव्य "اپسویہ" کرنا لکھا ہے۔ اور یہ شرادھ کے موقعہ پر ہی ہوتا ہے۔ اگر سنسکار ودھی سے "جنیئو بائیں کندھے پر کرے" نکل آئے میں ابھی نیچے آتا ہوں۔ (پنڈت جی سٹول پر کھڑے تھے) اتنا غضب سرمیدان! (اپنی سنسکار ودھی سناتنی پنڈت مہاشہ کی طرف پھینکی اور بجلی کی طرح کڑک کر فرمایا) اگر اس میں جنیئو کا لفظ لکھا ہو۔ تو لوک ناتھ اپنی जीह्वा جیب (زبان) کو کاٹ دیگا۔

آپ کہتے ہیں۔ "پِتر دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک زندہ دوسرے مُردہ۔" یہ اثر آریہ سماج کا ہے۔ آپ تو آج تک پِتر شبد مرتک ماتا پِتا آدی کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔

پنڈت جی کہتے ہیں "پِتر نہیں تے استو بھائی ہندوؤ۔ تمہارے سے یہ لوگ ہر روز پِتروں کے لئے مانگتے ہیں۔ اب پنڈت جی کہتے ہیں "دیوتا کھاتے ہیں" بھلا یہ بھی مان لیں۔ مگر سوال تو بھوجن کے جُوٹھے ہونے کا ہے۔ اِس کا جواب دیں۔

پنڈت جی کہتے ہیں "آئیتو نہ پِترہ" اتیادی وید منتروں دوارا "اگنی شوات" نام پِتروں کو بلایا جاتا ہے۔ ایسے ودوان ہو کر سچائی سے کام لیں۔ تو میرا بیڑہ پار ہو گا۔

اس منتر کا ارتھ یہ ہے۔ کہ میرے پتر آئیں۔ راستوں سے آئیں۔ ویانوں سے
آئیں۔ کیا راستوں اور کیا ویانوں سے مُردے آیا کرتے ہیں۔ یہاں پادری صاحب
بیٹھے ہیں۔ یہ انگریز ہیں۔ انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ انگلینڈ میں جو ہوائی جہاز
Aeroplane ہیں۔ کیا اُن پر مُردے سوار ہوا کرتے ہیں؟

اب پتر شبد کا ارتھ بتلاتا ہوں۔ مہرشی یاسک آچاریہ رگ وید اشٹک ۲
انوواک ۳۔ ورگ ۲۰ کے منتر ۳۳ *

द्यौर्मे पिता जनिता नाभिरत्र बन्धुर्मे माता पृथिवी महीयम् उत्तान योश्चमवोर् यो। निर-न्तरत्रा पिता दुहितुर्गर्भमाधात्॥

کی ویاکھیا کرتے ہوئے اپنے بنائے گرنتھ نرکت کے ادھیائے ۴ پاد ۳
کھنڈ ۵ میں پتا شبد کا ارتھ یوں کرتے ہیں:-

पिता पाता वा पालयिता वा जनयिता

ارتھات پتا کے معنی رکھشا کرنے والا۔ پالن کرنے والا اور پیدا کرنے والا
पितरः پتر شبد کا ایک وچن میں پتا اور بہو وچن "(جمع) میں पितृ
بنتا ہے۔ جیتے پتر رکھشا کر سکتے ہیں۔ مرنے بعد کہیں رکھشا کر سکتے ہیں؟

جیتے پتر نہ مانے کو مویاں شرادھ کرائے
پتر بیچارے کیا کچھ کھاویں کوّا ککر کھائے

سوچنے کی بات ہے۔ جب سوامی جی نے پہلی ستیارتھ پرکاش کو خود
ردّ کیا۔ اُس کا سہارا لینا کتنا فضول ہے؟ اس لئے میں آپ کے سامنے
یہ بات التماس کرتا ہوں۔ کہ بجائے پُرانے ستیارتھ پرکاش کے نئے کا سہارا
لیں۔ جب ایک ایکٹ کی تردید گورنمنٹ خود کر دیتی ہے۔ تو لوگ پھر بھی کہیں

ہم پرانے کو ہی مانیں گے۔ کتنی کم سمجھی ہے ؟

قانون تقسیم بنگال لارڈ کرزن کے عہد میں مروّج ہوا۔ دہلی کے دربار میں گورنمنٹ کی طرف سے منسوخ کر دیا گیا۔ اب بھی آپ یہ کہیں کہ ہم بنگال کی تقسیم کو ہی مانیں گے۔ تو کیا یہ ٹھیک ہوگا ؟

سبھاپتی جی۔ (قطع کلام کرکے) جے کشن داس کو آپ نے وام مارگی بتلایا جس نے پہلی ایڈیشن ستیارتھ پرکاش کی چھپوائی تھی۔ جن کا اس بحث سے کچھ تعلق نہیں۔ آپ ایسے لوگوں پر ناحق دوش لگاتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں " وہ وام مارگی تھے۔ مگر مجھے معلوم ہے وہ چندوسی آریہ سماج کے پردھان تھے۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں ؂

پنڈت لوک ناتھ جی۔ اگر وہ وام مارگی نہیں تھے۔ اور انکی اتنی بڑی بھاری غلطی کو آپ کچھ نہیں سمجھتے۔ تو میں آپ کی آگیا کا پالن کرتا ہوا الفاظ واپس لیتا ہوں۔ مگر پہلے ستیارتھ پرکاش کو ماننے کے لئے تیار نہیں ؂

اے ناظرین! اگر کسی شخص کو متضاد خیالات دیکھنے کی خواہش ہو تو اسے چاہیے کہ سناتن دھرم کے مہوپدیشک پنڈت کالو رام شاستری کے نقش قدم پر چلے۔ آپ کی تحریر کچھ اور تقریر کچھ۔ زبانی تو آپ راجہ جے کرشن داس کو آریہ سماج چندوسی کا پردہان بتلاتے ہیں۔ مگر اپنی چھپائی کتاب (منسوخ شدہ ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۸۷۵ء) کے دیباچہ میں رقمطراز ہیں۔ کہ وہ کبھی ایک سجنوں کا وچار ہوگا۔ کہ راجہ صاحب آریہ سماجی ہونگے۔ لیکن راجہ صاحب کے لیکھ سے ودت ہوتا ہے کہ وہ آریہ سماجی نہیں تھے۔ سناتن دھرمی تھے !!

بتلایئے آپ کے دو متضاد بیانات میں سے کونسا مستند سمجھا

پنڈت لکشمی چندر جی (بار دوم)

پنڈت جی نے یہ تو منظور کر ہی لیا۔ کہ پہلا ستیارتھ پرکاش غلطی سے چھپا گیا۔ اب ستیارتھ پرکاش سکنڈ ایڈیشن کی بھومکا سُنئے۔ سوامی جی کہتے ہیں "جس سمے میں نے یہ گرنتھ ستیارتھ پرکاش بنایا تھا۔ اُس سمے اور اُس سے پُورو سنسکرت بھاشن کرنے۔ پٹھن پاٹھن میں سنسکرت ہی بولنے اور جنم بھومی کی بھاشا گجراتی ہونے کے کارن مجھ کو اس بھاشا کا وشیش پری گیان نہ تھا۔ اس سے بھاشا اشدھ بن گئی تھی۔ اب بھاشا بولنے اور لکھنے کا ابھیاس ہو گیا ہے۔ اس لئے اس گرنتھ کو بھاشا ویاکرن انوسار شدھ کر کے دوسری بار چھپوایا ہے۔ کہیں کہیں شبد واکیہ رچنا کا بھید ہوا ہے۔ سو کرنا اُچت تھا۔ کیونکہ اس کا بھید کئے بنا (بغیر) بھاشا کی پری پاٹی سدھرنی کٹھن (مشکل) تھی۔ پرنتو ارتھ کا بھید نہیں کیا گیا ہے۔ پرنتو وشیش تو لکھا گیا ہے۔ ہاں جو پرتھم چھپنے میں کہیں کہیں بھول رہی تھی۔ وہ نکال شودھ کر ٹھیک ٹھیک کر دی گئی ہے"۔

اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ چھاپے خانے والوں کی بھول ہے؟ یہ پنڈا لے کر چلے آئے۔ معلوم یہ کب چھاپ لیا گیا ہے۔ ہم نے تو کبھی آگے یہ دیکھا ہی نہیں یہ اشتہار دکھلا دیا جاوے ممکن ہے آج ہی کا چھپا ہو۔ اب یہ اپنی پستکوں سے تو مکرنے لگے۔ شاید ویدوں سے بھی مکر جاویں۔ یہ تو تمہارے ہی ستیارتھ پرکاش داتجنا ہوں۔ کسی اور کی نہیں۔ ایسے غلطی کا ڈھنڈ ورا لے کی مانو کیوں؟

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰ جاوے؟ اگر راجہ صاحب کو بقول آپ کے سناتن دھرمی مانا جاوے تو آریہ سماج چندوسی کا پردہان کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے؟ اگر انہیں آریہ سماجی تصور کر لیں۔ تو آپ کو اپنے ستیارتھ پرکاش میں مندرج مذکورہ بالا الفاظ پر ہڑتال پھیرنی پڑے گی؟ ہ
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

سمنت ۱۹۴۴ میں دیوالی کے دن وہ مر گئے۔ اگر وہ تیرا بنا دیتے تو ہم کہاں ڈھونڈتے کہیں ٹھہرو گے بھی؟ پر اُنے ستیارتھ پرکاش میں بھول نہیں آسکتی۔ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ سو ٹھیک ہے۔ اتھرو وید کانڈ ۱۸۔ انوواک ۲۔ سوکت ۲ منتر ۳۴ پڑھ کے سُناتا ہوں ؛

येनिखाता ये प्रोप्ताये दग्धा ये चोद्धिताः
सर्वां स्तानग्न आवह पितॄन् हविषे अत्तवे॥

ہے اگنی! اُن پتروں کو جو گاڑے گئے۔ جو جلائے گئے۔ جو پھینک دیئے گئے۔ جو بہائے گئے۔ جو دِگدھ ہوئے۔ اُن کو ہوی کھانے کے لئے بلاؤ۔ یہاں اگر مردہ پتروں سے غرض نہیں تو زندہ سے ہے؟

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۶۰۔

ये अग्निष्वात्ता ये अनग्निष्वात्ता मध्ये-
दिवः स्वधयामादयन्ते। तेभ्य स्वराडसुनीतिमेतां
यथावशं तन्वं कल्पयाति

یہاں بھی مُردہ پتروں سے مراد ہے

جو دیوتا پتر سے نگیا ہوگا۔ وہ بھوجن لیگا۔ شرادھ میں جتنا انّ دیا جائیگا۔ اُس سے نکلنا جس یونی میں کوئی پتر ہوگا۔ اُس کو اُسی یونی میں مل جائیگا۔ ناگ ہوگا۔ تو وایو روپ ہو کر لیگا ؛

नाग लोके विश्रान्ति

آپ ہوان کرتے ہو۔ میں اگر تم سے پوچھوں کہ تمہیں اُس کے صلے میں انگارے ملیں گے؟ آپ کہیں گے وہ اس کا نتیجہ ملیگا۔ ایسے ہی شرادھ کا انّ تمہیں مل جاتا ہے۔ براہمن کھا جاتے ہیں۔ نتیجہ ملا کرتا ہے۔ کوئی سماجی مندر بناتا ہے۔ بتاؤ اُسے اُس کے صلے میں اینٹیں ملیں گی؟ آپ کہینگے

"دھرم ملیگا۔ اینٹیں نہیں ملینگی" اسی طرح شرادھ کرنے سے دھرم ملیگا۔ بھوجن نہیں ملیگا۔

فرض کرو کسی سماجی بھائی کا باپ مر گیا۔ میں اُن کے گھر جاؤں۔ اور کہوں کہ گھر کا مالک میں ہوں۔ وہ کہیں گے کہ "تو کون ہے" میں کہوں گا "میرا گھر ہے" وہ کہیگا "میرا" میں پوچھونگا "تمہارا کس طرح؟ گھر کا مالک تمہارا باپ مر گیا۔ جیسا اب اُس سے تمہارا کچھ تعلق نہیں ویسا ہی میرا نہیں" وہ کہیگا "اُس کی جائیداد کا میں مالک ہوں" گویا لینے کے وقت تو تعلق ملا لیں کہ ہمارا باپ تھا۔ دینے کے وقت کہہ دیں کہ ہمارا پتر نہیں تھا۔

ناظرین! ان الفاظ کو خاص طور پر غور سے پڑھیں۔ اور بتلائیں۔ کہ پنڈت لکھشمی چندر جی نے خود ہی مرتک شرادھ کا کھنڈن کرنے میں کچھ کمی چھوڑی ہے؟ آریہ سماج کے خیالات کا اثر کس قدر زبردست ہے کہ

جو کہتے تھے شرادھوں میں دیا پتروں کو ملتا ہے
وہی کہنے لگے اب نہیں ہے ثمرہ شرادھوں کا

پنڈت صاحب نے شرادھوں کو ہون سے مشابہت دے کر اپنے سناتن دھرمی بھائیوں کی اس تھیوری کا بھی کھنڈن کردیا۔ کہ پتروں کو بھوجن کا اثر ملتا ہے۔ آپ کے کتھن انوکول اگر کچھ ملیگا تو شرادھ کرنیوالے کو ملیگا۔ پتروں کو کچھ نہیں ملتا۔ ہاں اس صورت میں ہمارا پنڈت جی سے یہ سوال ہے کہ جب ثمرہ پتروں کو شرادھ میں دیا ہوا بھوجن پہنچتا ہے نہ اُس کا اثر۔ تو پھر اُن کا تعلق کیوں شرادھوں سے بتلایا جاتا ہے؟

پنڈت لوک ناتھ جی

(بارِ سوم)

پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش کی بھومکا پڑھ کے سنائی۔ سارے اکھشروں کو پڑھ کے بھی پوچھتے ہو "بتلاؤ کہاں لکھا ہے چھاپے خانے والوں کی غلطی ہے؟" میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ چھپنے اور چھاپے خانے میں بھی کوئی فرق ہوتا ہے "چھپنے میں جو بھول ہو گئی۔ اس کو نکال کر صاف کر دیا اور "چھاپے خانے میں جو بھول ہو گئی۔ اُس کو نکال کے صاف کر دیا" ان دونوں میں اگر کوئی فرق ہے تو سمجھاؤ۔ پنڈت جی کہتے ہیں "ہم نے تو کبھی یہ پترا دیکھا ہی نہیں" آپ کو تو گھر کا پتہ رہتا ہے۔ میرے پترے کا کیوں پتہ رہے؟

سنسکار ودھی میں سماورتن سنسکار میں جو آپ نے جنیئو کو بائیں کندھے پر کرنا بتلایا تھا۔ اُس پر جب میں نے پوچھا۔ کہ بتلاؤ جنیئو شبد کہاں لکھا ہے تو اُس کے اُتر میں آپ خاموش رہے ✣

آپ کہتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں اگر غلطیاں ہو گئی ہیں۔ تو اُس کو کیوں مانو؟ پنڈت جی! کتاب میں غلطیاں چھپ جاتی ہیں۔ اُس کو کیوں مانتے ہو؟ لیکن کیں غلط چھپ جاتی ہیں۔ دوسرے ایڈیشن میں صاف کر دیا جاتا ہے۔ اُن کو کیوں مانتے ہو؟ یہ آپ کا نیا قانون ہے کہ وہ غلطی نکالی ہی نہ جائے۔ آپ نے کہا "اگر سوامی جی تیسرا بنا دیتے تو ہم کہاں ڈوبتے؟"

پنڈت جی! یہ آپ کا کہنا ٹھیک نہیں۔ پہلے ایڈیشن کے سوا کسی میں کوئی ہیرا پھیری (ترمیم) نہیں ہوئی ✣

پہلے تو آپ نے کہا "پتر نہیں آتے۔ دسو ہر دوار آدھ تیر آدی دیوتا آتے

ہیں۔ اب کہتے ہیں۔ ये निखाता کا پاٹھ کرکے جو بلائے گئے جو گاڑے گئے

ایسے پتر آہش آئیں) کوئی بات ٹھیک مانی جا سکتی ہے؟ آپ کیوں نہیں مان لیں۔ میرا پرشن

اُسی طرح قائم ہے۔ (دیوتا بھی آپ کے کتھن انوسار مان لیں۔ کہ شرادھ میں آتے ہیں

تو بھی یا تو دیوتاؤں نے جو کھایا یا برہمنوں نے۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۔ ये निखाता اس منتر کا پنڈت لکشمی چند جی نے

پرسنگ۔ ورودھ ارتھ کر کے دیرتھ سرو سادھارن کو بھرم میں ڈالنے کی ناجائز

کوشش کی ہے۔ ذیل میں اس کا انوواد ترجمہ مطلب دیا جاتا ہے۔ تاکہ آپ

خود تحقیقات سے کر کوئی رائے قائم کر سکیں۔ ذیل منتر پنڈت موصوف

کی سنسکرت میں ملاحظہ کیجئے۔

परोप्ता جو دب گئے (ریے پد وپتہ گاڑے گئے) ये निखाता (

جو اِدھر اُدھر پڑے رہ گئے۔ (ریے دگدھا) ये दग्धा: جو کیول جل گئے

گئے۔ (ریے چ) ये च اور جو (اُدّھتا:) उद्धिता: اوپر اُڑ گئے۔

اگنے) اگنی دیوتا ان سرو دان सर्वान् (तान) ان سب کو

(ہوبیشے) ہوم کے پدارتھ دانوئے हविषे (अत्तवे) کھانے کے

لئے (آدہ) پراپت کرتا ہے۔ आवह

مطلب۔ اس منتر میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے شریر کنہیں

کارنوں سے بھومی میں دب گئے۔ جنوں کے دیہہ اوپر پڑے رہ گئے

اگنی میں نہیں پھونکے پائے۔ اگنی میں کیا ہوم اُن سب اکاش میں وچرنے

والے مردہ اجسام کے اجزاء کو پراپت ہو کر اُن کی سدگتی ارتھات اچھی

دشا کرتا ہے۔

بالشک اگنی میں تو دیا گیا ہے۔ اس میں یہ کہ مردہ پرشوں کے اجزاء

آپ نے کہا "جس یونی میں پتر ہیں دایو رُوپ ہو کر آئینگے۔ اگر اس طرح
مانا جائے۔ تو پیچھے پتر پر مردہ ہو جائے گا۔ جس سمے؛ نکل کر بھوجن کرنے آئیں گے
میں نے مانس وشے کے شلوک پڑھے تھے۔ اُس کا کیا اُتر دیا؟ سکھو! ہندوؤ!
مسلمانو! سُن لو۔ ان سے ایک ماہ۔ کھیر سے ایک برس۔ اور لمبے کان والے بکرے
کے مانس سے بارہ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ تو پھر برہمن دیوتا کو بکرے کا
مانس کیوں نہ کھلایا جاوے۔ جس سے پتروں کی بارہ برس تک ترپتی رہتی ہے۔
پنڈت جی کہتے ہیں۔ آریہ سماجی ہیرا پھیری کرتے ہیں۔ یہ گرنتھ (جس سے
پنڈت جی پڑھ کر سُنا رہے تھے) سناتنیوں کا ہے۔ کیونکہ اس پر : ओ३म् لکھا ہے آریہ
سماجی گرنتھوں پر ओ३म् ہوتا ہے۔ ہری پرشاد بھاگیرتھ جی کے چھاپے خانے میں
جو سناتنی چھاپا خانہ ہے بمبئی میں چھپا ہے۔ اس کو بھی پرمانک نہ مانو گے؟

آپ نے ये अग्निदग्धा اور ये निखाता اتھاوی وید منتر
پڑھ کر کہا "دو اگنی میں نہ گدھ ہوئے پتر آئیں" میرا سوال پھر بھی وہی ہے۔ کہ مُردہ
پتر کیسے آئیں گے؟

میں کچھ پُوچھتا ہوں۔ آپ جواب کچھ دیتے ہیں۔ جیسے کوئی آدمی منڈی میں
جا کر پُوچھے "کنک کیا بھاؤ ہے"؟ دوکاندار جواب دے "چنے دس سیر" وہ
کہے "بھائی میں تو کنک پُوچھتا ہوں" وہ دوکاندار بولے "مرچاں گیارہ

بقیہ حاشیہ۔ اربھات انگوں سے وایو نہ خراب ہو جاوے۔ اس لئے ہون کرنا چاہئے
نمت ۴۹ لیکن سناتن دھرم کے پنڈت اس سے کرتے ہیں۔ شرادھ سدھی! ارتھ
اور مطلب کسی منتر کا کچھ ہو۔ آپ کو اس سے غرض ہی کیا؟ سوارتھ
سدھی کے فکر کا کام ہی آپ کو کافی ہے۔

پاؤ روپیہ کی،، جو میرا سوال ہے۔ آپ اُس کا جواب دیں ۰

میں نے سوال کیا تھا۔ ایک ساہوکار کے کئی لڑکے مختلف جگہوں پر ہیں وہ ایک دن ایک وقت میں اپنے باپ کا شرادھ کرتے ہیں۔ پِتر ایک وقت میں سب جگہ کس طرح جائیگا؟ اس کا جواب کچھ نہیں آیا ۰

کیا میرے پر ہپناٹزم کا عمل کیا ہوا ہے۔ کہ میں کچھ کا کچھ سمجھ رہا ہوں۔ یا پنڈت جی ہی ٹھیک نہیں کہتے؟ ہپناٹزم ایک عمل ہوتا ہے۔ جس میں آدمی کتے کی طرح بھونکنے لگ جاتا ہے۔ اُس کے ہوش و حواس ٹھیک نہیں رہتے۔ شاید میری وہی حالت ہو ۰

پنڈت جی نے کہا کہ شرادھ پُنیہ کے لئے ہے۔ ایسا تو ہم بھی مانتے ہیں۔ اگر آپ مانتے ہیں۔ کہ مُردوں کو نہیں ملتا۔ صرف پُنیہ کے لئے دیتے ہیں۔ تو آپ بزرگ ہیں۔ کل کو میرے ہاں نیوتہ مانیں۔ اگرچہ میں پردیش میں ہوں۔ تو بھی آپ کو ربڑی دُودھ جو بھی آپ کھانا چاہیں کھلا کر دو روپیہ دکھشنا بھی دونگا۔ اور اپنے ہاتھ سے روٹی بنا کر کھلاؤنگا۔ اگر شرادھ پُنیہ کے لئے ہے تو
आहार है
بھائی ہندوؤ! ہر روز کیا کرو۔ مگر پتروں کو نہیں ملتا۔ یہ پنڈت
भाई कुरीत
جی مان گئے ہیں۔

پنڈت جی کہتے ہیں "جو کچھ برہمن کھاتے ہیں۔ وہ وایو روپ ہو کر پتروں کو ملتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو برہمنوں کا پیٹ خالی ہو جانا چاہیے۔ مگر برہمنوں کا پیٹ اپھر جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں شرادھ کھایا کرتا تھا تو کئی جگہ کھانے پر پیٹ اپھر جاتا تھا۔ اور میرے چاچا نے مجھے کہا تھا کہ بائیں اور (کروٹ سے مراد) سو جانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے

"آپ سوپرنہ سے مراد دائیں طرف مڑنے سے ہے۔ جبکہ
अपम०य

(سماورتن سنسکار کے موقعے پر) برہمچاری پُوروَ کی طرف مُنہ کرکے بیٹھا ہوگا۔ تو داہنی طرف مُنہ کرنے سے (یعنی right turn ہونے سے) اُس کا مُنہ دکھشن کی طرف ہو جائیگا۔ جدھر اُس کے پِتر بیٹھے ہیں۔ اس میں ہنیوں کا ذکر نہیں ⁘

پنڈت لکھشمی چند جی (بار سوم)

میں نے تو یہ کہا ہے۔ کہ جو دیا جاتا ہے۔ اُس کا پھل امرت کی طرح ہو کر ملتا ہے۔ اور ناگ کو ہوا بن کر ملتا ہے۔ آپ پُوچھتے ہیں "پِتروں کو کس طرح ملتا ہے؟" پُرانے ستیارتھ پرکاش کا صفحہ ۱۰۲ پھر پڑھ کے سُناتا ہوں ⁘

"تیسرا پِتری یجیہ ارتھات جس کے دو بھید ہیں۔ ایک شرادھ اور دُوسرا ترپن ۔۔۔۔۔۔"

ستیارتھ پرکاش کے دُوسرے ایڈیشن کی بھومکا میں تو یہ لکھا ہے کہ چھاپے میں جو بھول تھی دُرست کر دی۔ آپ نے نانہ اپنی طرف سے ملا دیا کیا؟

"آپ سویہ" اسکا مطلب یہ ہے کہ جنیو کو بائیں کندھے پر رکھ کے انگوٹھے میں پھنسا کر پانی چھوڑے۔ پھر کیوں اس سے انکار کرتے ہو؟ یہ تمہاری ہی پوتھی دکھاتا ہوں۔ کسی اور کی نہیں ⁘

नागयो नौचगच्छन्ति० اس کا ارتھ نہیں کیا ⁘

سنسکار ودھی کے "آپ سویہ" وشے میں کہا کہ اس کے معنے ہیں۔ دکشن کی طرف مُڑ جانا۔ میں نے غلط کہا تھا؟ میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ دکھشن کی طرف مُنہ کرے ⁘

میں نے کہا تھا "اگنی شرادھ کے اَن کو کھاتا ہے۔ و گرنہ پِتر کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ پِتر نہیں آتے" اب بھی یہی کہتا ہوں ⁘

آپ نے جو منو دھرم شاستر سے شلوک پڑھکر بتلایا۔ کہ جیسے ایک بیٹ۔

لمبے کانوں والے بکرے کے مانس سے بارہ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ پھر
بکرے کا مانس کیوں نہ شرادھ میں دیا جاوے؟ اس کا اُتر یہ ہے کہ منوجی دیشوں
کے دھرم لکھتے ہیں۔ نہیں پتہ بھی ہے۔ کہ دیشوں کے دھرم کیسے ہیں؟ ایسے بھی دیش تھے
جہاں اناج نہیں ملتا تھا۔ منوجی سے اُن دیشوں کے لوگوں نے پوچھا کہ ہم شرادھ کس
طرح کریں۔ اَنّ تو ہوتا نہیں مانس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا جہاں اَنّ نہیں ہوتا وہاں
مانس سے ہی شرادھ کرو۔ جو مانس کھاتے ہیں۔ اُن کے لئے منوجی مانس سے شرادھ
کرنے کو لکھتے ہیں۔ منوجی کا اگلا بچن بھی تو پڑھو۔ صاف لکھا ہے मुन्यन्नानि
ارتھات منیوں کے اَنّ کھلانے سے اننت کال کی ترپتی ہوتی ہے ॥ च सर्वशः

منوجی کہتے ہیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۵۵

मांस भक्षयिताऽमुत्रयस्य मांसमि हाद्म्यहम्। एतन्मांसस्य मांसत्वं प्रवदन्ति मनीषिणः॥

ارتھات جس جس کے مانس کو کھاتا ہے۔ اگلے جنم میں وہ اُس کے مانس کو
کھائیگا۔ منوجی صاف مانس کا نشیدھ کرتے ہیں۔ پھر شرادھ میں مانس کی آگیا
کیسے ہو سکتی ہے۔ منوجی کہتے ہیں جہاں اَنّ نہیں ملتا۔ وہاں مانس سے کرو۔ اور
دیکھو اسی ادھیائے کا شلوک ۵۱

ف پنڈت لکھشمی چندر جی فرماتے ہیں۔ کہ منو مہاراج نے مانس کا استعمال
ان دیشوں کے لئے بتلایا ہے۔ جہاں اَنّ نہیں ہوتا۔ لوگ مانس کھا کر ہی
گذارہ کرتے ہیں!! معلوم ہوتا ہے۔ شاید یہ الفاظ زبان مبارک سے ادا
کرتے وقت پنڈت جی مہاراج کو منوسمرتی کے ادھیائے ۵ کا شلوک ۴۸ یاد
نہیں رہا۔ جو صاف طور پر بتلاتا ہے کہ مد نہ سُورگ سیجیہ۔ دیکرم۔ بہتری کرم دیا

अनुमन्ता विशसिता निहन्ता क्रय विक्रयी।
संस्कर्त्ता चोपहर्त्ता च खादकश्चेति घातकाः॥

صلاح دینے والا۔ ہتھیار سے مانس کو کاٹنے والا۔ مارنیوالا۔ بیچنے والا۔ مول لینے والا۔ بنانے والا۔ لے آنے والا۔ مانس کا کھانے والا یہ آٹھ گھاتک کہلاتے ہیں :-

آپ بار بار یہ پوچھتے ہیں۔ کہ پتر جوٹھا کھاتے ہیں۔ یا برہمن ؟ اس کا اُتر یہ ہے کہ بھگوان کا جوٹھا ہم کھاتے ہیں۔ دیوتاؤں کا جوٹھا کھانے میں ہانی نہیں۔ ہم تو پرشاد لیتے ہیں۔ یدی دیوتا کو بلائیں۔ تو دیوتا جیم لیتے ہیں۔ اس کے بعد برہمن جیم لیں اس میں کیا دوش ہے ؟ دیوتاؤں کا جوٹھا کھانا وید شاستر میں لکھا ہے۔ پتر نہیں آیا کرتے۔ پتروں کا بھاگ اگنی دیوتا پہنچایا کرتا ہے :-

بقیہ، حاشیہ۔ ان سب میں پشو کو مارنا چاہیئے۔ اور کرم میں نہیں" اگر مانس ص ۵۳ کے دشئے میں شلوک آن سے رہت اور مانس خور دیشوں کے لئے ہوتے۔ تو "اور کرم میں نہیں" یہ قید نہ لگائی جاتی۔ کیونکہ وہاں تو اناج نہ ہونے کے سبب روزمرہ کی خوراک کا کام بھی مانس سے چلنا قدرتی امر تھا۔ یہ شلوک صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ منوسمرتی یگیوں میں پشو بدھ جائز سمجھتی ہے۔ اور بغیر یگیوں کے مانس کھانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اور اس کا مذکورہ بالا حکم اپنے دیش بھارت درش پر خاص کر حاوی ہے *

اسی ادھیائے کا شلوک ذیل (۳۱) بھی شلوک مندرجہ بالا کی تائید کرتا ہے "یگیہ کے نمت مانس کا بھوجن کرنا شاستر کی ودھی ہے۔ سوائے اُس کے اور مانس بھوجن کرنا راکھشی بدھ ہے"

الفاظ خط کشیدہ کو پڑھکر بھی کوئی سناتن دھرمی کہہ سکتا ہے کہ منوسمرتی اپنے دیش کے لئے یگیہ کے موقعہ پر پشو بدھ کو ناجائز قرار دیتی ہے ؟

نرکت کا منتر۔ अङ्गादङ्गात् संभवसि हृदया दधि जायसे॥

باپ کے ویریہ سے لڑکا بنتا ہے۔ اور اُس کے انگ انگ سے پیدا ہوتا ہے

پہلے باپ ایک تھا۔ بیٹا ہونے پر اس کے دو شریر ہو گئے۔ بیٹے کا جسم بنانے کے ویریہ میں پہلے ہی تھا۔ وہ نظر نہیں آتا تھا۔ جب مر گیا مجھے مل جائیگا۔ تو شریر کا عرق کھینچا ہوا بیٹا بیٹھا ہے۔ اُس کا کیا مجھے کیوں نہ ملے؟ کیا یہ انصاف کی بات ہے؟ کیا تو بھی کہہ دو کہ اپنا پرایا کچھ کا نہیں ملتا۔ یا بیٹے کا دیا بھی باپ کو پہنچا ہوا مانو۔ اگنی دیوتا اُن کو دگدھ کر دیتا ہے۔ وہی اُن پتا کو جس جس یونی میں ہوتا ہے۔ مل جاتا ہے گھر بار لینے کے لئے تو پتا سے سنبندھ ہے۔ دینے کے لئے سمبندھ نہیں۔

پنڈت لوک ناتھ جی (چوتھی دفعہ)

پنڈت جی کہتے ہیں جو دیا جاتا ہے[1] وہی روپ ہو کر ملتا ہے۔ سارے سال میں چھ پوریاں۔ چار کڑچھے کھیر۔ کچھ پوڑے۔ کچھ ساگ۔ سبزی۔ دہی وغیرہ پتر نمت برہمن کو دئیے گئے۔ تم ہر روز دو وقت کھاتے ہو۔ سال میں ۳۶۵ دن ۲ پر ضرب دو۔ ۷۳۰ ڈنگ (وقت) ہوئے۔ پنڈت جی! اتنا تھوڑا دیا ہوا۔ پتر دل کے لئے سال بھر کس طرح کافی ہوگا؟ آپ کہتے ہیں وہ پتر جس یونی میں بھی ہو دیا ملتا ہے۔ میرا ایک دانا اعرض کیا۔ ہاتھی کی یونی میں ہے۔ تھوڑی سی کھیر۔ کچوری وغیرہ ہاتھی کی یونی میں اُس کا کیا کریگی؟ پنڈت جی کہتے ہیں وہ وہ چیز اُس یونی کے انوسار خوراک ہو کر ملتی ہے۔ میں مان لیتا ہوں۔ کھیر وغیرہ کے پتر اگر کسی

[1] منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۳۴ پنڈت لوک ناتھ جی کے اس کتھن کی زبردست تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے شلوک ذیل جس میں

بشو یونی ہیں ہوگا۔ اُسے پتے بن کر ملیں گے۔ مگر درن ہیں تو فرق نہیں آئیگا۔ ا
کے لئے کم از کم دو من پتے ہر روز چاہئیں۔ تین پاؤ آن سے سارا سال کس طرح
کٹیگا؟ یہ تو وہ ایک لپکے سے ختم کر لیگا +

ایک گپتی اور دی جایا کرتی ہے۔ پنڈت جی کو تو وہ نہ سوجھی ہو۔ میں بتلا
دیتا ہوں۔ مثلاً کوئی ہندوستان سے پچاس روپے کا منی آرڈر کرائے۔ تو وہ
انگلستان میں ساورن دشلنگ کی صورت میں اُسے ملیگا۔ اسی طرح فرانس
میں سٹرلنگ آدی۔ اسی طرح پتر کہاں دمی ہوئی۔ کھیر وغیرہ اُس کی یونی کی
خوراک کے مطابق ملیگی۔ میں مان لیتا ہوں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر ۵۰ کے ۲۰۰ نہیں
دینگے۔ ملیں گے اُتنی ہی قیمت کے۔ ۱۵ دئیے ہیں۔ تو ۱۵ ہی ملیں گے۔ ہو نہیں
سکتا کیونکہ بہو رہاں اور مل جائے سارے سال کا بھوجن +

پُرانی ستیارتھ پرکاش کے دشہ میں لکھا ہے۔ چھپنے میں بھول ہو گئی آپ
کہتے ہیں ”چھاپے خانے میں بھول ہو گئی لکھا دکھلاؤ“ بھلا ”چھپنے میں بھول ہو

لکھا ہے۔ کہ جو چیز دی جاتی ہے۔ پرلوک میں وہی ملتی ہے +

بقیہ ۵۵

येन येन तु भावेन यद्यद्दानं प्रयच्छति।
तत्तत्तेनैव भावेन प्राप्नोति प्रति पूजितः॥

ارتھات جس جس بھاؤ سے جو جو دان منش دیتا ہے۔ اُس اُس
بھاؤ سے وہی اُسے ملتا ہے +

معلوم نہیں۔ سناتن دھرمی مہودے کس بنا پر کبھی تین گنا۔ اور کبھی
ہزار گنا دان صلے میں ملنے کا دعوے کرتے ہیں؟ اور کس پرمان
کی بنا پر یہ فرماتے ہیں۔ کہ پتر جس یونی میں ہوگا۔ اُسی کے انوسار
بھوجن بن کر اُسے مل جائے گا؟

گئی ،، اور ” چھاپے خانے میں بھول ہو گئی ،، دونوں میں کیا فرق ؟ کتابوں میں شدھی پتر (غلط نامہ) ہوتا ہے - اُس سے یہ مراد ہوتی ہے - کہ غلطیاں ٹھیک کر لی جائیں ٭

میں نے پنڈت جی سے پرمانک گرنتھ سے کہا تھا - کہ کھیر کے کھلانے سے پتر ایک ورش اور لمبے کان والے بکرے کے مانس سے ۱۱ ورش تک ترپت رہتے ہیں - پھر مانس کیوں نہ برہمنوں کو کھلایا جائے ؟ آپ نے اُتر دیا کہ یہ دفعہ اس دیش کے لئے ہے - جہاں کہ مانس ہوتا ہے - بنگالیہ ایسا دیش جہاں کہ مانس ہو - آنّ نہ ہو ؟ منو کا دھرم سار و بھومک دھرم تھا - تعزیرات ہند کی کوئی دفعہ کسی خاص صوبے کے لئے نہیں - اگر کوئی خاص ملک کے لئے ایکٹ ہوتا ہے - تو اُس پر ذکر ہوتا ہے جیسے ایکٹ اراضی پہلے سب کے لئے رہا - اپیل پر تین ضلعوں کے برہمن کاشتکار تصور کئے گئے اور اُن کے لئے وہ ایکٹ چھوڑ دیا گیا - اور قانون میں ایزاد کر دیا گیا - کہ تین ضلعوں کیمبل پور گورداسپور جہلم پر یہ عائد نہیں ہوتا - اگر منو کا یہ دھرم مانس والے ملک کے بارہ میں ہے - تو منو کو ہیڈ نوٹ دینا چاہئے تھا ٭

میں پھر کہتا ہوں - تمہاری کتاب کی رُو سے کہ لمبے کان والے بکرے کے مانس سے پتروں کی بارہ برس کی ترپتی ہوتی ہے - اور لال بکرے کے مانس سے اننت جنم کی - یہ سناتنیوں کی پُستک سُناتا ہوں - آریہ سماج کی نہیں - اگر منو کی مراد مانس والے ملک سے ہوتی - تو اُن کو نوٹ دینا چاہئے تھا ٭

” سنسکار ودھی ،، میں پنڈت جی کہتے ہیں ” اپ سوبہ کے معنے جنیو بائیں کرنے کے ہیں - میں آپ کو تارا ناتھ ترک واچسپتی کے بنائے

शब्द स्तोम

۱۱۹۳ ” شبد ستوم مہاندھی ،، نام کے کوش سے جو کلکتہ میں महानिधि

میں چھپا ہے - کے ارتھ سُناتا ہوں[1]

सत्य

[1] اے شبد ستوم ندھی ،، کوش بوجہ بہت قیمتی ہونے کے ہر دو ساد ہاران [illegible]

सव्य - त्रिलिङ्ग - सुप्रेरणे - यत प्रत्यय
= वामे, दक्षिणे, प्रतिकूले च ॥

ارتھات
सव्य ہونے پر यत प्रत्यय دھاتو سے सुप्रेरणे
شبد سدھ ہوتا ہے۔ جس کے ارتھ بائیں اور (طرف) یا دکشن اور (طرف) یا
ہونے کے ہیں۔ اگر सव्य کے معنی دو جانو بائیں طرف کرنا ہو تو ہیں ہارا +
پنڈت جی کہتے ہیں " جو مانس کھانے والے ہیں۔ وہ مانس سے شرادھ
کریں،، سنو بھائی ہندوؤ! اور سکھو! اگر تم مانس کھایا کرتے ہو۔ تو براہمن دیوتا
کو سنڈے کا مانس کھلایا کرو۔ تاکہ اُس کے کھلانے سے پتر دیر تک ترپت رہیں
اگر انکار کریں۔ تو یاگیہ ولکیہ کی دفعہ عائد ہوتی ہے۔ یاگیہ ولکیہ سمرتی آچار ادھیائے
شلوک ۱۷۹ +

ارتھات شرادھ میں اور دیو پوجا میں مانس کھانے سے پُرش پاپی نہیں
ہوتا۔ منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۵۵ +

नियुक्तस्तु यथा न्यायं यो मांसं नात्ति मानवः
स प्रेत्य पशुतां याति संभवानेकविंशतिम् ॥

منو صاف لکھتا ہے۔ جو اگر تم شرادھ کرم میں مانس نہ کھاؤ گے۔ تو ۲۱ جنم

بقیہ حاشیہ:- کو اطمینان کے لئے دستیاب ہونا مشکل ہے۔ اس لئے
امرکوش سے अपसव्य اپ سویہ सव्य شبدوں کے ص ۵۶
معنی ذیل میں دیئے جاتے ہیں (ترتیبہ کانڈ۔ وشیشیہ نگھن ورگ شلوک
۸۴) بائیں انگ کا نام سویہ
वामं शरीरं सव्यं स्या
واہنے انگ کا نام اپ سویہ
अपसव्यं तु दक्षिणम् -
سناتن دھرم کے وِدوان پنڈت لکھشمی چندر جی

نرک میں رہ گئے ÷

بقیہ حاشیہ :- بتلائیں۔ کہ اپ سویہ کے معنی جلیؤ پھیرنا کس کوش میں لکھے ہیں؟ اگر کسی کوش سے بھی نہیں دکھلا سکتے۔ تو آپ نے من مانے ارتھ کرنے سے باز آئیں ÷ ص ۵۸

لہ اگر کوئی برہمن شرادھ میں مانس نہ کھائے۔ تو منوسمرتی تو اُسے ۲۱ جنم کے لئے ہی نرک میں گراتی ہے۔ لیکن وششٹھ سمرتی تو اس سے بھی زیادہ سخت جرنیلی حکم اُس کے لئے صادر فرماتی ہے۔ کھولئے اس سمرتی کا ادھیائے ۱۱- اور پڑھئے شلوک ۳۱- مندرجہ ذیل الفاظ ملیں گے :-

नियुक्तस्तु यः श्राद्धे वा मांसमुत्सृजेत्।
यावन्ति पशुरोमाणि तावन्नरकमृच्छति॥

ارتھ - جو نمنترت ہوا برہمن دیوکرم اور پتر کرم میں مانس تیاگ دے وہ مر کر اُتنے دن نرک میں رہتا ہے جتنے پشو کے روم ہیں ÷

نوٹ - براہمنوں کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ مانس کھائیں اور کھانا اگر کھانا شروع کرتے ہیں۔ تو "اہنسا پرمو دھرما" کی خلاف ورزی ہوتی ہے اگر نہیں کھاتے تو نرک کا ڈر۔ بیچارے کریں تو کیا کریں ÷

وششٹھ سمرتی کا پرمان نقل کرنے کے بعد ہم اپنے ناظرین کو ایک مزے دار بات سُنانا چاہتے ہیں ؎

اے منڈوا اک بات تمہیں ایسی ہم آج سنادینگے
ہیں جتنے پور انک بھائی سبھی نرک میں جادینگے
اپنی طرف سے نمک مرچ ہم ذرا بھی نہیں ملادینگے
اور کسی میں نہیں اُنہیں ہم پُرانوں میں دکھلا دینگے

دیکھو ص ۵۶

پنڈت لکھشمی چندر جی (بار چہارم)

آریہ سماج کو ماس دشے نہیں جلانا تھا۔ آریہ سماج میں دو پارٹیاں
لاہور میں پنڈت راجارام نے راماین میں اور منوسمرتی میں ماس کھانا ثابت کر
سوامی جی کے بھاشیہ میں ماس دکھلا دوں؟ جودھپور میں ایک پستک چ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹ - ناظرین! انکا لئے کورم پران ادھیائے ۱۷ اور پڑھیئے اس کا
شلوک ۸ہم جس کا ارتھ یہ ہے "وہ شرادھ اور یگیہ میں بلایا ہوا براہمن اگر
ماس نہیں کھاتا۔ تو جتنے پشو کے بال ہیں۔ اُتنے نرکوں میں پھر کر جاتا ہے"
اور جن الفاظ کے نیچے ہم نے لکیر دی ہے۔ اُن کے مطلب کو سمجھیئے۔ پھر ذرا
شرادھوں کے دنوں میں آج کل جو بھوجن براہمن دیوتاؤں کو کھلایا
جاتا ہے۔ اُس کا تصوّر کیجئے۔ اور بتلائیے کیا آج کل شرادھ میں عموماً
ماس استعمال ہوتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا جیمنے والوں کو نرک نہیں ملیگا؟
وشنو سنگھتا ادھیائے ۵۱ میں لکھا ہے۔ کہ برہمن منتر کے ذریعے شُدھ
نہ کیا ہوا ماس کبھی نہ کھاوے (منتر پڑھکر شُدھ کرکے بیشک کھاوے)
کیونکہ اس طرح کرنے سے پاپ دُور جاویگا لیکن سناتن یم انوسار شُدھ
ہوا۔ پشو بھوجن کر سکتا ہے۔

ویاس سنگھتا میں تو یہاں تک بتلایا ہے کہ یگیہ اور شرادھ میں نمگین
ہوا برہمن اگر ماس نہ کھاوے تو دھرم سے گر جاتا ہے۔

اِن پرمانوں پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ صرف ہم اپنے
سناتنی بھائیوں سے اس قدر عرض کرتے ہیں۔

تم دھرم کے پکے جبھی یار کہلاؤ   انوکول سمرتی تم بھی ماس جب کھاؤ

دیکھو صفحہ ۵۱

...ت جس کا نام مانس بھوجن وچار ہے۔ اُس میں مانس کھانا ثابت کیا گیا ہے ؛

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۵۸

आयन्तु नः पितरः सोम्यासोऽग्निष्वात्ताः पथिभिर्देवयानैः॥ अस्मिन्यज्ञे स्वधया मदन्तोऽधिब्रुवन्तु तेऽवन्त्वस्मान्॥

...ے بیٹے پتر کا شرادھ سمدھ کردو۔ میں ہارا۔

ایسے ہی یہ منتر بھی جسے پرلگا دو دو درجے کا شراد ... ये निखाता ۵ ... کرو“ ایسا کوئی وید منتر دکھلا دو۔ آپ نے کہا ” جتنا دو گے اُتنا ہی ملیگا“ کیا کچھ ... بھی یہی قاعدہ ہے؟ اگر دو دو پیسے کے بدلے میں دو ہی ملیں گے تو دیگا کون ؟

جب تم نہیں کھاتے اُن کو تو کھلواؤ — جو وہ نہ جیئیں مت بنو تے انہیں جلاؤ

اگر آپ یہ کہکر دامن چھڑانا چاہیں۔ کہ وہ مانس کے متعلق مندرجہ بالا شلوک مانس کھانے والے برہمنوں کے لئے ہیں۔ مانس بھکشن نہ کرنے والوں کے لئے نہیں۔ اُن کے لئے اَنّ کھیر وغیرہ کھانے کا حکم پچھلے شلوکوں ادھیائے ۳۔ شلوک ۲۶۷-۲۷۱-۲۷۲، میں دیا گیا ہے۔ تو آپ کی یہ سراسر سینہ زوری ہوگی۔ کیونکہ اگر منو سمرتی کے ادھیائے ۵ کا شلوک ۳۵ حسن مانس بھکشن کرنے والے براہمنوں کے لئے مانا جاوے۔ تاکہ وہ شرادھ میں مانس کھانے سے انکار نہ کریں۔ تو بالکل بیہودہ سا ٹھہرتا ہے کیونکہ اُن سے تو انکار کی اُمید ہی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ خاص طور پر من بھاتا کھاجا سمجھ کر استعمال کریں گے۔ اگر یہ حکم سارتھک ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں جبکہ اُس کا دائرہ عمل وسیع مانا جاوے اور سبزی خور برہمنوں پر خاص طور سے اطلاق تسلیم کیا جاوے۔ کیونکہ اُن کا انکار کر دینا

پُنّیہ کا تو فائدہ یہ ہے۔ کہ کئی گُنا ملتا ہے۔ کنک کا ایک دانہ پُنیہ بویا جاتا ہے۔ اس سے بہت سی کنک ہو جاتی ہے۔ پُنیہ میں ایک کا ہزار گنا ملتا ہے ٭

सव्य کے معنی اگر بائیں طرف ہو جاتا ہے۔ تو دکھشن کی طرف منہ کرنا۔ اپ سویہ کا کیا مطلب؟ اپ سویہ अपसव्य کا ارتھ پوچھا تھا۔ آپ "سویہ" کا ارتھ بتلاتے ہیں ٭

بقیہ معمولی بات ہے۔ اسی لئے انہیں مانس نہ کھانے کی صورت میں صہ ۲۱ جنم تک نرک ہو گئے کی دھمکی دی گئی ہے ٭

اگر منوسمرتی کی رُو سے پتری یجیہ کے موقعہ پر مانس کھانا آپت دھرم ہوتا اور اناج نہ ملنے کی صورت میں ہی ایسا کرنے کی اجازت ہوتی۔ تو بھی ہم اپنے سناتنی بھائیوں کو معاف کر سکتے تھے۔ مگر اس میں تو یجیہ کے لئے پشو مارنے سے "او تم پھل" کی پراپتی بتلائی ہے ملاحظہ کیجئے۔ ادھیائے ۵ شلوک ۴۰ و ۴۲ ٭

"ان پشو۔ درخت پرند۔ کچھوا وغیرہ یہ سب یجیہ کے واسطے مارے جانے سے اُتم ذات کو دوسرے جنم میں پاتے ہیں" (شلوک ۴۰)

ایسے کرموں (مدھوپرک یجیہ۔ دیو کرم۔ پتری کرم یعنی مرتک شرادھ) میں پشو کو مار کر وید کے اصل مطلب کو جاننے والا برہمن آپ کو اور اس پشو کو اُتم گت میں پہنچاتا ہے" (شلوک ۴۲)

اس لئے ہم بھی یہ عرض کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ جبکہ پتری یجیہ میں مانس کھانے سے اُتم پھل ملتا ہے۔ دو دوش تو کچھ لگتا نہیں اور نہ ہی اُم کھانے سے پاپ کے بھاگی بن سکتے ہو۔ کیونکہ کھانے کے لائق

سوامی جی کے یجروید بھاشیہ میں سے دکھلاؤنگا۔ بیل گائے کا بدھ वध کرنا (ہلاک کرنا) ادھیائے ۱۳ منتر ۲۹*

پنڈت لوک ناتھ جی (قطع کلام کرکے) پنڈت جی پرکرن انتر (مضمون سے باہر) جاتے ہیں*

بقیہ حاشیہ صہ ۵۸

جانوروں کو کھانے سے کھانیوالے کو دوش نہیں ہوتا۔...... (شلوک ۳۰)
"مول لئے ہوئے یا دوسرے کے لائے ہوئے یا دوسرے کے لائے ہوئے ماس کو دیوتا اور پتروں کو بھوگ لگا کر کھانے سے پاپ نہیں ہوتا"
(شلوک ۳۲)*

اور خلاف ازیں ماس نہ کھانے پر نرک میں ۲۱ جنم تک رہنے کا اندیشہ ہے پھر کیوں آپ شرادھ میں ماس سیون کرنیکے بھاگی نہیں بنتے؟ بات دو حرفی ہے یا تو منوسمرتی کے اِن شلوکوں پر ہڑتال پھیر دیجئے۔ یا اُن پر عملدرآمد کیجئے۔ دو میں سے ایک کام ضرور کرنا پڑیگا۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ آپ یہ اندھیر گردی بھی جاری رکھیں اور سچے سناتن دھرمی بھی کہلانے کا دعوےٰ کرتے رہیں*

ع۱ پنڈت جی مہاراج کو جب پنڈت لوک ناتھ جی کے سوال کے شکنجے سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ تو آپ سے اور کچھ نہ ہوسکا۔ پبلک کو سوامی جی سے متنفر کرنے کی غرض سے اس قسم کی بے تکی ہانکنی شروع کردیں۔ ناظرین! آپ "سناتن دھرمیوں کے عذرات" نامی مضمون میں عذر ۱۲ اور اس کی سمیکشا پر بغور نظر اندازی فرمادیں تاکہ پنڈت صاحب مذکور کے اعتراض کی اصلیت معلوم ہوسکے*

سمعا پتی جی۔ دونوں مانس وشہ چھوڑ دو ٭

پنڈت اوگنا تھ جی۔ میں شرادھ وشے میں مانس تمہاری کتابوں سے دکھلا رہا ہوں۔ یہ کہ مضمون سے باہر جا رہا ہوں۔ مضمون سے باہر پنڈت جی جاتے ہیں ٭

پنڈت لکھشمی چندر جی نے دوبارہ تقریر شروع کی ٭

جودھپور میں "مانس بھوجن وچار" چھپی ہے۔ جس میں مانس کھانا لکھا ہے ہم سے کہہ دو کہ تمہارے میں مانس پارٹی نہیں۔ اور وہ پستک تمہاری چھپی نہیں اتنا واپیچ دو (پڑھ دو) کہ مرے ہوئے کا شرادھ بھی بھول سے لکھدیا۔ اتھوا یہ کہہ دو "چھاپے خانے والوں نے بھول سے ڈال دیا" دونوں میں سے کوئی بات دکھلاؤ۔ دوسری بات یہ دکھلا دو۔ کہ وید میں جیتے کا شرادھ ہے میں ہار اجیت سے خلاصہ ہو جاوے ٭

پنڈت لوک ناتھ جی (دفعہ پنجم)

بیچ میں جودھپور والی باتیں چھیڑی گئیں۔ جن کا جواب دینا فضول ہے پنڈت جی نے کہا "جو چینٹی کا جاوے۔ وہ ہزار گنا ہو کر ملتی ہے" ایک کڑچھا کھیر کا دو۔ تو ہزار کڑچھے کھیر کے ہو جاویں۔ اگر بہت چینٹی کی پرتی نہیں ہو تو بہتر جی کھیر میں ڈبا ڈب کرکے ڈوب مرینگے ٭ (قہقہہ) ٭

"اپ سدبہ" کا ارتھ آپ بتلاتے ہیں "میں نے" پنڈت لوک ناتھ نے نہیں کیا آپ جانتے ہیں "مان" کے یعنی عزت "اپمان" کے معنے بے عزتی یعنی "आप" "اپ" آپ مرگ لگنے سے معنی الٹ گئے۔ सव्य کے معنی بائیں "اپ سویہ" کے معنی بائیں اور (طرف) کو جنیو پھیرنا۔ کہیں لکھا دکھلادیں۔ تو میں ہا ۔ ا ۔ اسنسکار چندر کی ہاتھ بہ سے لے کر کہا) میں پرتی گیا کرتا ہوں۔ اس میں دکھلاؤ (سناتن دھرم

کی طرف سے کوئی پستک پڑھ نہیں آئی۔ اس پر پنڈت جی نے زیادہ زور دے کر کہا - کوئی
نہیں لیتا۔ ... - اس کے بعد قریباً ایک منٹ تک ... سناٹا چھایا رہا - پھر پنڈت
گوپی ناتھ جی منتری سناتن دھرم سبھا ... پستک آ کر لے گئے - تب پشچات تقریر
شروع ہوئی - آپ ... سوامی جی کے ... دکھلاؤ کہ شرادھ چھپائے
جانے والوں نے ... پنڈت جی! جب ایک آدمی کہتا ہے ... جو
غلطی تھی درست کر دی۔ اس سے بڑھ کر صفائی کیا ہوگی۔ ممکن ہے آپ یہ بھی
کہنے لگیں کہ پ دکھلایا جاوے - غلطی سے ت لکھا گیا - دکھلایا جاوے - بھول
سے لکھا گیا - اتیادی ۔

زندہ پتروں کے شرادھ کا پرمان آپ پوچھتے ہیں سنئے یجروید ادھیائے
۱۹ منتر ۵۹ ملا

अग्निष्वात्ताः पितर एह गच्छत सदः सदः
सु प्रणीतयः। अत्तः हवींषि प्रयतानि बर्हिष्य-
था रयिं सर्व वीरं दधातन॥

اگنشواتا پتر آگنی ودیا ... ہمارے گھر پر تشریف ... [illegible]
[illegible] ... اور ... سے ... [illegible]
[illegible] ... لوگ ... آ ... سے ... [illegible]
[illegible] ... کے ... ہیں :-

उपहूताः पितरः सोम्यासो बर्हिष्येषु निधि-
षु प्रियेषु। त आगमन्तु त इह श्रुवन्त्वधि ब्रुव-
न्तु ते ऽवन्त्वस्मान्॥

[illegible] ... آ ... [illegible]

سکتے ہیں؟ اور گھر میں بیٹھ سکتے ہیں؟ زندہ پتروں سے ہی مطلب ہے۔

پنڈت جی کہتے ہیں۔ आयन्तु नः पितरः اتیادی وید منتر ز…

بقیہ صفحہ ٦٥

سے بھرے ہوئے کرمشوں کے نمت بلائے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک استھان میں آدیں۔ وہ ہمارے بچنوں کو سنیں۔ وہ ہم کو زیادہ اپدیش سے واقف کار کریں۔ وہ ہماری رکشا کریں +

پیارے احباب غور کا مقام ہے کہ سننا۔ اپدیش کرنا اور رکشا کرنا یہ کام زندہ والدین اور پنڈت لوگ کر سکتے ہیں۔ یا مردہ؟ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ ہر یجنش دیکھ لیجئے۔ اس منتر میں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ پتروں کو سورن اور رتن آدی دینے چاہئیں۔ مُردوں کے شرادھ کے پکھشپاتی سجن بتلائیں کہ سونا چاندی زندہ بزرگوں کو دینا ممکن ہو سکتا ہے یا مُردہ کو؟ اگر مُردوں کو پہنچا مانتے ہو۔ تو برہمن دیوتا کے مکھ میں روپے پیسے کیوں نہیں بھرتے۔ تاکہ وہ (بقول تمہارے) تنگ نہ رہیں؟ +

अग्निष्वात्तानृतुमतो हवामहे नाराशꣳ
से सोम पीथं यआशुः। ते नो विप्रासः सुहवा-
भवन्तु, वयꣳ स्याम पतयो रयीणाम॥

ترجمہ ومطلب۔ جو سوم آدی اُتّم رس کو پینے والے جن پرشنسا کے یوگیہ بسنت وغیرہ موسموں میں اُتم کرم کرنے والے۔ اچھے پرکار اگنی ودیا کے عالم پتر لوگ منتروں سے پرشنسا روپ ستکار کے ویوہار میں بلاتے ہیں وہ بدھیمان لوگ ہمارے لئے اچھے دان دینے والے ہوں۔ اور ہم اُن کی کرپا سے دھنوں کے سوامی ہوں +

پاٹھک! اتنے وید منتر موجود ہوتے ہوئے زندہ پتروں کے شرادھ کی

[illegible] ٦٣

پتروں پر لگا دو۔ میں نے پہلے بھی بتلایا تھا۔ اب پھر کہتا ہوں "اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ پترو! مارگوں سے آؤ۔ اس بھجیہ کے اندر جو سودھا ہے۔ اُس کو سے کر پرسن ہو جاؤ" مُردے بھی پرسن ہوا کرتے ہیں؟

آپدیش کریں۔ زندہ آپدیش کیا کرتے ہیں یا مُردے؟ ایک آدمی کہتا ہے "میرے ساتھ ایک شخص باتیں کرتے آ رہا تھا" آپ کہتے ہیں "پرمان دینا چاہئے۔ کہ وہ زندہ تھا" اُس کا باتیں کرنا ہی تو اُس کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔

جیوت پتروں کا شرادھ میں نے سدّھ کر دیا۔ آپ مرتک شرادھ سمبندھی دیدیں دکھلا دیں۔ نہ ہی "مرتک شرادھ" "شرادھ" ہی لنکال میں ہیں ہارا۔ نہ مانوں پر کہیں مُردے آیا کرتے ہیں؟

کہتے ہیں "مانس کو نہ چھوڑو" آپ کی پستک میں ہی یہ لکھا ہے کہ شرادھ میں لمبے کان والے بکرے کا مانس کھلانے سے پتروں کی بارہ برس کی ترپتی ہوتی ہے۔ پھر تم بھی کیوں کھلاتے نہیں؟

بھائیو! تم آج سے پنڈت جی کو مانس کھلایا کرو۔ منو جی کہتے ہیں:۔

سیوا کا پرمان مانگنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کوئی شخص روز روشن میں جبکہ سورج اپنی کرناکرناتی دھوپ زمین پر ڈال رہا ہو۔ دریافت کرے کہ سورج دکھلاؤ کہاں ہے؟ پنڈت جی! پھر بھی تو کھسیانے ہوئے۔ اگر پہلے ہی زندہ پتروں کے شرادھ کی اجازت کا پرمان نہ مانگتے تو شرم ساری سے تو بچ رہتے۔ اب بھی کیا بگڑا ہے۔ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط پر عملدر آمد کر کے دیکھ لو۔ کیسا خوشگوار نتیجہ نکلتا ہے۔

در جو شرادھ میں تنشٹ ہو کر ہوا مانس نہیں کھاتا۔ وہ ۲۱ جنم تک نرک میں رہتا ہے۔ اس کی رو سے براہمن اگر مانس نہ کھائیں تو پاپ لگتا ہے۔

اگر شرادھ ترپتی کے لئے ہے۔ تو آپ کل مبرت انسانوں کی ترپتی کریں۔ اگر پتروں کو ملتا ہے۔ تو چار کروڑ کی چار ہزار کروڑ بھی ہو کر چیونٹی کی یونی ... پتروں کو دقت تین سے سوال کیا تھا۔ پہلے براہمن کھلاتے ... دیتا، پنڈت جی کہ ہیں۔ ہم ہر روز دیوتاؤں کی جوٹھ کھاتے ہیں آپ ہی کھواتے ہیں۔ لیکن ... تعجب ہو رہے ہیں۔ اگر دیوتاؤں کا جوٹھا کھانا ہے۔ تو ایسا ہی کیوں ...

اس سوال پر جو نشر دیا جاتا ہے کہ

...तर: शुन्धध्वम

سے پتروں کو جل دینا لکھا ہے۔ اگر آریہ سماجی پتروں کو جاتا نہیں مانتے۔ تو ... لکھا، پنڈت جی! اس کا مطلب تو یہ ہے آپ نے تو شاستر اور سنہ دیکھا ... دیکھے ہیں۔ جب convocation ہوتی ہے۔ یعنی یونیورسٹی طرف سے ... ڈگریاں کو ملا کرتی ہے۔ تو اس وقت لڑکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے ہیں اور گورنر ایک اونچی جگہ بیٹھا ہوا نمبر وار ہر ایک لڑکے کو سرٹیفکیٹ ... certific ... دیتا ہے۔ اس کے بعد سب لڑکے اپنی اپنی جگہ پر جاتے ہیں۔ جب ... ان کو آدیش ... دیتے ہیں۔ ... آشرم زندگی ... ایک بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہی پرکرن یہاں بھی ہے۔ جب برہمچاری دیکھ سنکار کے ... گرو کے پاس پورب کی طرف منہ کئے بیٹھا ہے۔ تو اس کو اپنا ... ہوا یعنی دائیں طرف گھومنا پڑتا ہے۔ تو جو پورب کی طرف ... طرف گھومے گا۔ تو اس کا منہ دکھشن کی طرف ہو جائیگا۔ اور ... کی طرف ... بیٹھنے کا استھان نیت کیا ہے۔ جیسے ... ہوتا ... استھان نیت کئے گئے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو پتہ لگ سکے

...پنے اپنے ادھیکار پر ہر ایک پرش رہتا ہے - اسی طرح پتروں زندہ ماں باپ
پنڈت وغیرہ کے نیچے کے لئے بھی دکشن و شانتی بنت کی گئی ہے - جب برہمچاری
...پتر ... کی ... ہیں یہ سب کی طرف لکھ گئے نیچا ہوگا یعنی وہ سماپت ہونے پر
...ادا اپنی طرف گھوم کر جب ... سب کو منہ کرے گا ادھر اتر کو منہ کئے بیٹھے پتروں کے
سامنے اس کا منہ ہوگا - برہمچاری تب ... سے کہ पितरः शुन्धध्वम्
...بادی ... میں جہری پر بھوت ... ارتھ ہے کہ اے پترو اشدھ کرو جل
...جیون ... مطلب یہ ہے کہ جیسے جل شدھ اور شانت ہے - اسی طرح آپ میری
آتما کو اپدیش دوارا شدھ اور شانت کریں - پھر برہمچاری پتروں کی طرف منہ کرکے
...یجمان کی صورت میں بیٹھ جاتا ہے - اور پتر اس کو اپدیش دیتے ہیں ... اپدیش
...ودھان یجروید ادھیائے ۲ منتر ۳۳ ٭
...رنگات ... ہے پایا جاتا انیادی میں आधत्त पितरो गर्भम्
...پتروں کو آپ اس مالا پہنے ہوئے برہمچاری کو دھارن کریں - یعنی اپدیش کریں کہ
...گرہستھ آشرم میں پرویشٹ ہوئے

---

۱ یجروید ادھیائے ۲ منتر ۳۳ سے لفظی ترجمہ حسب ذیل ہے:-
(پترہ) पितरः (وِدیا دان سے رکشا کرنے والے پرشو آپ
(اِہ) इह (اس سنسار یا ہمارے) (یتھا) यथा (جیسے برہمچاری) (اہ)
کل میں وِدیا اور پرشارتھ یکت منش (اسَت) असत (ہو ویسے
اس کو) (پشکر سرجم) पुष्करस्रजम् (گربھ کے سمان) (گربھم) गर्भम् (وِدیا
گرہن کے لئے پھولوں کی مالا دھارن کئے ہوئے (کمارم) कुमारम्
برہمچاری کو (آدھت) आधत्त (اچھی پرکار سے سویکار کیجئے ٭
مطلب - جیسے گربھ کے بیچ میں بچہ رفتہ رفتہ بڑھتا ہے ویسے

پنڈت لکشمی چندر جی

پانچویں دفعہ

سو سمرتی کے ادھیائے ۲ کا شلوک ۴۴۔ بائیں سکندھ (شانے) کے یگیوپویت سدا رہتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں بھی ایسا لکھا ہے۔ سنسکار ودھی اُپ نین (یگیوپویت) سنسکار میں ایسا لکھا ہے کہ

ओ३म् यज्ञोपवीतं परमं पवित्रम् प्रजापते-
र्यत्सहजं पुरस्तात्॰

بقیہ ص ٦٩ - ادھیاپک لوگوں کو چاہئے۔ کہ اچھی اچھی شکشا سے برہمچاری (کمار و کماری) کو شریشٹھ دنیا میں ودھی یکت کریں۔ پنڈتا یگیہ ہیں جب وقت ان آچاریہ آویں۔ جن کو منو کے کہنے کے مطابق گیان دینے سے پِتر لکھا ہے۔ تو گرہستی اپنے کمار کو ان کے سپرد کرتا ہوا کہے مہاراج اس کو اپنے گربھ میں یعنی اپنی شکشا میں لو۔ تاکہ یہ اس جگت میں سچے معنوں میں پرُش بن سکے۔ سناتن دھرم کے ودوان اس منتر کا ارتھ اس طرح کرتے ہیں۔ کہ جنیو شرادھ میں مرت پِتروں کو بلا کر پرارتھنا کرے۔ کہ ہے پِترو! آ کر کے میرے گھر میں سنتان اُتپن کراؤ۔۔ اور کہتے ہیں کہ

اگر آریہ سماج کی طرح جینے پِتر ہوں۔ تو پِتر کو شرم نہ آئیگی کہ جیسے باپ سے ایسا کہے۔ اس کے جواب

میں عرض ہے کہ بیشک ایسے پِتر کو شرم آنی چاہئے۔ اور شاید ہی کوئی ایسا پاپی سنتر ہوگا۔ جو اپنے پِتر بدھ ہوے ایسا کریگا۔ مگر ہم تو اس کے اس پرکار ارتھ نہیں کرتے۔ پھر یہ اعتراض

اپادی کے پاٹھ کے بعد یجیوپویت کو آچاریہ بائیں کندھے کے اوپر کنٹھ کے پاس سے بیرتیج میں ادا کر کے داہنے ہاتھ کے نیچے بغل میں نکال کپی تک دھارن کراوے۔

آپ نے سویہ کے ارتھ کوش سے پڑھ کے سنائے۔ میں "اپ سویہ" کے ارتھ اسی کوش سے واچتا ہوں:-

अपसव्य: – पुलिङ्ग – अपगतम् – सव्यम् यत्र दक्षिण भागे पितृ तीर्थे

(پیتری تیرتھے - شبدوں پر سناتن دھرم کی جانب چیز)

اس میں صاف پتروں کا دھیان ہے - یعنی دکھشن کی طرف منہ کر کے ہو کر پانی چھوڑنا۔ دکشن کی طرف منہ کر کے پانی دیناکس کو لکھا ہے؟ अपसव्य

اس منتر کا ارتھ کرتے ہوئے دیوبانی شبد کے आयन्तु नः पितरः

بھی آپ نے ہوائی جہاز کئے۔ ہائے ہائے ہوائی جہاز بولے جاتے ہیں۔ वि-मान دیوتا لوگ رکھتے ہیں۔ آج کل کے لوگ نہیں۔

اتھروید کانڈ ۱۸ - انوواک ۴ منتر ۴۸ -

पृथिवीं त्वा पृथिव्यामा वेशयामि देवो नो धाता प्रति रात्यायुः। परा परेता वसुविद् दवो।

بقیہ صفحہ - ہم پر کیسے ہو سکتا ہے؟ البتہ ہمارے بھائی ذرا اپنے اتھ سوچ کر بتلائیں۔ کہ ایسی بھی کوئی گئی گذری ہوئی جاتی سوائے اس دھرم کے ماننے والوں کے ہے۔ جو مُردوں سے سنتان کی خواہش کرے یا آپ کی طرح اس کا اُپدیش کرتی ہو۔ سنتر تو ہمیشہ زندوں کے سنسرگ سے ہی ہوتے ہیں۔ شاید یہ چیدوں کی مالا پہنے ہوئے پتر مُردوں سے ہی پیدا ہوتے ہوں گے۔ کیوں جی! کبھی آپ نے پھولوں کا ہار پہن کوئی بچہ پیدا ہوتے دیکھا ہے؟

यस्त वध्या मृताः पितृषु संभवन्तु ॥

ارتھات مرکر پتروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ پتر مرکر ہوتے ہیں۔ زندہ نہیں ؛

आयन्तु नः पितरः ॥ اتیادی وید منتروں سے مرتک شرادھ کے وشے میں پیش کیا۔ دیویان کس کا نام ہے؟ دیو + یان = دیوتا کا یان = ومان — विमान دیوتا آیا کرتے ہیں۔ وایو کے روپ میں آتے ہیں۔

پنڈت جی کہتے ہیں " بکرے کا مانس کیوں نہ برہمنوں کو کھلایا جائے؟ "

پنڈت جی اگلے شبد بھی تو پڑھو۔

कालशाको महाशल्कः खड्गलोहामिषं मधु। आनन्त्यायैव कल्पन्ते मुन्यन्नानि च सर्वशः ॥

بیلنوں کے ان دودھ وغیرہ سے بھی تو اننت کال کی ترپتی ہوتی ہے۔ تو پھر پشوؤں کے مانس کیوں دیں۔ جن میں ہنسا ہوتی ہے؟ منو جی کہتے ہیں " جو جس کے مانس کو کھائیگا۔ اگلے جنم میں وہ اس کے مانس کو کھائیگا " جس دیش میں مانس ہوتا ہے۔ مانس کا حکم اس کے لئے ہے۔ جب منو جی نے آپ مانس ہٹا دیا۔ تو آپ کیوں ہٹ ہٹ کے وشلاتے ہیں؟

आयन्तु नः पितरः اس میں جیوت کا شبد بھی آیا کہیں؟ دیوتاؤں کے ومانوں کا نام تھا کہتے تھے ہوائی جہاز۔ نئی بات کی۔ پہلے لیکھک وہاں آیا کرتے تھے۔ دیوتاؤں کے پاس ہوتے تھے۔ آج کل ایسے تھوڑے ہی ہیں ؛

आयन्तु नः पितरः اتیادی منتر میں جیوت شبد کہیں آیا؟ میرے منتر میں تو मृताः صاف پڑا ہے ؛

رگ وید اشٹک ۷ ۔ انوواک ۶ ۔ ورگ ۱۹ ۔ منتر ۱۴ ۔ جو اگنی میں دگدھ
ہو گئے ۔ جو دگدھ نہیں ہوئے ۔ ایسے پتر آدیں ॥

ये अग्नि दग्धा ये अनग्नि दग्धा मध्ये
दिवः स्वधया मादयन्ते। तेभ्यः स्वराड सुनी
तिमेतां यथा · वशं तन्वं कल्पयस्व॥

اس کا ارتھ تو کرو ۔ پنڈت جی نے आ यन्तु کے استھان میں
आरान्तु پڑھا تھا ۔ جو اشدھ ہے ॥

پنڈت لوک ناتھ جی

(چھٹی اور آخری بار)

پہلے شاد کی معاملہ سناؤں ۔ پنڈت جی سے بڑی خوشی میں آکر کہا
کیا اس کے معنے پتروں کے شرادھ کرنے اور جینو کو بائیں पितृ तीर्थे
کرنے کے ہیں ؟ پنڈت جی ! آپ سویہ کا ارتھ اگر पु[illegible] (اندر جینس
میں ہو ۔ تو دایاں طرف ہوتا ہے ۔ اگر پتروں کے سمبندھ میں "آپ" अप
شبد کا پریوگ ہو تو بیشک नपुंसकलिंग (یعنی بے جان
Neuter gender) میں ہونا چاہئے ۔ آپ نے جی تو पुल्लिंग
واچک یہ شبد پڑھا ہے ۔ اس پرمان سے تو آپ کا کچھ بھی مطلب سدھ نہیں ہوتا
اب "سویہ" کے معنے جینو وغیرہ دکھلاؤ ॥

آپ ستیارتھ پرکاش بار بار پڑھتے ہیں ۔ اور منو سمرتی کا ذکر کرتے ہیں کہ
جینو بائیں کندھے پر کرنا لکھا ہے ۔ میں تو یہ بڑا پوچھتا ہوں ۔ کہ اپ سویہ کے معنے
جینو وغیرہ کہاں لکھا ہے ؟

آپ کہتے ہیں کہ لوک ناتھ نے आयान्तु آیانتو شبد پڑھا تھا۔ جس نے
تو پنڈت جی نے "آئنتو" پڑھا تھا۔ آپ کو شاید بردھ (عمر رسیدہ) ہونے आयन्तु
کے کارن आयान्तु آیانتو سنائی دیا ہے۔

پنڈت جی کہتے ہیں "وہاں دیوتاؤں کے ہوتے ہیں۔ آپ نے شرادھوں
میں کبھی دیویاں دیکھی ہیں؟

آپ نے یہ "پتر یا دیو" "یان" (مراد وہانوں) میں آتے ہیں۔ لوگو! ان
کونسی بلا تھی؟ آج کل نظر کیوں نہیں آتے؟ آگئے؟ अधिब्रवन्तु چھوڑ
گئے۔ جس کے معنی ہیں اپدیش کریں۔ اپدیش زندہ دے سکتے ہیں۔ مردے نہیں۔
میں نے Convocation کا درشٹانت دے کر بتلایا
تھا کہ آچاریوں کے سامنے جل کشٹا گرہن کرنے کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔

तेऽस्मानवन्त्वस्मान् میں صاف آیا आयन्तु नः पितरः
ارتھات پتر ہماری رکشا کریں۔ مردے کہیں رکشا کیا کرتے ہیں۔ زندہ ہی کیا کرتے
ہیں۔ آپ کا پرانک بھید ہر بھاشیہ پڑھ کے سناتا ہوں
अवन्तु अस्मान् کے ارتھ
لکھے ہیں۔ یعنی ہماری پالنا کریں۔ पालयन्तु بتلایئے کبھی مردوں نے
بھی ہماری پالنا کی ہے؟ جیوت پتر ہی پر یہ منتر لگ سکتا ہے۔

یجروید ادھیائے ۲ منتر ۳۳ आधत्त पितरो गर्भं اتیادی
میں کہا ہے "اے پترو! تم گربھ کو دھارن کرو۔ گربھ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو جو
استری کو ہوتا ہے۔ دوسرے بچوں کو پالنا۔ استری کو گربھ ہو گیا۔ تو ہم سننے میں نہیں
مردے بھی گربھ دھارن کرتے ہیں؟ کہیں مردے اپدیش دیا کرتے ہیں؟

آپ ये अग्निदग्धा اتیادی یہ منتر پڑھ کر بتلاتے ہیں کہ جو آگ
میں جلائے گئے۔ ایسے پتر آئیں۔ پنڈت آپ کہتے تھے کہ پتر نہیں آیا کرتے۔

آپ کے کتھن میں "وردتو" **वदतो व्याघातदोष** یا گھات دوش تو نہیں آتا ؟ +

میں نے پوچھا تھا۔ کہ کوئی ایسا شلوک نکال دو جس میں بیٹوں کے جوٹھہ کھانے کی آگیا ہو۔ جس کا کوئی جواب نہیں دیا +

یہ بھی سوال کیا تھا۔ کہ اگر پانچ لڑکے اپنے مرے باپ کا شرادھ ایک تتھی کو ایک وقت کریں۔ پتر سب جگہ کو کس طرح جائے گا ؟ اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

آپ نے کہا۔ باپ کے مرنے پر لڑکے کے وہی حقوق ہو جاتے ہیں۔ جو اس کے باپ کے تھے۔ کیونکہ وہ اس کے شریر کا جزو ہے۔ اس طرح تو بقول آپ کے لڑکا اپنی ماں کو بھی استری کہہ سکتا ہے۔ یہی آپ کا پانڈتیہ ہے ؟

منو کہتا ہے۔ کہ جیسے شرادھ کرم کے اندر جو برہمن مانس سے انکار کرتا ہے وہ ۲۱ جنم تک نرک میں رہتا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ ہنوں کے انّ دودھ وغیرہ کھانے چاہئیں۔ آپ کی بات مانیں یا منو کی ؟

سنسکرت بھاگوت مہاتم میں دھندکاری کی گتی کا حال لکھا ہے۔ دھندکاری ۵ ۶ ۷ وہ دھندکاری مہا پریت کی گتی کرانے کی خاطر اس کے باپ گوکرن نے گیا میں پنڈ دیئے +

धुन्धुकारी दुःखितात्मा प्रोवाच

भूतः स्थितः गया श्राद्ध शतेनापि न मे मुक्तिर्भविष्यति ॥

گیا شرادھ سینکڑوں دفعہ کرانے سے بھی میری گتی نہیں ہوگی۔ جب گیا کے شرادھ سے بھی گتی نہیں ہوتی۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ مرتک شرادھ کے کیا معنی ہیں ؟

میں نے پوچھا تھا۔ کوئی ملک بتاؤ جہاں انّ نہ ہوتا ہو۔ آپ کو تو شاید

زمانہ ہو چکا بتلاتا ہوں۔ ایک ملک ہے گرین لینڈ۔ اس کے بارے میں کہا
جاتا ہے کہ وہاں اناج نہیں تھا۔ وہاں صرف رینڈیر ہرن ہوتا ہے۔ وہ گھاس
کھاتا ہے Zechen کہتا ہے آپ کو پتہ ہے وہاں اگر یہ مان لیا جائے کہ
اناج بالکل پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ماتس سے شرادھ کرانا چاہتے۔ تو پیتر/دادے
بکرے کہا کر بیٹھتے ہیں۔

جب کھیرست آٹھ سال تک ترپتی رہتی ہے۔ لمبے کانوں والے بکرے کے
ماتس سے بارہ سال تک ترپتی رہتی ہے۔ مہا شلکا نام مچھ کے ماتس سے اننت
کال تک ترپتی رہتی ہے۔ تو آپ سال کیوں کھلائیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کھیر کھلانی
چاہئے مگر منو کہتا ہے در ماتس: کو سے والا بہتی ہے۔

पितरः ...

[...] پر پنڈت جی اعتراض کرتے ہیں۔ پنڈت جی سنئے کہ اگر کوئی ہوتی تو
ان کو پتہ ہوتا۔ جولر کی سنتا تک بنا کر آپ بش لینے کے لئے آتا ہے۔ اس کی...
وقت پورا ہونے کے سبب گھنٹی بج گئی۔

پنڈت لکشمی چندر جی

(چھٹی اور آخری بار)

جیسے کوئی شعر بنالا ہو۔ ایمان سے دیکھ لیجئے۔ میں نے وید سے مرتک
شرادھ کے رشتہ میں منتر نکالا۔

मृताः पितृषु اتیادی۔

میں نے بتلایا در اگنی میں وگدھہ پتر آتے ہیں۔

آپ جگہ جگہ ماتس کا پرکرن لاتے رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں در اننت کال
کی ترپتی کے لئے مچھ وغیرہ پشوؤں کا ماتس دینا چاہئے۔ میں کہتا ہوں جو اننت
پھل لینا ہو تو ان کو ان دینا چاہئے مٹی سگ کھاتے ہیں۔ دودھ دہی کھاتے ہیں۔

یجرویدیہ بات ہے کہ مرنے پر مرتک شرادھ کی ودھی ہے ۔

آپ جیتے پتر کے شرادھ کے دشمن ہیں منتر نہیں نکال سکتے۔ مرے کا ہیں نے

... ہیں مانتا ہوں۔ مُردے پتر ہوتے येऽग्निदग्धा येऽनग्निदग्धा

ہیں۔ وہ نہیں آسکتے۔ دیکھو زندہ آدمی تو آدمی آسکتے ہیں ۔

آधत्त पितरो गर्भं ... کے ارتھ کئے ہیں تو پتر جیتے نہیں گے۔

اور کہیں سے دے ہے پتاجی! میری عورت میں گربھ دھارن کرو۔ یہ ارتھ ہو جاوے تو

سارا پاپ بیٹھ جاوے۔ ہم سناتنی کہتے ہیں کہ پتر زندہ ہیں۔ وہ شکتی سے گربھ

دھارن کر دیتے ہیں۔ یہ سماجی کہیں گے کہ اے پتا میری استری کو گربھ بادو

شرادھ مرے کا ہی ہوتا ہے۔ اتھروید کا منتر ہے۔ ...

ये च जीवा ये च मृता ये जाता ये च यज्ञियाः ।
तेभ्यो घृतस्य कुल्यैतु मधुधारा व्युन्दती ॥

ترجمہ۔ جو جیتے ہیں۔ جو مر گئے ہیں۔ وہ ہمارے پتر گھی کی ندیوں اور شہد سے

پرسن ہوں ۔

دیانند سوامی جی لکھتے ہیں کہ وید کے منتروں میں ہے ۔

... جیتے پتروں کا شرادھ ثابت کرے अत्वन्तु नः पितरः

جب ... اگنی دیوتا پتروں کے پاس آیا ... تب بھی تو اگنی ہوتر کرتے ہو

۔ ان لفظوں سے آپ کے دو ہی مفہوم ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہ ستیارتھ
پرکاش سنہ ۱۸۷۵ء میں جو الفاظ مرتک شرادھ کے متعلق ہیں۔ اُن کو
آپ سوامی جی کے گلے منڈھ کر وید منتروں کے اپنے من گھڑت
ارتھوں کو بجا درست ثابت کر کے پبلک کو مغالطے میں ڈالنے کی کوشش کرنا
چاہتے ہیں۔ یا یہ کہ سوامی جی نے جو اپنی کتب میں مرتک شرادھ کا ودھان

دہ تمہیں ملیگا۔ رامچندر جی نے شرادھ کیا تھا یا نہیں؟ ایمان سے کہو۔ وششٹ جی نے شرادھ کیا۔ سب راجاؤں نے شرادھ کیا۔ کنیاگت لفظ ہے۔ کرناگت نہیں۔

میں نے ستیارتھ پرکاش دکھلایا۔ وید منتر دکھلائے येग्निदग्धा: اور मृता: पितृषु اتیادی کا کوئی علاج نہیں۔

(رتفات ابالش) येऽनग्निदग्धा: ---- मध्ये दिव: میں رہنے والے پتروں کے نام میں شرادھ کرتا ہوں)۔ جیتے ہوئے کہیں آکاش میں بسیرا کرتے ہیں؟ ان کے پتر سارے ہی دکھشن حیدرآباد میں بستے ہیں۔ ہمارا کوئی نہیں۔

پولیس انسپکٹر صاحب

(اثنائے تقریر میں)

اب بحث ختم ہونے والی ہے۔ تماشے پر دونوں فریقوں میں سے کوئی شخص تالی وغیرہ نہ مارے۔ نہ سناتن دھرمی ابھی سے بولے۔ نہ آریہ سماجی ابھی۔

کھنڈن کیا ہے۔ اس کے ویدانکول ہونے کا اقرار کر کے پاپ سے بچنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اگر صورت اول ہے۔ تو صداقت سے بعید ہے جب ثابت ہو چکا کہ یہ الفاظ پروف لکھنے اور شودھنے والوں کی بھول سے چھپ گئے ہیں۔ سوامی جی کے نہیں۔ پھر بھی وہی ہمارا نی پکارتے رہنا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر صورت دوم ہے۔ تو چشم ما روشن دلِ ماشاد۔ آپ شکرگذاری کے مستحق ہیں

ع بھولا نہ جانئے جو صبح کا بھولا شام کو گھر آئے

ن اب پنڈال میں بحث کے بعد کوئی بھجن وغیرہ ہو۔

(پنڈت جی نے پھر تقریر روان کی)

اپنی پوتھی سے مکر جانا ان کی بہادری ہے۔ وید کا کوئی منتر نہیں دکھلایا۔ نقل بازی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جیتے ہوئے پتروں کے شرادھ کرنے کا کوئی منتر نہیں آیا۔ بول سناتن دھرم کی جے۔

شاسترارتھ ختم سبھا برخاست ہو گئی

مباحثہ مورتی پوجا کتابی شکل میں

ناظرین اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا کے دھرم انوکول ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فیصلہ کریں اگر آپ کی خواہش ہے۔ کہ اس مضمون پر ہر دو جانب کی دلائل کا موازنہ کریں ہاں اگر آپ کے دل میں آرزو ہے۔ کہ آپکے ڈانواں ڈول دل کو تسکین حاصل ہو۔ اس سے بھی بڑھکر اگر آپ خواہشمند ہیں۔ کہ آپکے بھولے بھالے اور گمراہ ہندو بھائی راہ راست پر آئیں اور ایشور کی اپاسنا کرنے لگیں۔ تو آپ بہت جلد مذکورہ بالا کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر اپنے احباب اور سناتنی بھائیوں میں تقسیم کریں۔ اس مضمون پر اردو زبان میں اس پایہ کی کتاب شاذ و نادر ہی ملیگی۔ قیمت ایک جلد صرف ۳ر مفت تقسیم کرنیوالوں کو عمر کی ۷ کاپیاں محصول علاوہ

دھرم منتری عرف بابو لال آریہ سیوک متوطن منی مزرعہ ضلع انبالہ

یہ کتاب

آریہ پستکالیہ لاہور سے بھی مل سکتی ہے

فصل سوم

بحر در قطرہ

یعنی

شاستر ارتھ پر گہری نظر

بکشپات اور آپ سوارتھ کو چھوڑ کر صرف ایک تیر دہیان
دیجئے تو آپ پر [illegible] دکھاؤں [illegible] ہو اس کا مان

ناظرین! اب بانات [illegible] کو میزان عدل پر رکھا جاویگا۔ [illegible]
[illegible] کا فرق نہیں۔ [illegible] جھکتا ہے۔ ڈنڈی کس
طرف نیچی ہوتی ہے۔ شاستر ارتھ پنڈت لوک ناتھ کی تقریر سے آغاز ہوا۔ [illegible]
[illegible] سوالات کئے۔ [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] فرمائیے۔

۱- پہلے پنڈ کھاتے ہیں با [illegible]
سناتنی پنڈت کا سدر [illegible] تسلیم ختم
شرادھ [illegible] کے لئے ہے

پہلے پرشن کا اتر دیتے ہوئے پہلے [illegible] فرمایا
شرادھ [illegible] مرتیک ہو رات وغیرہ

نام کے دیوتا آتے ہیں۔ باپ کے شرادھ کرنے پر ہمارے پتر نہیں آوینگے۔ بلکہ وسو نامی آئیں گے۔ دادے کا شرادھ کرنے پر رُدر نامی آئیں گے ؎

ارشادات پنڈت جی مہاراج نے प्रथमे ग्रासे मक्षिक: पात: پاؤں رکھا ہی تھا۔ کہ غارہ میں جا رہا۔ پہلے ہی جھٹکے میں ماتا پتا کو بھوجن پہنچنے سے انکار کر دیا۔ پنڈت لوکناتھ جی نے اس جواب پر صاحب ممدوح کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ پبلک کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ پنڈت جی کہتے ہیں۔ پتر نہیں آتے۔ سنو بھائی ہندو! تمہارے یہ لوگ ہر روز پتروں کے لئے مانگتے ہیں۔ اب پنڈت جی کہتے ہیں۔ دیوتا کہتے ہیں" دوسری ٹرن میں پنڈت لکھشمی چندر نے خود ہی اپنے کتھن سے اپنا کھنڈن کر دیا۔ ایک وید منتر کا پاٹھ کر کے اور اس کے من مانے ارتھ کر کے کہا "ہے اگنی! ان پتروں کو جو گاڑے گئے جو جلائے گئے۔ کھانے کے لئے بلا" مگر پیچھے تو آپ فرماتے تھے۔ کہ دیوتا آتے ہیں۔ اب اپنے پتروں کا آواہن کرنے لگ پڑے۔ آخر جب پنڈت صاحب موصوف نے ان بہکی بہکی باتوں سے دال گلتی نہ دیکھی۔ تو سچائی کے منہ سے نقاب اٹھا دیا۔ بر تعہ جہل دریا کو چاک کر دیا۔ فرمایا کہ "شرادھ کا انّ تو یہیں رہ جاتا ہے۔ براہمن کھا جاتے ہیں۔ پرمیشر ملا کرتا ہے۔ شرادھ کرنے سے دھرم ملیگا۔ بھوجن نہیں۔ (تقریر بار دوم اخیری حصہ) ؎

کیوں ناظرین؟ کیا شرادھ میں براہمن کو کھلائے ہوئے بھوجن کا پتروں کو پہنچنا اب بھی کوئی تسلیم کر سکتا ہے۔ جبکہ سناتن دھرم کے ایک مشہور و معروف پنڈت خود اپنی زبان مبارک سے انکار فرما رہے ہیں ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ۔۔۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

پنڈت لوکناتھ جی نے تیسری دفعہ ایستادہ ہو کر سناتنی پنڈت مہاشے سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا:-

(۱) پہلے تو آپ نے کہا تھا کہ دشمن دوار آٹھ یہ آدمی دیوتا آستے ہیں۔ اب آپ نے کہا " جو اگنی میں جلائے گئے ایسے پتر آتے ہیں۔ آپ کی کونسی بات صحیح مانی جاوے آپ کچھ بھی کہیں۔ ہم مان لیں۔ میرا پرشن اسی طرح قائم ہے۔ (۲) تو دیوتاؤں نے جو کھایا یا برہمنوں نے۔ آگے چل کر آپ نے شرادھ پتر کے لئے ہے۔ اور بات یہی ہے اور یہ دیکھا دو" پنڈت جی نے کہا ہے شرادھ پتر کے لئے ہے۔ ایسا تو ہم بھی مانتے ہیں اگر آپ مانتے ہیں۔ مُردوں کو نہیں ملتا۔ پتر کے لئے دیتے ہیں۔ تو آپ بزرگ ہیں کل کو میرے ہاں نیوتہ مانیں۔ اگر شرادھ پتر کے لئے ہے۔ تو بھائی ہندو عام کیا کرو۔ مگر مُردوں کو نہیں ملتا۔ یہ پنڈت جی مان گئے ہیں۔

پنڈت لوک ناتھ جی کے مندرجہ بالا الفاظ نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ صاحب ممدوح الصدر کے بعد سناتن دھرم کے پنڈت ہردیو پلیٹ فارم پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ نے اپنے پچھلے کتھن کو طاق نسیان پر رکھتے ہوئے یا تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے اب کی بار اور بھی الوکی رسائی "اگنی شرادھ کے ان کو کھاتا ہے اور وہ پیتر کے پاس پہنچا دیتا ہے" واہ واہ کیا معقول جواب ہے۔ گویا جھگڑا ٹوٹ گیا۔ چلو فیصلہ شد۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔۔۔ پاپوش میں لگا دی کرن آفتاب کی

اگنی کو صاحب ممدوح نے خوب آنریری پوسٹ مین کی خدمات سپرد کیں۔ یہ الفاظ کہہ کر آپ بیٹھ گئے۔ اور سناتن دھرم کے آنسو پونچھنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر بے سود اللہ جتنی دفعہ آپ پلیٹ فارم پر درا جمان ہوئے۔ ہر دفعہ نرالے ہی دعوے لے کر آئے۔ مگر سے

کبھی خاک ڈلے سے چھپتا ہے بھانگ؟

پبلک نے بخوبی اندازہ لگا لیا۔ کہ سناتن دھرم کے لیکچرار اپنا وقت ضائع

کے لیئے خواہ مخواہ بے تکی ہانک رہے ہیں ؂

۲۔ اجتماع ضدین یا پرسپر اگھات دوش ہی کمال

سناتنی پنڈتوں کی راست بازی کا نمونہ

तदाप्रमाण्यमनृत पुनरुक्त व्याघात दोषेभ्यः

یہ نیائے درشن کا سُوتر ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ دروغ گوئی۔ تکرار
مضمون۔ اجتماع ضدین (یعنی اپنی بات کا آپ ہی کھنڈن کر دینا) سے شبد
پرمان کوٹی میں نہیں رہتا۔ یعنی ناقابل تسلیم ہو جاتا ہے۔ ان پنڈتوں میں سے
व्याघात दोष یعنی اجتماع ضدین سے تو سناتن دھرم کے مایۂ ناز پنڈت
صاحب کو خاص الفت ہے۔ یہی باعث ہے۔ کہ آپ کی کوئی بات بھی قابل اعتبار
نہیں قرار دی جا سکتی ؂

ثبوت کے لیے پاٹھک سطور مندرجہ ذیل کی نظر کرم مبذول
فرماویں :-

تقریر اول کے دوران میں پنڈت لکشمی چندر نے بتلایا تھا۔ کہ جو دان کرو گے
وہ نہیں ملیگا جو جوتی پہنا دو گے وہ نہیں ملیگی کچھ اور ملیگا (گویا وہ چیز نہیں
ملیگی۔ شاید جوتی ہی ادھ ٹوٹی ہی اور سینے چھلے میں ملیگی مصنف) دوسری تقریر میں فرمایا
کہ شرادھ میں جتنا ان دیا جائیگا۔ اس کا تگنا جس یونی میں کوئی پتر ہو گا۔
اس کو اسی یونی میں مل جائیگا۔ (گویا تگنا چھلے میں ملتا ہے مصنف) تیسری
تقریر میں اور بھی بڑھکر ستائی رو اگنی شرادھ کے ان کو کھاتا ہے۔ دگدھ پتر
کے پاس پہنچا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔ اگنی دیوتا ان کو دگدھ کر دیتا ہے۔ دیا ان
پتر کو جس یونی میں ہوتا ہے لے جاتا ہے۔ (گویا جتنا دو گے اتنا ہی ملیگا مصنف)
پنڈت لوک ناتھ جی نے اعتراض کیا۔ کہ سامنے سال میں تجھے جو دیا ان میں دو

کیسر کچھ ساگ سبزی پھنز نت براہمن کو دیئے گئے۔ تم ہر روز دو وقت کھانے…
سال میں ۲۰۰۰ ڈنگ (وقت) ہوئے۔ تھوڑی سی کیسر میرے بستر کا جو ہاتھی کی…
میں ہو کیا کرے گی؟ کیسر وغیرہ کے پتے بن جانے تو میں مان لیتا ہوں۔ مگر وزن…
تو فرق نہیں آئیگا۔ ہاتھی کے لئے کم از کم دو من پتے ہر روز چاہئیں۔ چندن بانڈ کو تو…
ایک لپیٹے میں ختم کریگا۔ سارا سال کس طرح گذریگا؟" اس پر سناتنی پنڈت…
پانسہ بدلا۔ کہنے لگے۔ کہ "نبیہ میں ایک کا ہزار گنا ہو کر ملتا ہے (جیسے پیچھے تین…
فرماتے تھے۔ اب اس کو ۳۳۳ پر ضرب دے دیا) اس کے جواب میں پنڈت…
لوک ناتھ جی نے جو چرچری سنائی۔ اس پر سبھا میں خوب قہقہہ لگا۔ فرمایا کہ "چار کر…
کی بجائے ہزار کروڑ بھی ہو کر پتر کو چیونٹی کی یونی میں بڑی دقت ہوگی۔ وہ تو بیچارا ڈبک…
کر کے مر جائیگا۔"

اس کا جواب الجواب پنڈت لکشمی چندر جی کے پاس تھا کیا جو دیتے؟ نہ
رفتن نہ جائے ماندن کا نقشہ درپیش تھا۔

بھاگنے کو کوئی رستہ نہ دکھائی دیا کوئی
کس مصیبت میں پڑے ہائے یہاں ہم آکر

غرض چاروں طرف سے پنڈت لوک ناتھ جی نے ایسا شکنجہ کسا۔ کہ شریمان جی کو
آٹے دال کا بھاؤ یاد آ گیا۔ پنڈت لکشمی چندر مہودیہ نے آخر تنگ آ کر اس امر کے متعلق
زیادہ ذکر اذکار کرنا ہی چھوڑ دیا۔ دانشمندی کا تقاضا ہی یہی تھا۔ ورنہ اور کھری
کھری سننی پڑتیں۔ اور نہ صرف سناتن دھرم کے من مانے سدھانتوں کا…
بخیہ ادھڑ جاتا۔ بلکہ ممکن تھا کہ "دل دارا" کی پرارتھنا میں بھی کچھ فرق پڑ جاتا۔

۳۔ کون کس کا جوٹھا کھاتا ہے؟

سوال کا مفہوم تو یہ تھا کہ بتلاؤ شرادھ میں پہلے کون کھاتا ہے۔ پتر یا برہمن

اگر جیسے براہمن کھاتے ہیں۔ تو پیتر نے جوٹھا کھایا۔ اور اگر دوسری صورت ہے تو براہمن نے جوٹھا کھایا اور جوٹھ کھانا منوسمرتی کی رُو سے پاپ ہے۔ بجائے اس کے کہ سناتنی پنڈت صاحب اس سوال کا جواب دیتے آپ نے ادھر اُدھر کی ہانکنی شروع کر دیں ؎

کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہوئے کرتے ہیں سلام
اِس سے ہے یہ مُراد کہ ہم آشنا نہیں

پنڈت لوکناتھ کے کئی دفعہ یاد دہانی کرانے پر فرمایا دیوتاؤں کے جوٹھا کھانے میں ہانی نہیں۔ دیوتاؤں کے بعد براہمن جنم لیتے ہیں۔ دیوتاؤں کا جوٹھا کھانا وید شاستر میں لکھا ہے۔ آریہ پنڈت مہاشہ نے جب پوچھا کہ کس شاستر کی رو سے آپ جوٹھا کھانا جائز مانتے ہیں۔ تو جواب ندارد۔ پنڈت لکھشمی چندر جی کو معلوم ہو گیا کہ شرادھوں کا سدھ کرنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ جوٹھ کے سوال نے تو آپ کو ایسا ناکی یہ کہ یاد ہی رکھینگے ؎

ہمارا جوٹھا کھاتے ہیں پتّر یا اُن کا جوٹھا تم
کبھی یہ آیہ شنشے اور بھی ایزاد کرتے ہیں

۴۔ مرتک شرادھ اور مانس بھکشن کی عام اجازت

پنڈت لوکناتھ جی کا ایک اعتراض یہ بھی درست تھا۔ کہ جب منوسمرتی کی رُو سے کھیر کے کھلانے سے پتروں کی ایک برس کی ترپتی ہوتی ہے۔ لمبے کان والے بکرے کا ماس کھلانے سے بارہ برس کی اور لال بکرے اور گینڈے کے ماس سے اننت کال کی یعنی ہمیشہ کی۔ تو لال بکرے کا ماس ایک دفعہ ہی کھلا کر کیوں نہ ہمیشہ کا ٹنٹا رفع کر دیا جائے؟ اس کے جواب میں پنڈت لکھشمی چندر جی نے کہہ دیا۔ کہ منو جی دیشوں کے دھرم لکھتے ہیں۔ جہاں انّ نہیں ہوتا۔ وہاں کے لوگوں کو ماس سے شرادھ

کرنے کا حکم ہے ۔ جو مانس کھانے والے ہیں وہ مانس سے سرادھ کریں ۔ انگلا چین بھی پڑھو" پتروں کے اُن سے بھی تو اننت کال کی ترپتی ہو جاتی ہے"

اس موقعہ پر آریہ سماج کے پنڈت مہاشہ نے جو مدلل اور فیصلہ کُن جواب دیا ۔ اُس نے سب کے کان کھول دیئے ۔ مفصّل جواب تو ناظرین اُنکی تقریر جھپا میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ یہاں صرف اس کا لُب لباب درج کرنے پر ہی اکتفا کی جاتی ہے "سکو بھائی ہندوؤ! تم اگر مانس کھایا کرتے ہو ۔ تو برہمن دیوتا کو بھی مانس کھایا کرو ۔ اگر انکار کریں ۔ تو یا گیہ ولکیہ اور منو جی کی دفعہ عائد ہوتی ہے ۔ اگر منو کا یہ حکم مانس والے ملک کے بارے میں ہے ۔ تو اُسے ہیڈنگ دینا چاہیئے تھا جیسے تعزیرات ہند کی جو دفعہ کسی خاص مقام کے لئے ہوتی ہے اُس پر لکھا ہوتا پنڈت جی کہتے ہیں "پتروں کے اُن کھلانے سے بھی تو ہمیشہ کی ترپتی ہو جاتی ہے" مگر منو کی رو سے مانس نہ کھانے والا برہمن ۲۱ جنم تک نرک میں رہتا ہے ۔ (تمہاری بات مانیں یا منو کی " کئی دفعہ پنڈت لوکناتھ جی نے ان الفاظ کو دوہرا کر جواب طلب کیا ۔ پنڈت لکھشمی چندر نے جواب تو کیا خاک دینا تھا ۔ ہاں ہرٹ ہٹ کے تیلول کے اُن اور شہد کا جاپ کرتے رہے ؎

ہر پھر کے دائرے میں ہی پڑتے اب قدم
کیا آ گئی ہے گردشِ پرکار پاؤں میں

الغرض اس سوال میں بھی مُنہ کی کھائی ۔ اور ناحق سر ساری اٹھائی

۵ - بقیہ سوالات کے جواب دینے میں بہونچی

سوال ۵ کے جواب سننے کا اشتیاق ہیوک کو تو ہر ناظرین تک کو ہوگا مگر باوجود پنڈت لوکناتھ جی کے مکرر سہ کرر یاد دہانی کرانے کے بھارے اس

دیا۔ ناول ”زندہ یا مردہ“ پنڈت لیکھ رام جی نے ان کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا
آپ کی سرد مہری اور بے اتفاقی یہ نہیں تھی بلکہ انہوں نے کمزوری زبان خموش سے
کلام ہی کی تھی کہ

یہ وہ پتھر ہے جو ہم سے اٹھایا جا نہیں سکتا
اٹھانا تو کیا خالی ہلایا جا نہیں سکتا

سوالات ۳ و ۴ کا بھی یہی حشر ہوا۔ ۵ کے متعلق آپ نے اس وقت
اپ کتاب کی جگہ پنڈت لیکھ رام جی کو جواب دینے کا مجاز نہ تھا +
تمام اس کلام آپ کا میز پر کھڑا ہونا اور سادہ لوح اشخاص کے روبرو پانچ
سو روپے کی ہتھیلی دکھا کر آریہ سماجیوں کو مباحثہ سے للکارنا وغیرہ وغیرہ
جملہ حرکتوں کی خوبیاں کھل گئیں۔ آپ کی کمزور پوزیشن نے آپ کی نسبت پبلک
پر صاف اشارہ کر دیا کہ

دیکھے تو کوئی آکر یہ بھی نہیں ہے ہوش مجھے سر پر اٹھائے پھرتے ہیں شور و فغاں

۶۔ وید زندہ پتروں کے شرادھ کی آگیا دیتے ہیں نہ مردہ کے

پنڈت لیکھ رام جی چندر نے اپنی پہلی تقریر میں یجروید کے ادھیائے ۱۹ کے منتر ۵۸

आयन्तु नः पितरः सोम्यासोऽग्निष्वात्ताः

کا پاٹھ کر کے کہا اس منتر میں [illegible] اگنی شواتا نام
پتروں کا آواہن کیا گیا ہے۔ پنڈت لیکھ رام جی نے اپنی تردید میں فرمایا کہ ”اس منتر
کا ارتھ یہ ہے کہ میرے پتر آئیں۔ راستوں سے آئیں۔ وہ انوں سے آئیں۔ کیا آپ نے کبھی
ہم کو دیکھا کہ آپ کے بزرگ یہاں پادری صاحب کے نیچے ہی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے
دیکھا ہوگا کہ گھوڑے پر سوار ہوا کرتے ہیں جو یہاں ہیں“

من بعد سناتن دھرمی پنڈت مہودیہ نے ये ऽग्निदग्धाः اتیادی
ویدمنتر پیش کرکے اُس کے ارتھ کئے کہ "جو اگنی میں دگدھ ہو گئے ہیں اور جو نہیں
ہوئے اُنکو ہے اگنی ہوتی کھانے کے لئے بُلا ڈ" اور نتیجہ شرادھ کے حق میں نکالا۔ پنڈت
لوک ناتھ جی نے اعتراض کیا کہ "مُردہ پتر کیسے آئیں گے؟ شریر رہت یا سہت؟
"زود خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپ نے مَون
ہی سادھ لی۔

جب پنڈت لکشمی چندر کو اپنا مطلب پورا ہوتا نظر نہیں آیا۔ تو بیٹھے بٹھائے
شریمان جی کو ایک چٹکلہ یاد آیا۔ آپ نے بڑے جوش میں آکر کہا۔ کہ آپ — आ
यन्तु नः पितरः یہ ویدمنتر جیتے ماتا پتا کے شرادھ پر لگا دیں۔ میں ہارا۔ پنڈت
لوک ناتھ جی نے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے بڑا خوبصورت جواب دیا۔ فرمایا کہ اس منتر کا
ارتھ یہ ہے کہ "پتر دیویا مارگوں سے آؤ۔ اس یگیہ کے اندر جو سودھا ہے۔ اس کو لے کر
پرسن ہو۔ کہیں مُردے پرسن ہوا کرتے ہیں۔ अधिब्रुवन्तु صاف لکھا ہے۔
بمعنی اُپدیش کریں۔ زندہ اُپدیش دیا کرتے ہیں۔ یا مُردہ؟ ایک آدمی کہتا ہے میرے
ساتھ ایک شخص باتیں کرتا رہا تھا۔ آپ کہتے ہیں۔ پرمان دینا چاہئے وہ زندہ تھا۔ اس
کا باتیں کرنا ہی تو اُس کے زندہ ہونے کا پرمان ہے۔ جیوت پتروں کا شرادھ میں نے
سدھ کر دیا۔ آپ مرتک شرادھ سدھ کرنا تو در کنار "مرتک شرادھ" شبد ہی
وید سے نکلوا دیویں۔ نہ سہی "مرتک شرادھ"۔ "شرادھ" ہی نکال دیں۔ پنڈت
لکشمی چندر نے اعتراض کیا۔ کہ "دیویان کس کا نام ہے؟ دیوتاؤں کا یان۔ ومان
دوارا پتر آیا کرتے ہیں۔ دیوتاؤں کے ومانوں کا نام (آریہ پنڈت) کہتے ہیں ہوائی
جہاز۔ نہیں ہاتھی۔ پہلے اُنکے پاس ومان آیا کرتے تھے۔ دیوتاؤں کے پاس ہوتے تھے
آج کل ایسے تھوڑا ہی ہیں۔ پنڈت لوک ناتھ جی نے اپنے مخالف پنڈت کے حق کی

پڑتال کرتے ہوئے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا "آپ نے شرادھوں میں کبھی دیوان
دیکھے ہیں؟ پنڈت جی کہتے ہیں کہ پتر یا دیوتا ودوانوں میں آیا کرتے ہیں۔ ادگو!
وہاں کونسی بلا تھی۔ آج کل نظر کیوں نہیں آتے؟ بعد ازاں یہی دھرم شاستر سے
"ادھی بردنتو"، "اُدرادنتو" کے معنی دکھلا کر اپنے قول کی تصدیق کی۔

گو پنڈت لکشمی چندر جی نے اپنی جبلی عادت "ہٹ پر ہٹے ہونے کو بیٹا" قائم
رکھی۔ مگر سخن سنج اصحاب خوب تاڑ گئے۔ کہ سناتن دھرم کی طرف سے محض ٹائم پیدا
کیا جا رہا ہے۔ سب لوگ انگشت بدندان تھے۔ کہ سناتن دھرم کا مول سدھانت
مرتک شرادھ۔ اور وید میں سے اس کی تائید میں ایک بھی منتر نہیں ملتا۔ کیا
اس سے بڑھکر تعجب کا مقام کیا ہوگا؟ आश्चर्यमतः परम्

سناتن دھرم کے دو اعتراضات کا معقول جواب

(۱) ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کا سوال

پنڈت لکشمی چندر نے پبلک کو بھرم میں ڈالنے کے لئے ستیارتھ پرکاش فسٹ
ایڈیشن سے پہلی ہی دکتر تا (تقریر) کے دوران میں الفاظ ذیل کو پڑھکر سنایا "پتروں سے
جو کوئی جیتا ہو اُس کا ترپن نہ کرنا۔ جو مر گئے ہوں۔ اُن کا ضرور کرنا" من بعد آریوں
سے مخاطب ہو کر بولے "اپنی تحریر بھی مانو۔ یہ تو تمہاری ہی پوتھیا شہر چیخ رہی ہیں"

اس شنکا کے سمادھان میں آریہ پنڈت مہودیہ نے سوامی جی کا وہ وگیاپن
پڑھکر سنایا۔ جو آپ اصل بحث میں داخل فرما گئے۔ نیز امر ہے کہ "ترپن اور شرادھ
کے وشے میں جو جو چھاپا گیا ہے۔ سو لکھنے اور شودھنے والوں کی بھول سے چھپ
گیا ہے"۔ الفاظ پر پبلک کی خاص طور پر توجہ دلائی اور کہا "کیا کوئی تحریر جس کو
مصنف خود رد کر دے۔ پھر ماننے کے قابل رہ جاتی ہے؟ قانون بنگالی کی تمثیل

دیتے ہوئے برہمی تابیت سے اپنی پوزیشن کو صاف کیا۔ پنڈت لکھشمی چندر جی نے مستند
ستیارتھ پرکاش کی بھومکا کے کچھ فقرات کو پڑھ کر سوال کیا۔ کہ اس میں کہاں لکھا ہے
کہ چھاپے خانے والوں کی بھول ہے؟ یہ پیترا لے کر چلے آئے۔ ہم نے تو آگے کبھی
یہ دیکھا ہی نہیں۔ معلوم یہ کب چھاپ لیا ہے۔ سمت ۱۹۴۲ میں دیوالی کے دن وہ مر گئے
اگر وہ تیسرا بنا دیتے تو ہم کہاں ڈھونڈتے؟ پنڈت لوکناتھ جی نے ان سوالات کا جو
دندان شکن جواب دیا۔ اس سے عوام کے اطمینان ہونے ہیں تو شبہ ہی کیا تھا۔ وہ
معترض کو پتہ ہی بالا بالا ہو گیا ہوگا۔ آپ نے کہا کہ سارے تھا، چھپتے ہی جو جو
بھول ہو گئی۔ اس کو نکال کر صاف کردیا۔ اور چھاپے خانے میں جو جو بھول گئی ہو اس
کو نکال کر صاف کردیا۔ ان دونوں میں اگر کوئی فرق ہے تو کب؟ وہ پنڈت جی کہتے ہیں ہم
نے تو کبھی یہ پیترا دیکھا ہی نہیں۔ "آپ کو تو کبیر کا پتہ رہتا ہے میرے پیترے کا کیوں
پتہ رہے"۔ کیا کیسی پھبتی سنائی۔ شیخ سعدی کے اس شعر کا اطلاق بھی تو ایسے ہی آدمی
پر موزوں ہے۔ ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مہاراج بھرتری ہری کے سامنے اگر یہ مباحثہ ہوتا تو شلوک ہی آ جاتا۔ آپ
بلا جھجک یوں ہی کہہ دیتے کہ

पत्रं नैव यदा करीर विटपे दोषो वसन्तस्य
किम्। नोलूकोऽप्य वलोकते यदि दिवा सूर्यस्य
किं दूषणम्। धारा नैव पतन्ति यदि चातक मु-
खे मेघस्य किं दूषणम्। यत्पूर्वं विधिना ललाट
लिखितं तन्मार्जितुं कः क्षमः॥

ارتھات کریل درخت پر پتے نہ آئیں تو اس میں بسنت رت کا کیا

دوش ہے؟ جل کی دھارا جو پیچھے سے منہ میں نہیں پڑتی۔ تو اس میں بادلوں کا
کیا دوش ہے؟

ایسے ہی اگر پنڈت لکشمی چندر جی کو سوامی جی کے گیاپن کا علم نہیں۔ تو اس میں آریہ سماج اور مہرشی دیانند کا کیا دوش ہے؟

سمجھا بوجھ رکھنے کا جتن جمعہ ترنے نے کہا ہے کہ ان کا اسپیکا مگر نہیں اشہب قلم راستہ بھٹکتا ہے۔ وہ سیدھے راستہ پر ہی جائیگا۔

پنڈت لوکناتھ جی نے آگے چل کر فرمایا! آپ کہتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں اگر غلطیاں ہو گئی ہیں۔ تو اس کو کیوں مانیں؟ پنڈت جی! کتاب میں غلطیاں چھپ جاتی ہیں۔ دوسرے ایڈیشن میں صاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ آپ کا نیا قانون ہے۔ کہ وہ غلطی نکالی ہی نہ جائے۔ آپ سے کیا دور اگر سوامی جی پھیرا بنا دیتے۔ تو ہم کہاں ڈھونڈتے پنڈت جی آپ کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ پہلے ایڈیشن کے سوا کسی میں کوئی ہیرا پھیری اتھوا ملاوٹ نہیں ہوئی۔

اس جواب نے ان کی غلط فہمی کو بھی رفع کر دیا۔ گو پنڈت لکشمی چندر جی اپنی ہٹ سے کچھ نہ کچھ اس دوش کے متعلق بولتے رہے۔ لیکن پبلک نے ان کے کتھن کو نہ ہی مدلل سمجھا اور نہ ہی قابل تسلیم۔

(۲) سنسکار ودھی پر اعتراض

پہلی ہی تقریر کے دوران میں سناتنی پنڈت نے بڑے طمطراق سے فرمایا۔ तुम्हारी سنسکار ودھی کے سماورتن سنسکار میں पितरः [illegible] لکھا ہے۔ جس کا ارتھ یہ ہے کہ جنیو کو اپ سویہ یعنی بائیں کندھے سے ہٹا کر داہنے کندھے کی طرف کر کے کہو دے ہے پترو! بلی لے لو۔ ہمارا پہنچایا تو پتروں کو

ملے ہیں۔ تمہارا پہنچایا پتروں کو ملے ہے"

اس کا جواب باصواب دیتے ہوئے پنڈت لوک ناتھ جی نے جو معقولیت اور درد سے بھری ہوئی تقریر کی۔ اس کے سننے سے حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ فرمایا۔ کہ پنڈت جی کہتے ہیں۔ سنسکار ودھی میں جنیو "اپ سویہ" کرنا لکھا ہے۔ اور یہ شرادھ کے موقعہ پر ہی ہوتا ہے۔ اگر سنسکار ودھی سے جنیو کو بائیں کندھے پر کرکے نکل آئے تو میں ابھی سٹول سے نیچے آتا ہوں۔ (پنڈت جی نے اپنی سنسکار ودھی پنڈت مہاشہ کی طرف پھینکی۔ اور رعد کی طرح کڑک کر بولے) اگر اس میں سوامی جی نے جنیو کا لفظ لکھا ہو۔ تو لوک ناتھ اپنی دارقعات (زبان) کو کاٹ دیگا" جنیو کا لفظ وہاں لکھا ہوتا تو کوئی دکھلاتا ::

تیسری دفعہ کی تقریر میں अपसव्य کے اصلی معنی بتلائے اور پانچویں ٹرن میں سنسکار ودھی کے اس پرکرن کا منشا اس قابلیت سے طشت ازبام کیا۔ کہ سامعین عش عش کر اٹھے رہی سہی الجھن "اپ سویہ" کے معنی کے متعلق وہ آپ نے سنسکرت کوش کی سہاتا سے دور کر دی ::

علاوہ مندرجہ بالا اور بہت سی باتیں معرض بحث میں لائی گئیں۔ مگر یہاں چونکہ اختصار مدنظر تھا۔ اس لئے ادب کے سمندر سے میں صرف ایک آخری صفر کی کچھ علامت دکھا دی گئی۔ اصل بحث پر نظر تعمق مبذول کرنے کے بعد منصف مزاج اور نکتہ سنج ناظرین اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہ رہیں گے۔ کہ سناتن دھرم کا پکش اس مناظرے میں حد درجے کا کمزور تھا۔ پنڈت لوک ناتھ جی کے ایک سوال کا بھی تسلی بخش جواب پنڈت لکھشمی چندر جی نہیں دے سکے۔ وقت ٹالنے کے لئے ادھر ادھر کی ہانکتے رہے۔ اور آخری ٹرنوں میں تو آپ کچھ ایسے گھبرا سے گئے۔ کہ اپنا مقررہ وقت پندرہ منٹ پورا کرنا بھی محال ہوگیا۔ چپکے چپکے اپنے پاس

بیٹھے ہوئے سبھاپتی مہاشے سے پوچھتے "اب کتنا وقت باقی ہے"؟ وہ جواب دیتے "دو یا پانچ منٹ" آپ پھر پورانی راگنی چھیڑ دیتے۔ پھر دو تین منٹ بول کر وقت پوچھتے۔ جواب پا کر پھر اُن ہی باتوں کا اعادہ کرنا شروع کر دیتے۔ غرض پنڈت صاحب ممدوح الصدر کی جان عجب نزغے میں پھنسی تھی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا نقشہ درپیش تھا۔ کبھی ۱۸۸۵ء کے ستیارتھ پرکاش کی طرف حسرت بھری نگاہ ہولے سے اشارہ کرتے۔ کہ "آ تو ہی کچھ مدد کر۔ تجھے میں نے خوب لپیٹ لپیٹ کر رکھا ہے" اور کبھی سنسکار ودھی کے पितरः पुन्यच्चवम की شرن لیتے۔ غیر اغلب نہیں۔ اگر ایسی تذبذب کی حالت میں آپ کو کرشن بھگوان کی یاد بھی آگئی ہو ✱

हा कृष्णा द्वारका वासन् क्वासियादवन-
न्दन। इमावस्थांसंप्रा सामनाथां त्राहि मां प्रभो॥

بن کلن آج مہاراج لاج گئی موری
دکھ ہر دوارکا ناتھ شرن میں توری

فصل چہارم

شاسترارتھ کا اثر

ع صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

اس شاسترارتھ کا اثر آریہ سماج کے حق میں اس قدر زبردست پڑا کہ شاید بہت سے لیکچروں کا بھی اتنا نہ پڑتا۔ آریہ سماج کے بعض کٹر سے کٹر مخالف تک بھی اس کے سدھانتوں کی سچائی کو ماننے پر مجبور ہوئے۔ پبلک کی حرکات و سکنات سے دوران بحث میں ہی بخوبی واضح ہوتا تھا۔ کہ ترازو کی ڈنڈی کا رخ کس طرف ہے۔ راقم سطور کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا۔ کہ بحث کے ختم ہونے سے پہلے ہی دوران میں۔ ایک معزز سرکاری عہدہ دار نے انتظامیہ صیغے کے ایک ذمہ وار آفیسر کو آریہ سماج کے پلیٹ فورم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ اعلان کر دیویں۔ انہوں کا (یعنی آریہ سماجیوں کا) پکھش زبردست ہے۔ مگر صاحب ممدوح نے جواب دیا۔ کہ ایسا کرنے کا ہمیں حق نہیں۔ یہ خود اخبارات میں فیصلہ کر لیں گے۔"

بحث ختم ہونے کے بعد کا نظارہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ قوت بیانیہ میں اس قدر استطاعت کہاں ہے۔ کہ عوام کے جذبات کی صحیح تصویر الفاظ میں کھینچ سکے تاہم یہ ضعیف البیان کچھ نقشہ کھینچتا ہے۔ چشم بصیرت سے دیکھیں۔

پنڈت لوک ناتھ نے ابھی پنڈال سے باہر قدم رکھا ہی تھا۔ کہ ایک صاحب نے جو قرائن سے سناتنی معلوم ہوتے تھے) اپنے آپ کی تنہا موجودگی۔ باوجود جسمہ اسرار ایک

دیکھ بھیٹ کرکے ہی رہے۔ نظر کرم کی وجہ دریافت کی۔ تو صاحب ممدوح نے عرض کی کہ آپ کی نکیلیاں میرے دل پر کاٹ کر گئیں۔ اور آپ کے الفاظ نے مجھ پہ جادو کا اثر کیا ہے

کیسے تھے شبد جو میرے دل میں سما گئے — نینوں پہ اندھکار تھا اسکو مٹا گئے
دل سے نکل کے روح کو رستہ دکھا گئے

ایک جاٹ نے تو یہاں تک کہا ہے۔ ہر قدم رکھتے ہی یہ آواز بانہ کہہ دیا دو شرادھوں کی ہر ہر رام ہے

جو شقاوت تھا وا ہو گیا پیر و جواں پر
شرادھوں کی ہر ہر نعرہ تھا۔ لوگ زبان پر

جو سامعین سمیلن اتنیہ کی پریکشا کرنے آئے تھے وہ زبان خموش سے اس شعر کو ورد کرتے ہوئے جا رہے ہیں ؎

بھرے جو آنکھ پڑھے وہ پرو کے اتر گئے — اک دیوتا کے سنگ سے ہم تو سدھر گئے

راستے میں ایک جگہ ایک مسلمان سپاہی ذکر کر رہا تھا۔ کہ آریہ سماج کے پنڈت کی دلائل موزوں اور برجستہ تھیں اور سناتنی پنڈت لاٹھیاں سی مار رہا تھا ؎
ایک صاحب طبیعت کے رنگیلے اپنے ہمراہیوں سے یہی کہکر خوش ہو رہے ہیں
"پنڈت چیونٹی بن گیا۔ وہ تو شیر میں ڈوب مر گیا"

راقم السطور معہ مہاشہ لبھو رام جی کے سامعین کے جذبات و خیالات کا اندازہ لگانے کے لئے شارع عام پر چہل قدمی کر رہا تھا اسی اثنا میں ایک پادری صاحب گذرے آپ کی زبان سے الفاظ ذیل سرزد ہوئے "شاباش! پنڈت لوک ناتھ نوجوان ہے۔ خوب سمجھا کر کہتا تھا۔ سناتنیوں کی طرف کی پبلک بہت زیادہ تھی۔ مگر سناتنی پنڈت (ڈھکوسلہ) بکواسیات سے کام لیتا ہے۔ بات کو ادھر ادھر میں ٹالنا چاہتا ہے"

تھوڑے عرصہ بعد آریہ سماج کے سکرٹری کا خط بایں الفاظ پہنچا کہ آریہ سماج قائم ہو گئی ہے۔ پرماتما کرے یہ سماج خوب پھلے پھولے!

باب دوم

فصل اوّل

کیا مہرشی دیانند مرتک شرادھ کو مانتے تھے؟

ایک حیرت انگیز دعوے اور اس کی پڑتال

خدا کے واسطے اتنا تو جھوٹ مت بولو
کہیں نہ ٹوٹ پڑے آسماں کوٹھے پر

مندرجہ بالا عنوان پڑھکر کئی ناظرین چونک اُٹھیں گے اور کہیں گے۔ کہ وہ ہیں؟ "کیا؟ کدھر سے آواز آئی۔ کہ مہرشی دیانند مرتک شرادھ کو مانتے تھے؟ وہ مہرشی جس نے کیا تحریری کیا تقریری ہر طرح سے اس غلط عقیدے کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے کی کوشش کی اُسے کہا جائے اس کا کچھ پتی! ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ محض مُصنّف کا خواب ہے وہم ہے۔ جنون ہے۔ دماغی اختراع ہے"

اے کاش! یہ خیال صداقت کا پہلو لئے ہوتا۔ اور مندرجہ بالا دعوے محض مُصنّف کے ہی تنگ دماغ تک محدود رہتا۔ تاکہ اِن چند اوراق کے سیاہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ راقم سطور کے پاس یہ باور کرنے کے لئے بہت سی وجوہات ہیں۔ کہ سناتن دھرم کے کیمپ سے مہرشی ممدوح کی ذاتِ مقدس کو پبلک نگاہ میں مشتبہ بنانے کی

لئے سرگرم کوششیں ہو رہی ہیں۔ مشہور امرتسری پنڈت رلیا رام عرف مہنت گوکل داس سوامی جی کو مرتک شرادھ کا ماننے والا ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ پنڈت کالی چرن جی کیا، تو اسی بحث مباحثہ کے دوران میں ستیارتھ پرکاش نرست ایڈیشن کے اس پرکرن کو پڑھ کر جس پر سوامی جی کے کارکن پنڈتوں نے کم عقلی یا مکاری سے اُن کے منتویہ کے خلاف لکھ دیا تھا "نہ تو جو جیتے ہیں ان کا نہ کرنا اور جو مر گئے ہوں۔ اُن کا ضرور کرنا" اور آریہ پبلک سے مخاطب ہو کر کہہ اپنی تو پوتھی انومرتک شرادھ کو تمہارے سوامی دیانند بھی مانتے تھے" کہتے ہوئے راستی اور معقولیت کا دامن چاک کر رہے ہیں۔ پنڈت کالو رام جی شاستری ستیارتھ پرکاش منسوخ شدہ کو طبع کرا کر مہرشی موصوف کے خلاف غلط فہمی پھیلا رہے ہیں۔ غرضیکہ جس سناتن دھرمی کو دیکھو اپنا راگ الاپ رہا ہے۔ اور اپنے غلط عقیدے کو سوامی جی مہاراج کا سہارا لے کر دھرم انوکول بتا رہا ہے۔ گنانانتوا گنپتی ہوامہے

गणानां त्वा गणपतिं हवामहे

ہوتے ہوئے گھر میں صفائی کر کے جھاڑو پھیرنے والے یاد سے بھی ان کا پرچار نام سے اپنے حلوے مانڈے کی خیر منا رہے ہیں۔ اگر ایک کا قول یہ ہے کہ مرتک شرادھ تو سوامی جی خود کراتے تھے" تو دوسرے کی رائے یہ ہے کہ شرادھ کا نیگ آریہ سماج نے عیسائی اور مسلمان مذاہب کے اعتراضات سے بچنے کی غرض سے کیا ہے" اگر ایک حلقے سے یہ آواز آتی ہے۔ کہ سوامی جی پہلے مانتے تھے۔ بعد میں منکر ہو گئے۔ تو دوسرے حلقے سے یہ ندا اٹھتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے لیڈروں نے سماج کرنے کے بعد میں چھوڑا ہے" غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں آیا ہے مسئلہ کا اصلاحی انسان ان آوازوں کو سن کر گھبرا اٹھتا ہے۔ اور اس کا دل شکوک سے پر ہو جاتا ہے آریہ سماج کے اندر بدقسمتی سے آپ ٹو ڈیٹ لٹریچر کی کمی تو ہے ہی۔ آخر اس سے ایسا یہ بات جاگزین ہو جاتی ہے۔ کہ گویا عجب ہے۔ اس امر کے متعلق نکتہ جزول اندازہ

کا قول بھی راستی کی جھلک رکھتا ہو۔

پیارے احباب! اس لیکھ کے اندر زبردست پرمانوں اور شہادتوں کی بنا پر مذکورہ بالا اعتراضات کی پڑتال کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے دکھلایا جاوے گا۔ مہرشی ممدوح کے جیون چرتر سے اقتباسات دے کر یہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ وہ مرتک شرادھ کو ویدک دھرم پرچار کے زمانہ آغاز سے لے کر مرتیو پرینت دھرم وروُدھ سمجھتے رہے۔ نہ اُنہوں نے کبھی سدھانت ہیں گڑبڑ کی۔ نہ کبھی اپنے عمل سے اس کی تائید کی۔ بلکہ بڑے دھڑلے کے ساتھ اس کا کھنڈن کرتے رہے۔

جس طرح سے ایک عادل مجسٹریٹ مدعی۔ مدعا علیہ ہردو کے بیانات اور گواہوں کے اظہار سماعت کر کے معلوم کر ہی لیتا ہے۔ کہ کس کا پکش زبردست ہے۔ اسی طرح اُمید ہے کہ پاٹھک بھی ان اوراق کا پاٹھ کر کے ستیہ اَستیہ کا نرنے کرینگے۔ اور خود غلط فہمی سے نکل کر دیگر اصحاب کو بھی مستفید کرینگے۔

سچی جھوٹی جوہری جھٹ پٹ لیگا جانچ پاٹھک یہ سچ جانتا نہیں سانچ کو آنچ

امر واقعہ ۱

پورا پوپ کون؟

گیا میں پنڈ دان کرنے والا

"جب کبھی آپ سُنتے کہ ہمارا فلاں پنڈت گیا میں مونچھ مُنڈوا کر پنڈ دان کر آیا ہے۔ تو اُسی ساعت مہاراج پور بیرٹھ آدمی کی معاجوں کو لکھ بھیجتے۔ کہ وہ پورا پوپ ہے۔ اس کا اُپدیش کبھی مت سُننا۔ کبھی اعتبار نہیں کرینگا" (ترجمہ جیون چرتر۔ مترجمہ لکھشمی باب نہم صفحہ ۳۰۶)۔

ناظرین! کیا [illegible] مرتک شرادھ کا [illegible] ہو گیا

میں پنڈدان کرنے کا کھنڈن ہوچکا ہے تو ایک لحاظ سے شرادھ کے تمام سامانت کا کھنڈن ہوچکا۔ سناتن دھرم کے ودوانو! اس نئی پوپ کی تعریف۔ دیکھ لیا سوامی جی کا شرادھ سے پریم؟ اب بھی آپ نہیں مرتک شرادھ کا کھنڈن باقی بتلاؤ گے؟ جبکہ

پوپوں کے کہنے پر ہے تم نے چلنا یہ اصلی ہے تعلیم اُس نے جتادی

امر واقعہ ۲

کاشی میں زبردست کھنڈن

سناتنی پنڈتوں کی چالاکی

"...... مگر بنارس میں ایک دفعہ سنسکرت میں مورتی پوجا اور مرتک شرادھ کا پرزور کھنڈن کرنے کے باوجود بھی جب اُن کی مخالفت نہ ہوئی۔ بلکہ مالدار لوگ شردھا سے آپ کی سیوا کرنے لگے ...... ایک ایماندار برہمن نے آپ کو اطلاع دی کہ سوامی جی حقیقت میں ایسا ہے ہو رہا ہے۔ آپ تو کھنڈن کرتے ہیں۔ مگر سنسکرت نہ جاننے والوں کو پنڈت لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ آج مورتی پوجا کا منڈن ہوا آج مرتک شرادھ کا خوب مہاتم بتایا گیا وغیرہ" (جیون چرتر صفحہ ۱۵۸)

صاحبان! کاشی جیسے پوپ گڑھ میں بھی مرتک شرادھ کے نگاہ خود مہرشی زبردست کھنڈن کرچکے۔ مگر افسوس! سناتن دھرمی جگت اس پر بھی یہی کہتا چلا جاتا ہے۔ کہ سوامی جی مرتک شرادھ کو مانتے تھے۔ اس سے بڑھکر بھی ڈھٹھائی کی کہیں مثال ملیگی؟

امر واقعہ ۳

پنڈت جگن ناتھ داس شاستری کی آواز

اپنے گھر کی گواہی تو مانو گے؟

موّ منقول از "مدن موہن پراجے" (مصنفہ جگناتھ داس) "دو آریہ ورت" اُمنگی

۱۹۰۵ء میں ایک ودیاگیان مدن موہن کاشی پوری کے نام سے مُدرت ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جس مہاتما ارتھات دیانند سرسوتی کی پرشنسا بڑے بڑے ودّوان کاشی نواسی شری وِشُدھانند جی سرسوتی آدی کرتے ہیں۔ اُن کے سدھانتوں کے کھنڈن کو جگن ناتھ داس اُدیت ہوئے ہیں۔

اُتّر:۔ سوامی وِشدھانند سرسوتی نے دیانند سرسوتی کے سدھانتوں کی پرشنسا کداپی نہیں کی۔ کنتو اُنہوں نے سروِدا دیانند سرسوتی کے سدھانتوں کو متھیا ٹھیرایا ...... دیانند سرسوتی مرت پتروں کے شرادھ آدی کو ورتھا بتلاتے ہیں۔ اور وے اس کو اوشیک سمجھتے ہیں ۱۱ ص۲

کھرڑ کے شاستراڑتھ کرتا لکشمی چندر جی! امبا جنتے یدا یکا تو بدھ بھربانی ۱۱ے یہ راگ الاپنا کہ "اپنی پستکوں کو تو مانو یہ تو تمہاری ہی ونچ رہی ہیں" غلط فہمی اور مغالطے پر مبنی تھا۔ ہاں راقم ثبوت مندرجہ صدر کو پیش کرتا ہوا انہی الفاظ کا اعادہ کرے۔ تو عین بجا ہے۔ اور پبلک کی توجہ بدیں جانب مبذول کرے۔ روا ہے کیونکہ یہ سنسکرت پرانت کے ایک مشہور و معروف سناتنی پنڈت کے خیالات کا آئینہ ہے

پیارے احباب۔ کسی بحث کی سچائی کا اندازہ لگانے کے لئے عموماً دو تین شہادتوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کیا آپ ان تین امور واقعات کے مطالعے سے اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔ کہ مہرشی دیانند جی مہاراج کے منتویہ انوکول ہی آریہ سماج سدھانت زیر بحث کے خلاف ہوا ہے نہ کہ از خود کسی بیرونی تحریف سے متاثر ہو کر؟

بعض اصحاب اعتراض کرینگے۔ کہ نا سماج نے سدھانت نہیں بدلا۔ بلکہ مہرشی دیانند بنفس نفیس اس کے خلاف تھے۔ لیکن یہ تو نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ ابتدا

ہی مخالف تھے۔ ۱۸۸۳ء میں وہ سرگباش ہوئے کیا عجب ہے۔ آخری وقت میں اُن کے خیالات خلاف ہو گئے ہوں۔ اس سے پیشتر تو وہ حق میں تھے۔ چنانچہ آریہ سماج بھی ایک زمانے تک اس کا قائل رہا +

ناظرین! یہ اور اس قسم کے اعتراضات کی آڑ میں ایک دیوتا صفت انسان کو اصول سے عاری اور متلون مزاج ثابت کرنے کے لئے کمینہ حرکات سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر ممکن ہے۔ کوئی پتھر دل ٹس سے مس نہ کرے۔ خاکسار کا جگر تو پاش پاش ہو جاتا ہے ؎

کس کو درد اپنا سناؤں کون لا سکتا ہے تاب
دل پکڑ لیتی ہے بلبل بھی مری فریاد سے

پاٹھک کہیں گے رونے دھونے سے کیا بنتا ہے۔ شکایت و گلے سے کیا حاصل ہے؟ اگر مہرشی موصوف کے لئے دل میں عزت ہے۔ اگر اس مہاپرش کے مشن کی سچائی کو محسوس کرتے ہو تو لازم ہے کہ اُس کی پوزیشن کو بے داغ ثابت کر کے دکھلاؤ اُس کی ذات حمیدہ کے خلاف جملہ اعتراضات کی اصلیت کو بے نقاب کر کے دکھلاؤ اس خوبی سے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی "رشی کی عظمت کا لوہا مانیں۔ مخالف بھی اُس کے سدھانتوں کے سامنے سر تسلیم خم کریں" یہ آنسو پونچھنا مناسب ہے۔ قابل قدر ہے۔ چنانچہ تعمیل ارشاد کے لئے بحر تحقیقات میں غوطہ لگانے کے بعد جو دُر بے بہا ہاتھ آئے ہیں۔ خدمت اقدس میں پیش کئے جاتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فصل دوم

مہرشی دیانند کے خیالات
آخری گھڑی سے چند سال پہلے

(امر واقعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۱ء)

آریہ سماج کے سندر شنی سبھا کلکتہ کا نرالا فتوے شلیی کا قائدہ

"مرتک شرادھ عقلاً و نقلاً نادرست و ناجائز ہے"

"۲۲ جنوری ۱۸۸۱ء بروز یکشنبہ بوقت شام سینٹ ہال راجدھانی کلکتہ میں وہاں کے روسائے اعظم اور مشہور پنڈتوں نے جمع ہو کر سوامی دیانند سرسوتی جی کی کارروائیوں کے خلاف فتوے پاس کرنے کی غرض سے یہ سبھا منعقد کی۔ مہتمم پنڈت مہیش چندر نیائے رتن پرنسپل کالج تھے...... جس وقت مندرجہ بالا جملہ صاحبان سینٹ ہال میں جمع ہو گئے۔ تب پنڈت مہیش چندر نیائے رتن نے اس سبھا کے قائم کرنے کا خاص منشاء بیان کر کے مفصلہ ذیل چار سوالات پیش کئے تھے........"

سوال ۱ :- وشنو شو درگا پوجن شرادھ ودھی اور تیرتھ یاترا شاستر وکت ہے یا نہیں؟ اُتر:- ہاں یہ سب شاستر وکت ہیں۔ سنسکرت و بھاشا دونو کیا شاؤں میں ترک وترک ہوتا تھا۔ سوال کے جواب سب لکھ لئے گئے تھے۔ اور اس پر سب پنڈتوں کی سہی (دستخط) ہوئی تھی۔ اب ہم تمام اُتر اور پرشن معہ پرتی اُتروں کے جو آریہ سماج کی طرف سے دیئے گئے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں...

....شرادھ اور ترپن سے جو اصلی مراد ہے۔ اُس سے ہم انکار نہیں کرتے ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ مردوں کے لئے شرادھ اور ترپن ہونا اور اُن کے نام سے کسی خاص قوم کے شخصوں کو بلا تمیز استحقاق کے عمدہ عمدہ بھوجن کرانا چاندی سونا بطور نعل بہا دینا عقلاً و نقلاً نادرست و ناجائز ہے" (شتمہ جیون چرتر صفحہ ۱۳۱ سے صفحہ ۱۳۲ تک مرتبہ لکھشمن ایڈیشن جدید) +

یہ ثبوت تحریری ہے۔ سوالات مندرجہ بالا معہ جوابات کے اطمینان کے لئے اب بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ کدھر ہیں وہ لوگ جو سوامی صاحب ممدوح الصدر پر بڑے فخر سے مرتک شرادھ کے انُیائی ہونے کا الزام لگایا کرتے ہیں؟ ذرا چشم وا کر کے مندرجہ بالا سطور پر نظر اندازی فرمادیں۔ اور پکش پات اور سوارتھ کو طاق نسیان پہ رکھ کر اپنے دعوے کی صداقت پہ غور و خوض کریں۔ بخوبی روشن ہو جاویگا کہ اصابت کس طرف ہے ؎

خنجر صدق اگر میان سے نکلے باہر
سر بطالت کا ابھی تن سے جدا رکھا ہے

امر واقعہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء

کلکتہ شہر کے آپ کے ویاکھیان سے اقتباس

"........ یہ ہی بدھی سے وچارو تو ..... جب مرے کا دوسرا جنم مان لیا۔ تو کون کھانے آتا ہے۔ وا کوئی دوسرے کے مرنے پر سورگ دیکھتا ہے پھر تمہارے جو کے بھوت سے ملے ہوئے پنڈ کھانے سے کیا اُن کو اکتائی نہ آتی ہوگی؟ وا برس بھر ایک دن کھا کر سدا پیٹ بھرا رہتا ہے" (صفحہ ۱۴۸ شتمہ جیون چرتر مذکورہ مرتبہ لکھشمن ایڈیشن جدید) +

سجن گن۔ امر واقعہ ۲ اور ۱ مہرشی دیانند کے پراوک گمن سے دو سال پیشتر کے خیالات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اب ۱۸۸۳ء کا واقعہ آپ کی بھینٹ کیا جاتا ہے

ذرا اس کی بھی سیر کریں :-

امرت اخبار لاہور ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۳ء

برہمن لاجواب رہے

مظفر نگر میں ہل چل

"..... شرادھ کے مسئلہ پر گفتگو عام رہی۔ نہ صرف سوامی جی کے پاس بلکہ اپنے اپنے مکانوں پر بھی لوگ چرچا کرتے اور خود براہمنوں کو سمجھاتے تھے۔ کہ یہ تم نے کیا غلط بات چلا رکھی ہے۔ برہمن بیچارے ہر جگہ لاجواب ہوتے رہے..... ایک روز سوامی جی نے شرادھ کھنڈن پر دیا کھیان دیئے براہمنوں نے کچھ ڈھیلے بھی پھینکے۔" (جیون چرتر مذکور صہ ۹۲)۔

پیارے احباب! اسی سلسلے میں لالہ بھگوان داس صاحب وکیل مظفر نگر کا وہ مضمون بھی قابل مطالعہ ہے جو آج سے چند سال قبل سمت ۱۹۷۱ کے پرکاش کے رشی انک میں درج ہوا تھا۔ جس میں وہ رقم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اور لالہ نہال چند نے مرتک شرادھ کی پشتی میں ایک ایک دلیل پیش کی۔ مہرشی دیانند نے اُن کا کھنڈن کیا" غالباً مضمون نگار صاحب آج کل بھی زندہ ہوں گے۔ راستی کے متلاشی حقائق بین کے شائق اصحاب زبانی اُن سے امر مذکورہ بالا کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔

اس قدر قیل و قال پر بھی اگر سناتن دھرم کے کیمپ سے یہی آواز آئے۔ کہ "ہم نہ مانیں گے" تو ناچار یہی کہنا پڑے گا کہ

گراں ہے جنس اور نیت خریداروں کی ابتر ہے
اب اس بازار میں اُلفت کا سودا ہو نہیں سکتا

امر واقعہ ۳

مُردوں کا شرادھ آڈمبر ہے

فرخ آباد میں اکتوبر ۱۸۷۹ء کو وقوعہ

"...... پنڈت گوری شنکر کے مکان پر دھرم سبھا کے نام سے جلسہ ہوا ...... ۲۵ سوالات جو تیار ہوئے وہ سبھا میں سُنا کر سوامی جی کے پاس بھیجے گئے ...... اُنیسواں سوال - شرادھ آدک ارتھات پنڈ دان آدک جس میں پِتر ترپتی کے ارتھ برہمن بھوجن آدی کرتے ہیں - شاستر ریتی ہے یا اشاستر ریتی ؟ یہ اگر اشاستر ریتی ہے تو پتر کرم کا ارتھ کیا ہے اور منو آدک گرنتھوں میں ان کا لیکھ ہے یا نہیں ؟ اُتّر جیتے پتروں کی شردھا سے سیوا پرتی ارتھ دیا ارتھیوں سے ترپتی کرنی شرادھ اور ترپن کہلاتا ہے - بھوجن بھسٹ یعنی سوارتھیوں کا لڈو آدی سے پیٹ بھرنا شرادھ اور ترپن شاستروکت نہیں ہیں. کیونکہ پاپوں کا ارتھ ڈھکوسلہ آڈمبر ہے - جو جو منو آدک گرنتھوں میں لیکھ ہے وہ ویدانکول ہونے سے مانیہ ہے - انیہ کوئی نہیں" (جیون چرتر مذکورہ صفحہ ۲۲۲)

(صفحہ ۲۷۰ جیون چرتر کلاں) ......

ناظرین بانمکین! مہرشی مُردوں کے شرادھ کو آڈمبر بتلا رہے ہیں - اور اُن کے کرنے والوں کو پوپ مگر باوجود اس کے بھی ہمارے سناتن دھرمی بھائی اُن کی پوزیشن کو مشتبہ ہی قرار دیتے چلے جا رہے ہیں - اُف! کتنا بڑا مغالطہ ہے. غلط بیانی میں کمال حاصل کرنا اسے ہی کہتے ہیں - راستی اور معقولیت کو جلا وطن کرنا اسی کا نام ہے

باندھی ہے ربّ نے تیر فلک جھوٹ پر کمر
شائد بگڑ گیا ہے کہیں نیل ہاٹ کا

۱۸۷۸ء

امر واقعہ ۳۵

مہرشی دیانند کا اعلان

سو پرمانوں کا ایک پرمان

ستیارتھ پرکاش فرسٹ ایڈیشن میں چھپی شرادھ وشئے کی غلطیوں کی اصلاح کرنے اور اپنی پوزیشن صاف کرنے کی غرض سے سمت ۱۹۳۵ مطابق ۱۸۷۸ء دید بھاشیہ کے انک ۲ کے سرورق کے دوسرے صفحے پر جو اشتہار دیا تھا۔ اُس کے آخری حصہ میں مرقوم ہے۔ کہ " .... جیوتوں کی شردھا سے سیوا کرکے نتیہ ترپت کرتے رہنا پتر آدی کا پرم دھرم ہے۔ اور جو جو مر گئے ہوں اُن کا نہیں کرنا... ..... " (اشتہار کی لفظ بلفظ نقل اصل شاسترارتھ میں موجود ہے) ::

صاحبان والاشان! مندرجہ بالا پرمانوں کے دیکھنے سے ایک حق پسند محقق فریقین کی دلائل کو میزان عدل میں رکھکر صداقت کو معلوم کرسکتا ہے۔ ایک صاف باطن شخص مہرشی ممدوح کی معصومیت اور معترضین کی جدت طبع کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا ::

سطور بالا حوالہ قلم کرنے کے بعد سیوک کی نظر پنڈت کالو رام شاستری کے الفاظ ذیل پر پڑتی ہے :-

" .... سمت ۱۹۳۵ میں کیول ایک سدھانت بدلا۔ وہ یہ کہ سوامی دیانند پہلے مُردوں کا شرادھ مانتے تھے۔ سمت ۱۹۳۵ سے وہ جیتوں کا ہی ماننے لگ گئے تھے .... "

احقر کے پرمانوں کی گاڑی چلتی چلتی ۱۸۷۸ء تک پہنچ گئی ہے۔ اب یہ ثابت کرنا درپیش ہے۔ کہ ۱۸۷۸ء میں اور اس سے قبل بھی مہرشی ممدوح الصدر مرتک شرادھ کے سخت خلاف تھے۔ تاکہ ہم شاستری جی کو شعر ذیل کے ذریعے خطاب کرسکیں :- ؎

دیکھیو دیکھیو بہت اِتراؤ۔ ٹھنڈے ٹھنڈے چلو ہوا کھاؤ

۱۸۷۸ء سے قبل بھی سوامی دیانند مرتک شرادھ کے مخالف تھے

پنڈت کالورام کے اعتراض کا جواب باصواب

پنڈت کالورام جی کا دعویٰ ہے کہ پہلی مرتبہ ستیارتھ پرکاش چھپنے کے وقت مہرشی دیانند مرتک شرادھ کے قائل تھے حتیٰ کہ تین برس بعد تک مانتے رہے ۱۸۷۸ء میں وہ اس کے خلاف ہوئے۔ آئیے ناظرین تحقیقات سے کام لیں اور مندرجہ بالا دعوے کے حسن و قبیح پر ٹھنڈے دل سے غور کریں:

امر واقعہ ۱

براہمنوں کو ...... کھلانا چاہئے

ریواڑی - دسمبر ۱۸۷۸ء

"...... شہر اور ریلوے سٹیشن کے دفتر میں جو چھپر یال اور تالاب ہیں ان میں سوامی جی کے لیکچر ہوتے رہے۔ مورتی کھنڈن۔ مرتک شرادھ کھنڈن گایتری اور وید منتر کا ادھیکار سب کو ہے۔ (ان پر لیکچر ہوئے) ...... شرادھ میں مثال دی۔ اگر فی الحقیقت مرتک کو شرادھ پہنچتا ہے اور وہی چیز۔ تو جو لوگ گوشت خوری کے حامی ہیں۔ اُن کے واسطے برہمنوں کو گوشت کھلانا چاہئے۔ مگر نہ نہیں کھانے سے اس سے ظاہر ہے کہ اپنے اعمال سے سورگ نرک ملتا ہے۔ مرتک شرادھ سے نہیں (جیون چرتر مہرشی دیانند مرتبہ لکشمن جی بدا ایڈیشن صفحہ ۲۱۵)

مندرجہ بالا خیالات کے اظہار کی موجودگی میں بھی مہرشی دیانند جی مہاراج کو اگر مرتک شرادھ کا پکشپاتی بتلایا جاتا ہے تو مبارک ہے۔ پنڈت کالورام جیسے سناتنی پنڈت بھی اپنے لیکچروں میں ان خیالات کا اظہار کر کے دیکھیں کہ سناتن دھرم کے دربار سے انہیں کیا سرٹیفکیٹ عطا ہوتا ہے۔ اگر ۵ یا ۱۰ کے متعلق ہیں سات گولی گول بھی دو پوچا دیں پیچھے پڑ جائیں تو ہمارا ذمہ۔ بلکہ اندیشہ نہ

اسباب کا ہے۔ کہ شری ۵۱ دھرم دھوجی धर्मध्वजी پنڈت راج نرائن
ارمان کی طرح ؛ مورنڈے اور دینا نگر کی سرگذشت یاد کرلیں ، پیتل کے برتن ہیں ڈالی
ملیگی اور بسترہ بغل میں دبا کر منگلنگ بھگوان وشنو منگلنگ گرڑ دھوجم ،، کا پاٹھ
کرتے ہوئے تن تنہا سٹیشن کی راہ لینی ہوگی ۔

محققین ! یہ ۱۸۷۶ء کے دسمبر کا واقعہ ہے ۔ جس سے یہ امر طشت از بام
کہ مہرشی موصوف اُن دنوں مرتک شرادھ کا کھنڈن کرتے تھے ۔ مبادا پنڈت جی یا کوئی
دیگر صاحب یہ اعتراض کر بیٹھیں ۔ کہ یہ تو آپ نے سال کے اخیر کا ذکر سنایا ۔ کیا عجب ہے
کہ وہ اس سے کچھ پیشتر حق میں ہوں ۔ بنا بریں ذیل میں ایک واقعہ متذکرہ بالا سے
تقریباً چھ ماہ قبل کا ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے :-

امر واقعہ نمبر ۲ - ۱۲ مارچ تا ۱۶ اپریل ۱۸۷۸ء ملتان

گئو ویترنی ندی سے پار نہیں کر سکتی

"ہم یہ نہیں کہتے کہ برہمن کو گئو مت دو ۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ گئو ویترنی سے پار
نہیں کر سکتی .... ،، (رشی دیانند جیون چرتر مدن گوپال) ؛

یہ الفاظ مہرشی نے ایک ویاکھیان کے دوران میں فرمائے تھے ۔ سناتن دھرمی
ہی ذرا انصاف و عدل کو کام میں لا کر اسبات کا فیصلہ کریں ۔ کہ الفاظ مندرجہ صدر کے
بیان کرنے والا شخص مرتک شرادھ میں وشواس رکھنے والا معلوم ہوتا ہے یا اوشواس
رکھنے والا ؟

دو واقعات سنہ ۱۸۷۶ء مطابق سمت ۱۹۳۵ کے پیش خدمت کرکے اب ۱۸۷۷ء
میں قدم رکھتا ہوں ۔

امر واقعہ نمبر ۳ ستمبر ۱۸۷۷ء

شہر جالندھر کے ایک ویاکھیان کا عطر

مرے کو لکیر۔ جیتے کو تیر

"...... ایک دن سوامی جی نے مرتک شرادھ کھنڈن پر ویاکھیان دیا تو دوسرے دن اسی مکان پر پنڈت رام دتا جی آنریری مجسٹریٹ نے اس کا کھنڈن کیا گروڑ وغیرہ پورانوں کے پرمان دیئے۔ وید کا کوئی منتر نہیں سنایا۔ اور اعتراض کیا کہ جب سوامی جی کہتے ہیں کہ مرتکوں کے شرادھ نہیں۔ تو وہ پتا کو تو زندہ بتلادینگے۔ مگر پتامہا اور پرپتامہا کس کے بناوینگے؟ .... دوسرے دن سوامی جی چار وید۔ چھ شاستر۔ اپنشد وغیرہ سب گرنتھ اپنے ساتھ لائے۔ اور وہاں ہی ویاکھیان دیا فرمایا۔ کہ جس کو اچھا ہو آن کر بحث کرے کہ شرادھ زندوں کے ہیں یا نہیں! اگنی کھواتہ وغیرہ شبدوں کے ارتھ کئے گئے۔ اور کہا کہ ان کے ارتھ لئے جاویں۔ تو اگنی میں جلا ہوا کبھی آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح جو چوبیس برس ودیا پڑھے وہ پتاما اور چوالیس برس پڑھے وہ پرپتامہا ہو سکتا ہے (دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۳) یہ تینوں صرف جیتے ہوؤں کے نام ہیں۔ مُردوں کے نہیں اسی طرح فرمایا۔ کہ جب پنڈ(پنڈا) ویدی بناتے ہیں۔ تو اُس کے گرد یہ منتر پڑھکر لکیر پھیر دیتے ہیں:

ये रूपाणि प्रतिमुञ्चमाना असुराः सन्ति सुधा चरन्ति। परापराणि परो ऽग्निष्टान् लोकान् प्रोद्धुनात् ओं ब्राह्मणः॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ بھوت پریت اس کے نزدیک نہ آویں۔ مگر بالہ نہیں کرتے کہ اُس کے گرد یہ منتر پڑھنے سے لکیر تو آ نہیں سکتی۔ بھوت پریت کیسے دور ہو سکتے ہیں؟ ایسے خیالات محض باطل ہیں .... شرادھ کے کھنڈن نے روز ڈیرے پر آکر لالہ مرجن مل کھتری سلھوتر ساکنہ بستی غنداں نے بہت آدمیوں کے روبرو ذکر کیا۔ اگر کوئی پنڈت ہو تو ہم اُسے بتلا دیں۔ کہ اصل

کیا ہے۔ وہاں پنڈت سترام جی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پنڈت ہیں تب اُن سے کہا کہ یہ لفظ پتر पितृ جیتے پر آتا ہے یا مرے پر؟ نرپکش ہو کر کہئے پنڈت جی نے کہا کہ ویاکرن کی رو سے تو جیتے پر آتا ہے۔ کیونکہ پالنا اور رکھشا کرنے والے ہی کو پتر کہتے ہیں۔ تب سوامی جی نے کہا۔ کہ ہم بھی تو جیتے کا ہی کہتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہتے کہ مرے کو کیونکر جیتے کو پتر۔ (صفحہ ۲۴۲ جیون چرتر مذکور)

جالندھر میں سوامی جی نے مرتک شرادھ کی اتنی قلعی کھولی۔ کہ اسے اچھوتوں نے مرتک شرادھ کو تلانجلی دے دی ہوگی۔ مگر پنڈت کالو رام جی کو اس سے غرض؟ انہیں تو غلط فہمی پیدا کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنا مقصود ہے۔ یا تجاہل عارفانہ سے کام لیکر پبلک کی آنکھوں میں ریت پھینکنے کی سعی کرنا مدنظر ہے۔

از واقعہ سنہ ۔ اگست ۱۸۷۷ء

گورداسپور کا واقعہ

"اور اسی طرح تناسخ۔ شرادھ اور آریہ ورت کی پورانی حالت پر دیا کھیان دیئے اور تمام باتیں جو آریہ بننے کے لئے ضروری ہیں۔ خلاصۃً بیان کیں صفحہ ۴۲۲ .... ایک دن شرادھوں کے ذکر میں فرمایا۔ کہ دیکھو براہمن پتروں کو تل اور جو دیتے ہیں۔ اور خود کھیر اور لڈو اڑاتے ہیں" (صفحہ ۴۲۲ جیون چرتر مذکور)

کہو سناتن دھرمیو! کچھ تسلی ہوئی یا نہیں؟ اگر ہنوز دلّی دوراست والا معاملہ ہے۔ تو اور سنو۔ اور خوب کان کھول کر سنو +

از واقعہ سنہ ۔ ۱۸۷۷ء

میرٹھ میں افواہ

شرادھ ۔۔۔ والا فقیر رشی زیادہ ۔۔۔

".......شہر میں مشہور ہو گیا۔ کہ ایک فقیر ناستک مورتی کا کھنڈن کرنے والا اور شرادھوں کے نہ ماننے والا آیا ہے" (جیون چرتر مذکور ص ۲۷۹) ٭

اس قدر زبردست اور کثیر التعداد پرمانوں کی موجودگی میں یہ شاستری کالو رام جی میں ہی "حوصلہ" ہے۔ کہ ناحق ایک پوتر آتما پر غلط الزام لگا سکتے ہیں۔ اے کاش قلم۔ ہاں وہ منحوس قلم ہی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی۔ جس نے کہ یہ الفاظ رقم کئے تھے تا کہ ایک معصوم اور بے گناہ روح تو اس سے گھائل ہونے سے بچ جاتی۔ اور ہمیں اس شعر کا ورد نہ کرنا پڑتا ؎

ہر گھڑی ملنے تیرے رہنے لگے تم منصف ... تیری چوٹوں سے تڑپ کر نہ کراہیں کیونکر

امر واقعہ ۱۸۷۶ء

کاغذی شہادت

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سے چند الفاظ

तत्र विद्वत्सु विद्यमानेष्वेतत्कर्म संघटते नैव मृतकेषु। कुतः तेषां प्राप्त्यभावेन सेवनाशक्यत्वात्॥

ترجمہ۔ یہ ترپن آدی کرم ودیمان ارتھات جیتے ہوئے جو پنڈت ہیں۔ انہی میں گھٹتا ہے۔ مرے ہوؤں میں نہیں۔ کیونکہ مرتکوں کا پراپت ہونا اسمبھو ہے۔ اس لئے ان کی سیوا نہیں ہو سکتی" (ص ۲۶۶ مطبوعہ بار سوم) ٭

شائد تحریری شہادت کے بغیر پنڈت جی یا ان کے کوئی بھائی بند اعتراض کر دیتے۔ کہ صاحب! زبانی شہادت غیر معتبر ہوتی ہے۔ بنا بریں ۱۸۷۶ء کی چھپی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سے سوامی جی کی شرادھ کی نسبت رائے درج کر دی گئی ہے ٭

مندرجہ صدر چودہ پرمانوں کے ملاحظہ کرنے کے بعد بھی اگر شاستری کالورام جی اپنے وعدے کو وفا نہ کریں۔ تو سوائے اس کے ہم کیا سمجھیں کہ صاحب ممدوح دام تعصب میں بری طرح گرفتار ہیں پبلک کو گمراہ کرنے کی سعی ناجائز کرتے ہیں۔ اور ہمیں خواہ مخواہ شکوہ و شکایت کا موقع دیتے ہیں ۔

نہیں واجب ہے یہ ٹیڑھی چالیں چلنا بندہ پرور آپ
سمجھے کہ نادان ہیچ و سمجھتے ہیں ✣

فصل سوم

کیا قبل از ۱۸۷۵ء مہرشی مرتک شرادھ کے معتقد تھے؟

پرمانوں کی جھڑی

نتیجہ کیا اپنے عزیز جانیں چرائے دیتے ہیں لالہ جی
کیا نہ تم نے مجھ کو رسوا ہزار تہمت لگا لگا کر

باب ہٰذا میں جو دو امور واقعات کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی مہاراج کا منتویہ ہمیشہ پتروں کا مرتک شرادھ تھا۔ مرتکوں کے شرادھ کے وہ سخت خلاف تھے۔ ستیارتھ پرکاش فرسٹ ایڈیشن ۱۸۷۵ء مطابق سمت ۱۹۳۲ بکرمی میں طبع ہوئی۔ جس کی اشاعت ہونے کے کارن سناتن دھرمیوں کو شور و غوغا مچانے کا موقعہ ملا۔ اپنے پکش کی پشٹی میں راقم الحروف نے صاحب ممدوح کے ۱۸۷۵ء تا ۱۸۸۱ء کے دیاکھیانوں اور شاستراتھ سے مختصر اقتباسات درج کرتا ہے۔ علاوہ انکی

تصنیف کردہ کتب کی بھی شہادت پیش کی ہے۔ نیز سناتن دھرم کے ایک پرسدھ پنڈت کی رائے تصدیق کے لئے ہدیہ ناظرین کی گئی ہے۔ ۱۸۸۳ء میں مہرشی جی کا پرلوک گمن ہوا سمت ۱۹۲۰ مطابق ۱۸۶۳ء تک اپنے دھرم پرچار کے عظیم الشان کام کا منگلاچرن کیا تھا۔ ہمارے سناتن دھرمی دوست جو کہ بوجہ کمزوری پکش ہمیشہ پینترے بدلتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے باب اول کے مطالعے کے بعد یہ اعتراض کریں۔ کہ ۱۸۶۳ء سے پوروارتھات ستیارتھ پرکاش فرسٹ ایڈیشن کے تصنیف کرنے کے زمانے تک تو وہ سدھانت مذکور کے قائل رہے اگر اس نکتے کو دھیان میں رکھا جائے۔ کہ آریہ سماج پہلے پہل بمبئی میں ۱۰ اپریل ۱۸۷۵ء کو قائم ہوئی۔ تو مذکورہ بالا اعتراضات کا جواب خودبخود مل جاتا ہے۔ مگر آریہ سماج کو جس قسم کے مخالفوں سے پالا پڑا ہے وہ کب اصول کی پرواہ کرتے ہیں؟ اس لئے اگر ان چند اوراق میں بال کی کھال کھینچنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ۱۸۶۳ء اور ۱۸۷۵ء کے درمیانی زمانے میں مہرشی موصوف کے سدھانت شرادھ کی نسبت کیا وچار تھے؟؟ اس پر روشنی ڈالنی پڑی۔ تاکہ ایک دیرینہ غلط فہمی دور ہو کر آریہ سماج اور اس کے پرورتک کی پوزیشن شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہو جائے

لیجئے ناظرین! اب پرمانوں کا دفتر کھلتا ہے۔ ذرا غور سے سنتے جائیے۔ ذیل میں جو کچھ حوالہ قلم کیا گیا ہے۔ وہ صحت کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہیں۔ اور اگر مزید چھان بین کی ضرورت محسوس ہو تو اصل کتابوں کی ورق گردانی کر کے اطمینان فرمائیے

بال باندھے ہوئے کہتا ہوں میں راحت بجز سچ
فرق باتوں میں میری بال برابر کیوں ہو

امر واقعہ نمبر ۱۔ پونا میں مرتک شرادھ کا زبردست کھنڈن

(اگست ۱۸۷۵ء)

"...... براہمنوں نے سب لوگوں کو جال میں پھنسا کر اس قسم کے برت اپواس

اودیا میں شرادھ وغیرہ اور مورتی پوجا پر دید ورُدھ کرموں میں لوگوں کو چلانا شروع کیا ......" (اُپدیش منجری صفحہ ۱۴۶) +

"اس وقت پتری یگیہ کہنے جو مُردوں کا شرادھ اور ترپن سمجھا جاتا ہے وہ دور کے سنکلپ کو پتری یگیہ ماننا چاہئے۔ ویدوں کی بُنیادی قدامت چھوڑ کر اور سچے کرموں کو خیرباد کہکر پوپا ڈنڈی وغیرہ ترپن میں گھس گئے۔ اور جھٹ شرادھ ہونے لگا یعنی یہ پاکھنڈ ہیں۔ تو اُسے اور کیا کہنا چاہئے" (اُپدیش منجری صفحہ ۲۴۴) +

پاٹھک! یہ تو ہوا تقریری ثبوت۔ اب سُنئے تحریری۔ پھر خود ہی اندازہ لگائیے کہ مہرشی دیانند اُسی سال مرتک شرادھ کے خلاف تھے یا حق میں؟

امرواقعہ ۲۔ سنسکار ودھی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ء کی شہادت

پہلی سنسکار ودھی جو بھادوں پوش سمت ۱۹۳۲ مطابق سنہ ۱۸۷۵ء میں تیار ہوئی۔ اس میں مُردوں کے شرادھ کی تردید موجود ہے دیکھو صفحہ ۱۵۰ (منقول از گیان ناشک)

صاحبان ذی شان! کیا مندرجہ بالا شہادتوں پر نظر غور مبذول کرنے کے بعد بھی کوئی نکتہ سنج اور حق پسند شخص اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھکر یہ کہنے کا حوصلہ کرسکتا ہے کہ سوامی جی سنہ ۱۸۷۵ء تک مُردوں کے شرادھ کے معتقد رہے؟ اب ملاحظہ فرمائیے اس سے ایک سال بیشتر کا عقیدہ! +

امرواقعہ ۳۔ آریہ سندھیا سے ثبوت (سنہ ۱۸۷۴ء)

(اوّل) "......سوامی جی نے پہلے پہل بھاشیہ سہت سندھیا بزبان سنسکرت مطبوعہ اشون سمت ۱۹۳۱ مطابق اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء میں چھپوائی ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش مذکور سے ایک سال قبل طبع ہوئی۔ اُس کے صفحہ ۳ پر مرتک شرادھ کا کھنڈن موجود ہے۔ یہ آریہ پرکاش پریس میں چھپی ہے +

(دوم) یہی سندھیا جو اُسی سال پھر نولکشور پریس میں چھپی ہے۔ اُس کے

صفحہ ۱۰ پر بھی مُردوں کے شرادھ کا کھنڈن موجود ہے۔ (نسخہ گیان اشٹک صفحہ ۵۱)

امر واقعہ ۴۔ پنچ مہا یجیہ ودھی سے اقتباس (مطبوعہ ۱۸۷۶ء)

अनेन प्रमाणेन युक्त्याच विद्यमानान विदुषः श्रद्धया सत्कारेन तृप्तिंकुर्यादित्य भिप्रायः॥

ترجمہ۔ اِن (مندرجہ بالا) پرمانوں اور یُکتی سے بھی ورتمان وِدوانوں کو شردھا پُوروک سنکار سے ترپت کرے ٭

پیارے احباب ۱۸۳ و ۱۸۲ پر تین تحریری شہادتیں مہرشی موصوف کی پوزیشن ۱۸۷۶ء ۱۸۸۱ء کی نسبت صاف بتلا رہی ہیں۔ مگر چونکہ بعض کم فہم اشخاص نے سروسادھارن میں یہ خیال پھیلا رکھا ہے۔ کہ اُنھوں کا قول کچھ تھا۔ اور فعل کچھ۔ یعنی کتابوں میں تو کچھ لکھ دیتے تھے۔ اور زبانی لیکچروں میں اس کے برخلاف بیان کر دیتے تھے۔ لہٰذا قرین مصلحت ہے۔ کہ سنہ مذکور کے کسی لیکچر کا بھی ذکر کیا جاوے ٭

امر واقعہ ۵۔ ہاتھرس میں مرتک شرادھ کی پول کھل گئی

گھنیالال الکھ دھاری کی تصدیق

"....... سوامی جی نے ایک ویاکھیان مرتک شرادھ کھنڈن پر دیا۔ اور لوگوں پر اس کے متھیا ہونے کی اچھی طرح قلعی کھولی ...... اس لیکچر شرادھ والے کی نسبت منشی گنہیالال الکھ دھاری نے اپنے ایک رسالے نیتی پرکاش میں اس طرح لکھا ہے کہ ایک اُپدیش دیانند سرسوتی نے عوام میں کیا۔ وہاں کے براہمن ڈر گئے۔ کہ انہوں نے ہماری روٹیوں کو کھویا۔ اور ہماری چڑیوں کو جال میں سے نکالا ہے۔ ان لئے غرض مند اپنے نفع کی خاطر جانور کو آدمی بننے نہیں دیتے۔ بلکہ آدمی کو جانور بنایا کرتے ہیں۔"

(رسالہ نیتی پرکاش ماہوار صفحہ ۱۲۱ ۱۸۷۴ء (جیون چرتر کلاں صفحہ ۲۹۸ مرتبہ لکشمن)

امر واقعہ ۶۔ شرادھ اور پنڈدان کی تردید ۱۸۷۳ء

در.......۲۸ مئی ۱۸۷۳ء کو شری سوامی دیانند پٹنہ پہنچے گئے۔ وہاں ایک دن چھ بجے سے آٹھ بجے تک سبھا ہوئی......مورتی۔ پُران۔ شرادھ اور پنڈدان ان چاروں باتوں کا سوامی جی نے اس سبھا میں کھنڈن سنایا (جیون چرتر کلاں اولڈ ایڈیشن مرتبہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ص ۲۰۵)۔

مہرشی دیانند اور آریہ سماج کے نکتہ چینیو! تم تو لوگوں میں وعظ کہتے پھرتے ہو۔ آریہ سماج نے ۱۸۸۵ء کے بعد مرتک شرادھ کو تیاگ کیا ہے۔ مگر یہاں یہ بات ثابت کر کے دکھلا دی گئی۔ کہ ۱۸۷۳ء میں بھی اس غلط عقیدے کے بخیے ادھیڑے جا رہے تھے۔ کیا اب بھی تم وہی راگ الاپنا جاری رکھو گے؟

امر واقعہ ۷۔ پٹنہ میں جعلی ہنڈی بند ۱۸۷۲ء

در......۱۸۷۲ء میں سوامی جی نے شہر پٹنہ میں مورتی پوجا۔ شراب۔ بالن پپاؤں اور مُردوں کے شرادھ کی اس زور سے تردید کی کہ بڑی ہلچل مچی......(جیون چرتر کلاں اولڈ ایڈیشن ص ۱۰۵)۔

امر واقعہ ۸۔ داناپور میں پوپ ٹیکس کی پڑتال ۱۸۷۲ء

۱۸۷۲ء کے انت میں جو ویاکھیان داناپور میں ہوئے۔ ان میں سے مُردوں کے شرادھ کا کھنڈن بھی ایک وشے تھا۔ جس کی چرچا جیون چرتر اولڈ ایڈیشن کے ص ۱۸۷ پر کی گئی ہے۔ (آدی ستیارتھ پرکاش اور آریہ سماج کے سدھانت)۔

ہمارا اشہب قلم اس وقت ۱۸۷۲ء کے سال سے قلانچ لگا کر کلکتہ ۱۸۶۹ء میں قدم رکھتا ہے۔ ناظرین اُس کی لغزشوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مندرجہ ذیل واقعہ کو بگوش ہوش سنیں۔

امر واقعہ ۹۔ کاشی کی دی ہوئی ویوستھا

سناتن دھرمیو! اپنے گھر کی بات تو مانو

۲ مئی ۱۸۹۵ء کو فرخ آباد شہر میں جوالا پرشاد نامی ایک سناتنی نے مہرشی دیانند کی مخالفت میں کاشی کے پنڈتوں کی دی ہوئی ویوستھا کی نقل لا کر اشتہار دیواروں پر چسپاں کر دیئے۔ اس ویوستھا میں مرقوم تھا کہ

पुराणानां प्रमाणिकत्वे सिद्धे गयाश्राद्धादि कृत्यादि प्रामाण्यं निर्विवाद मेवेति सर्वसम-नपम् ॥

(الفاظ خط کشیدہ کا مطلب یہ ہے کہ گیا شرادھ وغیرہ کا پرمانک ہونا دوا دہت ہے۔ اس ویوستھا کے نیچے سوامی جی کو بہت سی گالیاں دی ہیں۔ انت میں کہا ہے کہ ان سے کہا نہ مانو۔ اس کے آگے پنڈت وشودھانند آدی پندرہ پنڈتوں کے دستخط ہیں۔ (جیون چرتر کلاں مرتبہ لکشمن صفحہ ۱۲۶)

اُمید ہے ناظرین با تمکین بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ دکھن میں مہرشی دیانند کے مورتی پوجا وغیرہ کا کھنڈن کرنے پر وہاں کے پورانکوں نے کاشی کے ودوانوں سے ویوستھا لی۔ اور اس میں پورانک سمپردائے کے جس جس منتویہ کا صاحب ممدوح کھنڈن کرتے تھے۔ اُس اُس کا منڈن درج کرایا۔ تاکہ کچھ نہ کچھ وسیلہ عوام کو پھنسا کے رکھنے کا بنا رہے۔ چونکہ شرادھ مفت خوروں کے جیون اور پران ہیں۔ اس لئے ویوستھا دینے والوں میں اُن کے گرو نے گیا پنڈدان کی بھی زبردست تائید لکھوائی ہے۔

افسوس! مطلب پرستی اور پکشپات کی زنجیر میں گرفتار ہو کر ہمارے سناتن دھری مخالف دیدہ دانستہ راستی کا خون کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اپنے گھر تک کے پرمانوں پر بھی توجہ نہیں دیتے ؎

ٹال جاتے ہیں جو اُن سے کہیئے ۔ بات مطلب کی چبا جاتے ہیں

آئیے ناظرین! اس سے دو سال بیشتر کے واقعات کی نسبت بھی آپ سے کچھ عرض کریں :-

امر واقعہ ۱۰ - انوپ شہر کا واقعہ (سنہ ۱۸۶۷ء)

"...... مہتہ سکھانند جی کا شرادھ دشٹے پر وچار ہوا - ...... سوامی جی اس طریق پر زندہ کا شرادھ کہتے تھے - کہ ربڑی کا پنڈ بنا کر منتر سے براہمن کے ہاتھ میں دے دیویں اور اُسے کھلا دیں" (جیون چرتر مرتبہ لکشمن صفحہ ۱۲۰)

امر واقعہ ۱۱ - رام گھاٹ میں کنا گنتوں کا نشیدھ (جولائی ")

"...... شرادھ کا نشیدھ اور مورتی اور تلکوں کا بھی نشیدھ کرتے تھے!" (جیون چرتر اولڈ ایڈیشن صفحہ ۸۰)

امر واقعہ ۱۲ - دو پنڈتوں کا بیان (")

"...... ۱۸۶۷ء کا ذکر ہے - کہ جب سوامی جی بمقام انوپ شہر لالہ بابو کی کوٹھی پر ٹھیرے ہوئے تھے - آپ کی نسبت پنڈت چھوٹے لال و پنڈت کردنانند گوڑ ساکن انوپ شہر نے متفق اللفظ ہو کر بیان کیا - کہ سوامی جی کا حکم تھا - کہ زندوں کا شرادھ کرنا چاہیے" (جیون چرتر کلاں اولڈ ایڈیشن صفحہ ۷۶)

امر واقعہ ۱۳ - زندوں کے شرادھ کی ہدایت (")

"...... میا رام جاٹ نمبردار شفیع نگر اور اوروں کے ملنے پر سوامی جی نے زندوں کے شرادھ کی ہدایت کی" (" " صفحہ ۱۱۸)

مندرجہ بالا تیرہ پرمانوں کے ہدیۂ ناظرین کرنے کے بعد سناتن دھرم کے ودوانوں پنڈت کالو رام شاستری و منشی رلیا رام امرتسری وغیرہ کو ڈنکے کی چوٹ سے

چیلنج

دیا جاتا ہے۔ کہ ان کا کھنڈن کر کے دکھلائیں۔ اور سوامی جی مہاراج کو مرتک شرادھ کا پکش پاتی سدھ کرنے کے لئے اپنے ثبوت پیش کریں۔ ورنہ آئندہ اس قسم کی غلط فہمیاں پھیلانے سے کان پر ہاتھ رکھیں ؎

بیٹھو بھی میرے قتل پہ کیا باندھو گے خنجر
دیکھوں تو تمہیں باندھنی آتی ہے کمر بھی

آہ! جس مہان آتما نے پراچین ویدک دھرم کو پھر جیوت کرنے کے لئے اپنا تن من دھن سواہا کر دیا۔ اُسے ہی بدنام کرنے کے لئے سرنت نئے منصوبے گھڑے جاتے ہیں سناتن دھرمیو! ہندو بھائیو! ستیہ کے اجیلا شیو اسے ؎

گریبان میں ذرا منہ ڈال دیکھو کہ تم نے اس وفا پر ہم سے کیا کی

آپ کی اس قدر زبردستیوں اور احسان فراموشیوں کے صلے میں ہماری زبان سے تو پھر بھی یہی کلمہ نکلتا ہے ؎

ستم ہی کرنا۔ جفا ہی کرنا۔ نگاہِ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا

باب سوم

فصل اوّل

سناتن دھرم کے چند عذرات اور اُن پر تحقیقاتی نظر

وہ کہتے ہیں کہ مردہ آن کر جیسے کناگت کو

یہ تبلاتے کہ زندہ ہی فقط کر سکتا بھوجن ہے

عذر ۱ گوکھرڑ کے مباحثے میں ہمارے سناتن دھرم کے پنڈت جی مرتک شرادھ کی سنتا کو بالکل ثابت نہیں کر سکے۔ مگر باوجود ہمہ جب تک ہمارے دل میں شنکوک باقی ہیں۔ ہم کس طرح اُسے چھوڑ کر آریہ سماج کے کتھن انوکول زندہ پتروں کے شرادھ پر قناعت کر سکتے ہیں؟ جبکہ اِس کی مُزاتی ہو مریادا انوسار چلنے سے کوئی انسان زندہ ناناتا کی سیوا کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ لڑکا اپنی چھوٹی سی عمر میں گورو کل چلا جاتا ہے۔ ادھر وہ تعلیم پا کر پچیس سال کی عمر میں گھر لوٹتا ہے۔ اُدھر اُس کا باپ پچاس برس کی عمر میں ہونے کے سبب بان پرستھ میں داخل ہو کر جنگلوں میں چلا جاتا ہے۔ پھر بتائیے لڑکے کو اپنی باپ کی سیوا کا موقعہ کب مل سکتا ہے؟

سمیکھشا پڑتال) شاباش۔ آپ نے اپنی کمزوری اور شکست کو تو تسلیم کرایا رہے آپ کے عذرات۔ سو وہ بھی سُنا دیجئے۔ اُن کی بھی مزاج پُرسی صدق دل سے کی جاوے گی +

آپ کا پہلا ہی عذر اور وہ بھی غلط فہمی و ناواقفیت پر مبنی۔ یا تو مہرشی دیانند جی

مہاراج کے گرنتھوں سے آپ نا آشنا ہیں۔ یا تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے یہ اعتراض دھر گھسیٹا ہے۔ سنسکار ودھی کے بان پرستھ پرکرن میں صاف لکھا ہے کہ "بان پرستھ کرنے کا وقت پچاس سال کے بعد ہے۔ جب پُتر کے بھی پُتر ہو جاوے" اس پرمان کے انوسار جب تک پتر کے پُتر نہیں ہو جاویگا۔ تب تک پُتر اپنے پتا کی سیوا خاطر خواہ کر سکتا ہے۔ اور پھر ماتا کی تو مرتیو تک کر سکتا ہے۔ اس بارے میں منو جی مہاراج کی بھی یہی رائے ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۶ شلوک ۲ و ۳ ؛

गृहस्थस्तु यदा पश्ये द्वली पलितमात्मन
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत॥ मनु० ६।२॥

ارتھ ۔ جب گرہستھی اپنے آپ کو حالت پیری میں نیز اور بیٹے کے بیٹے یعنی پوتے کو دیکھے تو جنگل میں قیام کرے ؛

संत्यज्यग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम।
पुत्रेषु भार्यां निक्षिप्य वनं गच्छेत सहैव वा॥३॥

ارتھ ۔ آہار اور دستر آدی سب اُتم اُتم پدارتھوں کو تیاگ اور پتروں کے پاس استری کو چھوڑ یا اپنے ساتھ لے کے بن میں نواس کرے ؛

अग्नि होत्रं समादाय गृह्यं अग्नि परि-
च्छदम। ग्रामादरण्यं निसृत्य निवसेन्नियते
न्द्रिय॥४॥

ارتھ ۔ اگنی ہوتر کو اور معہ سامگری کے گھر کی اگنی کو لے کر اور اندریوں کو روک کر گاؤں سے نکل جنگل میں رہے ؛

بان پرستھی کے لئے منوسمرتی میں अनादत्त : "انادتہ" لکھا ہے یعنی وہ دان نہ لیوے۔ اس سے پُتر کا اس کو سامان پہنچانا ہی سدھ ہے۔ افسوس

سوامی جی مہاراج کے کتھن پر دھیان نہ دے کر خواہ مخواہ آپ شنکا ساگر میں غوطے کھاتے ہیں۔ اور ناحق ستیہ دھرم میں شمولیت سے باہر رہتے ہیں۔

اگر بفرض محال مُردہ پتروں کا ہی شرادھ تسلیم کر لیا جاوے۔ تو بھی اسمبھو ہے۔ کیونکہ وید بھگوان کی رُو سے منُش کی پیرانہ عمر عموماً سو سال ہے۔ سو سال تک جیوت رہنے کی پرارتھنائیں عام طور پر ویدوں میں پائی جاتی ہیں۔

چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۳ کھنڈ ۱۶ کے اُپدیش کے مُطابق ہر ایک شخص کو پچاس سال کی عمر کے بعد گرہستھ چھوڑ جنگل کی راہ لینی چاہئے۔ اس کتھن سے مُردوں کا شرادھ اسمبھو ہونے میں ذرا بھر بھی شُبہ نہیں رہتا۔ فرض کرو۔ ایک شخص کا نام جگدیش ہے۔ جب وہ چوبیس برس کے بعد گرہستھ آشرم میں پرویش ہوا اور پچیس برس کی عمر میں اُس کے ہاں ایک "امرت" نامی پُتر پیدا ہوا۔ اب "امرت" چوبیس برس کی عمر کے بعد گورو کل سے نکل کر وواہ کراتا ہے اور گرہستھ میں پرویش کرتا ہے اور پچیسویں برس میں اس کے ہاں بھی ایک پُتر "موہن" نامی اُتپن ہوتا ہے۔ اب جگدیش تو پچاس سال کی عمر کے بعد اپنے پوترے موہن کی تولید کے بعد بان پرستھ میں پرویشٹ ہوتا ہے۔ اب بتاؤ کہ "امرت" کس پتا کا شرادھ کرے؟ اسی طرح پچیس برس اور گذر جاتے ہیں۔ کہ موہن کے گھر "پریم" نامی پُتر کا جنم ہوتا ہے۔ اور چوتھائی صدی کے بعد "پریم" کے گھر میں بھی ایک لختِ جگر "دیو" نامی پیدا ہوتا ہے اب "دیو" کی اُتپتی کے پشچات۔ دیو کے پتا "پریم" کا پتا مہا "جگدیش" سو برس کا ہو جاتا ہے۔ اور امرت کی عمر ۷۵ سال اور موہن کی عمر ۵۰ سال کی ہے۔ اب سوچئے پریم کس کا مرتک شرادھ کرے؟ "پریم" کا پتا "موہن" موجود ہے۔ پتا مہا "امرت" بھی زندہ ہے۔ اور پرپتا مہا یعنی پڑدادا "جگدیش" بھی زندہ ہے غرضیکہ تینوں زندہ ہیں۔ فرض کرو جگدیش گذر جاتا ہے۔ اُس کا پُتر "امرت" سنیاس

میں ہے - اور مرتک شرادھ نہیں کر سکتا - جگدیش کا پوترا "موہن" بان پرستھ میں
بیٹھا ہے - وہ بھی شرادھ نہیں کر سکتا - پھر شرادھ کون کرے گا ؟
آپ کے ہاں - یعنی پورانک مت میں مُردہ ماتا پتا دادا پڑدادا کا مرتک شرادھ
کیا جاتا ہے - پڑداد انک کی حد مقرر کرنا جیوت پتری شرادھ کا زبردست ثبوت ھی
کیونکہ ہو سکتا ہے - کہ پرپتامہا سو سال سے کچھ برس زیادہ زندہ رہے ✤

پितृभ्य स्वधायिभ्यः स्वधानमः। ۵

पितामहेभ्यः स्वधायिभ्यः स्वधानमः॥

यजु अ० २६ मं. ३६

एतत्ते प्रततामह स्वधाये च त्वामनु॥ ७५॥ एते ततामह स्वधायेच्च त्वामनु॥ ७६॥ अथर्व १८ पितरः पितामहा परेऽवरे ततास्ततामहा। सं स्कारविधि विवाह प्रकरण ✤ पितामहांस्तथाऽऽदित्यान् श्रुतिरेषासनातनी॥ मनु ३-२८४॥

مقصد بالا پرمانوں میں تین پشتوں کے شرادھ کا ودھان ہے - یجیہ
ولکیہ سمرتی کے ٹیکا کار وگیان ایشور جی لکھتے ہیں :-

श्राद्धं द्विविधं पार्वणमेकोद्दिष्टमिति। तत्र त्रिपुरुषोद्देशेन यत्क्रियते तत्पार्वणम्॥ श्राद्ध प्रकरण॥

ارتھ - شرادھ دو پرکار کا ہے - پاروَن اور ایکو دِشٹ - تین پُرشوں کے اُدیش سے جو کیا جاتا ہے - وہ پاروَن اور ایک پُرش کے

مندرجہ بالا بیان سے صاف عیاں ہے۔ کہ جیوت پتروں کی ہی سیوا ہو سکتی ہے۔ خواہ دو برس یا چار برس کا قلیل عرصہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر سناتن دھرمی باقاعدہ چاروں آشرموں کا پالن کریں۔ تو مرتکوں کا شرادھ کرنا ہی ناممکن ہے پس ۵ شیل وان۔ گن وان اور ویرآدک کا آدر کیجئے

"میرے باپ کو سو پہنچیگا" پر یہ نشچے تیج دیجئے

عذر نمبر ۵۔ جب لڑکا پچیسویں سال تک گوروکل میں رہے۔ اور چھبیسویں سال میں واپس آ لے۔ ۲۷ ویں میں شادی اور ۲۸ ویں میں لڑکا پیدا ہوا۔ اب اُسے ۸ ویں سے ۲۵ ویں تک گوروکل میں رہنا ہے۔ تو ۲۸ + ۲۵ = ۵۳ سال کی عمر میں لڑکا گھر آئے۔ اب وید اور ستیارتھ پرکاش میں ۲۵ ویں سال تک برہمچریہ اور پچاسویں سال تک گرہستھ اور پچھترویں سال تک بان پرستھ اور سو برس کی عمر میں سنیاس لکھا ہے۔ ۵۰ برس کی عمر میں جب کوئی شخص گرہستھ کو چھوڑ کر بان پرستھ کے لئے جنگلوں میں چلا جائیگا۔ تین سال گذرنے کے بعد لڑکا گوروکل سے واپس آئے گا۔ بتلائیے وہ سیوا کس کی کریگا؟ پتا تو اُس کا بنوں میں ہوگا دادا سنیاس میں۔ پڑدادا سورگ میں۔

بقیہ حاشیہ صہ ۱۲۳۔ اُدبش سے جو کیا جائے۔ وہ اسکو ورشٹ کہتے ہیں۔ یہ تین پشتوں کا شرادھ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ رشیوں کے زمانے میں جیوت کا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اتنے ہی پرشوں کا زندہ رہنا ممکن ہے۔ کیونکہ کوئی کوئی پرش اپنے پرپوتر کا مکھ دیکھ سکتا ہے۔ یدی یہ مرتک شرادھ ہوتا۔ تو یہ نیم لگانے کا کیا پریوجن تھا؟ جیسے اننت دیوں کو بلا لیتے ہیں۔ ویسے ہی ست یگ کے پتروں سے لے کے پہلی تمام پشتوں کو بلا لیتے۔ کیونکہ دراصل

سمیکھشا - سوامی جی برہمچریہ بحوالہ چھاندوگیہ اُپنشد تین قسم کا تحریر فرماتے ہیں۔ ادنیٰ ۔ متوسط ۔ اعلیٰ ۔ ادنیٰ قسم کا برہمچریہ ۲۴ سال کا ہے ۔ اور ستیارتھ پرکاش سملاس سوم میں لکھا ہے "اس کو ضروری ہے ۔ کہ ۲۴ برس تک عاقب الجواس یعنی برہمچاری رہ کر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے ۔ اور شادی کر کے بھی شہوت پرست نہ ہو" اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے ۔ کہ ۲۴ برس تک برہمچریہ پورا کر کے ادنیٰ درجے کا انسان شادی کر سکتا ہے ۔ مثلاً دیودت نے چوبیس برس تک برہمچریہ دھارن کیا ۔ اور پچیسویں سال کے آغاز میں شادی ہو گئی ۔ کیونکہ اس کی تجویز تو پہلے سے ہی ہو رہی تھی ۔ دس گیارہ ماہ کے بعد ۲۶ ویں برس میں قدم رکھنے سے پہلے پہلے اُس کے گھر لڑکا پیدا ہو گیا ۔ یہ بھی حسب قاعدہ برہمچریہ آشرم میں رہ کر ۲۴ برس کے پشچات ۲۵ ویں برس کی یکم تاریخ کو برہمچریہ سے نکل کر دواہت ہو گیا ۔ تو اب اُس کے باپ دیودت کی عمر ۲۵ + ۲۴ = ۴۹ برس کی ہوئی ۔ اور اُسی سال کے دلوں نو ماہ کے بعد جو گربھ کی معیاد مقرر ہے ۔ دیودت کے پوتا پیدا ہوا تب دیودت کی عمر ۵۰ سال کی ہوئی اور دیودت مہاشہ نے گرہستھ

بھوجن انہیں تو پہنچانا ہی نہ تھا ۔ ایک برتن میں اَن دکھلا کے سنتشٹ کر سکتے تھے ۔ نیز مرتک شرادھ کو جائز بھی تسلیم کر لیں ۔ تو یہ سوال بڑا زبردست پیدا ہوتا ہے ۔ کہ تین پشتوں سے اُوپر کی پشتوں کا شرادھ کیوں نہیں بتلایا گیا ؟ کیا انہیں بھوجن کی ضرورت نہیں رہتی ؟ اگر کہو اُن کو بھوجن ایشوری نیم دوارا مل جاتا ہے ۔ تو کیا پہلی تین پشتوں کو ہی نہ ملے گا ؟ غرضیکہ شرادھ ہر لحاظ سے زندوں کے لئے ممکن ہو سکتا ہے ۔ مُردوں کے لئے نہیں + ہاں یہ امر دیگر ہے کہ مُردوں کے نام پر مفت خور اپنا حلوہ مانڈے کا بازار گرم رکھیں جیسا کہ آج تک

چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا۔ تو اُس کے لڑکے کا کم از کم ایک سال تک اس کی سیوا کرنا
ہے۔ اسی طرح دیودت کے سنیاس آشرم میں پرویش کرنے پر اُس کا پوتا اپنے باپ
اور دادے کا جیوت شرادھ کر سکتا ہے۔ کیا اب بھی کسی شخص کو یہ کہنے کا حوصلہ ہو سکتا
ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے زندہ ماتاپتا کی بالکل سیوا نہیں کر سکتے ٭

عذر ۳ - اتھروید ۱۸-۱-۴۴ असुंयईयु: منتر انش کا پران
وایو ماتر سوکھشم دیہہ دھاری پتر نرکت کے انوسار سدھ ہو چکا ہے۔ تو جیوت ستھول
دیہہ دھاری میں وہ ارتھ کیسے گھٹ سکیگا ؟

سمیکشا - اس پرمان سے تو سناتنی شرادھ کا کھنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ
اس منتر میں سپشٹ ہے۔ کہ جو پران دھاری ہیں۔ ارتھات مرے نہیں ہیں۔ اس منتر
میں مرتک شرادھ کا لیش بھی نہیں ہے۔ مگر ہمارے سناتن دھرمی دوستوں کو
اس میں بھی مرتک شرادھ کی ہی بو آتی ہے ٭

عذر ۴ - اتھروید ۱۸-۳-۷۲ येते पूर्वेपरागता:
الفاظ کا منشاء ہے۔ کہ جو پتر پُوروکال میں گذر گئے۔ اُن کا بھی ترپن کرنا چاہئے
کیا ایسا کتھن جیوت پتروں پر گھٹ سکتا ہے ؟

سمیکشا - وید بھگوان سے مرتک شرادھ سدّھی کی کوشش کرنا ریت چھاننے
کے مصداق ہے۔ اگر اسی وید کے اس سے پُورو منتر کو پڑھ لیتے۔ تو کبھی اسے
ترپن وشے میں نہ لگاتے۔ اس منتر میں مندرجہ بالا الفاظ سے آگے
घृतकुल्येतु शात धारा بھی آیا ہے۔ جس میں صاف گھرت کی دھارا چتا پر
ڈالنے کا بیان ہے۔ آپ کو تو سوتے جاگتے۔ اُٹھتے بیٹھتے ترپن کا ہی دھیان رہتا
ہے۔ مہربان من! اس منتر میں تو یہ اُپدیش ہے۔ کہ پُرش کی لاش پر انتیشٹی سنسکار
کے وقت گھرت کی دھار ڈالنی چاہئے۔ تاکہ اچھی طرح جل جائے۔ دُرگندھ نہ آتپن ہو

شرادھ یا ترپن میں بھی کبھی گھرت کی دھارا گرائی جاتی ہے؟ اس منتر کو اگر آپ مرتک شرادھ پر لگانا چاہتے ہیں۔ تو پہلے خوب سوچ لیں۔ کہ کیا آپ آٹے اور گھرت سے ترپن کرنے کو تیار ہیں؟ تب تو ترپن بھی مہنگا ہو جائے گا۔ اب جو لوٹا پانی کا بھرا اور اوندھا کر دیا۔ کوڑی لگے نہ دام۔ بچ گئے سیتا رام۔ پھر ایسا نہ ہوگا کیوں سیدھے سادے مفہوم کو چھوڑ کر بھنور چکر میں پڑ کر سمے گنواتے ہو۔ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہو؟

عذر ۵ — मृतः पितृषु संभवन्तु। اتیادی اتھرو وید کے منتر سے دوّت ہے۔ کہ مرے ہوئے پتر پتر یونی میں پرگٹ ہوں۔ اور मृतः شبد مول منتر میں صاف ودیمان ہے۔

سمیکشا — بھلا اس منتر میں یہ کہاں ہے۔ کہ اُن کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے؟ آپ کے کتھن انوسار بھی اس سے یہی جھلکتا ہے۔ کہ مر کر پتر یونی میں ہوں اگر کسی یونی کی پراپتی منتر سے پتر ترپن سدھ کرتے ہو تو मृतस्यै काह्न — اس لیکھ سے کہ مُردے کے श्राहे वै मुंजानः प्रथमिजायते ایکادشاہ شرادھ کھانے سے گناہ ہوتا ہے۔ تو کتوں کا بھی ترپن کرو گے؟ بس اس منتر سے مرتک شرادھ سدھ نہیں ہوتا۔ نہ ہی یہ کہ مر کر سب ہی پتر یونی میں داخل ہوتے ہیں۔

عذر ۶ — اگر مُردوں کا شرادھ ٹھیک نہیں تو اشٹادھیائی میں ऋक् छे शरदः ارتھات شرد رتو یعنی موسم سرما میں شرادھ کرے۔ ایسا کیوں لکھا ہے؟ اشٹادھیائی کو تو آپ کے سوامی جی بھی پرمانک گرنتھ مانتے ہیں۔

سمیکشا — وید سے تو آپ نراش ہو چکے۔ اب ویاکرن میں چلنے لگے ہو۔ اچھا دیکھیں۔ یہاں سے بھی کچھ مطلب براری ہوتی ہے یا نہیں۔ اس سوتر کا

تو یہ ہے۔ کہ شرد پراپتی پدک शरद प्राति पदक سے ऋण پرتیہ

प्रत्यय ہو۔ شرادھ واجبہ ہو تو۔ آپ اس کی یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ شرد رتو میں

شرادھ کرے آفرین اس نکتہ دانی کے۔ اس حساب سے تو एकागारिकट

चौरे اس سوتر کا بھی آپ یہ ارتھ کرتے ہونگے۔ کہ ایک محل میں چوری کریں۔ اور

اپنے سوتر سے اگلے سوتر विभाषा रोगातपयोः کا بھی یہ ارتھ کرتے

ہونگے۔ کہ شرد رتو یعنی موسم سرما میں وکلپ سے بیمار پڑے۔ پس سارے سناتن

دھرمی شرادھ کیا کریں۔ اور روگی بنا کریں۔ دھوپ میں بیٹھا کریں۔ اور کیول ایک

محل میں چوری کر کے بڑے گھر کی ہوا کھایا کریں۔ اور آپ کی ہمہ دانی کی مدح سرائی

کیا کریں ٭

عذر۔ ۔ पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदकक्रिया

ایسا پاٹھ شریمد بھگوت گیتا کے پرتھم ادھیائے کے شلوک ۴۲

کے اخیری بھاگ میں آتا ہے۔ ارجن بھگوان کرشن سے عرض کرتے ہیں۔ کہ پنڈ

اور جل دان کی کریا لوپ ہونے پر ان کے پتری لوگ گر جاتے ہیں۔ اس سے

مرت پتروں کو پنڈ دان دینا ظاہر ہی ہے ٭

سمیکشا۔ مندرجہ بالا شلوک میں پد "پنڈ" کے ارتھوں پر ہے۔

منو دھرم شاستر کے ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۱۶

एकैकं ह्रासयेत्पिण्डं कृष्णे शुक्लेच वर्धयेत॥

میں پنڈ نام گراس کے لئے آیا ہے شلوک

زیر غور کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ورن سنکر سنتان کے اتپن ہونے سے کل پتت ہو جاتے

ہیں۔ اور ان جل سے جیتے ماتا پتا کو تنگ رکھتے ہیں۔ ارتھات انہیں شردھا سے

گراس یعنی بھوجن اور جل نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ بعض "سعادت مند" تو کسی مسکرت

کدی کے شلوک سے

لات گھونسا کمر مدھیے چکلنم تلم بھنجنم   چرن داسی سمیس مدھیے بار بار دھڑا دھم

کے انوسار جوتی پیر ازنک کا سلوک روا رکھتے ہیں آج کل بھی کم نہیش بھرتا ہے ہمارے گھرانوں میں یہ دل سوز نظارہ نظر آتا ہے - اس شلوک سے اگلے شلوک میں بیان کیا ہے - کہ ورن سنکر کرنے والے دوشوں سے ہی جاتی نشٹ ہوتی ہے - نیز شنکر آچاریہ آدی جو بغیر گرہستھ کئے ہی سنیاسی ہو گئے - اُن کا اور اُن کے پتروں کا نرک واس ہونا چاہئے - اگر یہاں پنڈ شبد سے مرت پتر کا ہی گرہن کیا جاوے - تو بقول گیتا کے جو دھرم یدھ میں مر گئے - وہ نرک میں کیسے پڑینگے ؟ بس یہاں ورن سنکر ولی اولاد کرام سے ہی مطلب سمجھنا چاہئے اور اگر پنڈ کریا سے اسی کرم کا مطلب سمجھ لیا جاوے - جو مرتک شرادھ کرنے والے مانتے ہیں - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ مرتک شرادھ وادیوں کے مت میں کھشتریہ پتر بھی پنڈ دان دینے کا حق دار ہے - پھر پتر نرک میں کیسے پڑینگے - اگر کہا جاوے کہ کھشتریہ کو تو حق ہے - مگر ورن سنکر کھشتریہ کو نہیں - تو برہمن اور کھشتری کے سنیوگ سے اُتپن پانڈو ورن سنکر کیوں نہیں ؟ قصہ مختصر یہاں مطلب وبھچار سے پیدا شدہ ورن سنکر اولاد سے ہے ✦

نمبر ۵ مہابھارت - پُران آدی میں شرادھ کا ودھان دکھلانے پر تو پرکھشیت یعنی ملا دی کہ کر وا دی چھپڑا لیتے ہو - تمہاری سمتر کتاب سے اگر ہم شرادھ مردوں کا نہ کھلاویں - پھر تو تسلیم کرو گے ؟ ستیارتھ پرکاش میں جا بجا [illegible] ارتھات پتروں کے لئے گراس دینا पितृभ्यः स्वधायिभ्यः स्वधा नमः لکھا ہے - اگر پتروں سے مردہ باپ مراد نہیں تو کیا جیتے جی ان کا ایک ہی گراس دے کر سنتشٹ کرو گے ؟

سمبھاشا سنتشٹ सन्तुष्ट ہونے کا پرمان آپ [illegible]

ہے کیا شرادھ کے پوتے کے لالچی ایک ٹکڑے پر [illegible] [illegible] ہیں ؟

اِس پاٹھ کو مرتک پتروں کے سمبندھ میں لگانے سے قبل اتنی تکلیف اُٹھانا تو گوارا فرمالیجئے۔ کہ :ہاں پرکرن (مضمون) کیا ہے؟ پتری یگیہ یا کوئی دیگر؟ اگر آپ کو معلوم ہو تو لوسُن لو۔ بھوت یگیہ سنبندھی یہ منتر ہے۔ پتری یگیہ سمبندھی نہیں۔ اس میں پتروں اور شرادھ کا کیا پریوجن؟ پتر पितृ شبد کے مختلف معنی ہوتے ہیں یہاں پر یہ شبد اپنے root کے لحاظ سے پشو پکھشیوں وغیرہ کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ چونکہ وہ بھی نشکام ہیں اُتم پدارتھ دے کر پالن کرتے ہیں۔ لہٰذا اُن میں بھی پتری بھاو ہے۔ جیسے شہد کی مکھی۔ اور کستوریا مرگ آدی۔ اُتم شہد اور کستوری آدی کے ذریعے ہم کو انیک روگوں سے مُکت کرتے ہیں۔ اسی لئے اُنہیں پتری ستھان میں نیکت کر کے پرتشٹھا پوروک اُسی پتری یگیت نیم میں بدّھ کر کے دکھشن کو مکھ کر کے بھاگ دینا چاہیئے۔ پرکرن انوسار ہی پتر کا ارتھ لینا چاہیئے۔

عذر نمبر ۹۔ شت پتھ براہمن میں پتروں کے آگے جلتی لکڑی رکھنی لکھی ہے اگر جیوتوں کو پتر مانیں تو تمہیں اپنے ماں باپ کے آگے جلتی لکڑی رکھنی پڑیگی۔

سمیکشا۔ آپ کے مت انوسار مرتکوں کے شرادھ کے نمت بھی تو جیوت براہمن ہی جمائے جاتے ہیں۔ پھر آپ کو بھی تو اُن کے سامنے دھونی سلگانی پڑیگی یتھارتھ میں وہاں جلتی لکڑی سے تات پریہ نہیں۔ بلکہ جیوت پتروں کو بھوجن کراتے سمے اگر رسوئی میں کسی کارن سے اندھیرا ہو تو جلتے دیپک آدی کے پرکاش سے بھوجن دیکھ لیا جاوے۔ اگر کوئی تنکا وغیرہ پڑا ہو تو نکال دیا جاوے۔ اب بھی ہوشیار لوگ آپ سے سوامی کہ جل وغیرہ روشنی میں دیکھکر دیتے ہیں۔

عذر نمبر ۱۰۔ جیوت پتروں کا شرادھ مانتے ہو۔ تو مردوں کا وواہ کرنا کیوں نہیں مانتے؟ اگر مُردوں کے وواہ کو اسمبھو اور فضول کہو تو ایسے ہی زندوں کا شرادھ فضول کیوں نہیں ہے؟

سمیکھشا۔ آریہ سماجیوں کے بوڑھے پتروں کو تو سنتان کی موجودگی کے باعث مکرر شادی کی حاجت نہیں۔ پورانکوں کے مُردوں نے دوسرا جنم دھارا ہوگا۔ تب مُردے پتروں کے بھجبو پیٹ۔ وواہ آدمی اور کبھی نام کرن آدمی بھی کرا دیا کریں۔ جب انہیں بھوجن پہنچ جاتا ہے۔ تو استری ہی نہ پہنچیگی؟ کیا سیج کو خالی رکھنا چاہتے ہو؟ سناتنی بھائی پرمتوں کے مرنے پر مہا پاتروں کو دان کے وقت اگر مرتک استری ہو تو اس کے خاوند کے لئے اور اگر پُرش ہو تو اُس کی پتنی کے لئے وہ چند سامان لحاف توشک برتن وغیرہ دیا کرتے ہیں۔ جوڑے میں سے کوئی جیتا بھی ہو تو بھی سب سامگری پہنچ جاوے گی۔ اگر مردے کا وواہ اسمبھو ہے۔ تو اُسے بھوجن پہنچنا بھی اسمبھو ہے۔ زندوں کا شرادھ سمبھو ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اُن کا وواہ بھی سمبھو ہے۔ مہاراج بھیشم پتامہ نے اپنے باپ کا کرایا ہی تھا۔

عذر ۱۱۔ منوسمرتی کے شرادھ میں مانس و دھایک شلوکوں سے ڈر کر اگر شرادھ چھوڑتے ہو تو سنسکاروں کو بھی تلانجلی دینی پڑے گی۔ کلیگ میں مانس کھلانے اور اُس کے پنڈ دینے کی ممانعت تو سناتن دھرم بھی کرتا ہے۔

سمیکھشا۔ یہ بھی دروغ کہ سناتن دھرمی کل یگ میں مانس کو منع کرتے ہیں اگر ایسا اصل میں ہوتا۔ تو اب بھی "بلی" دینے کا دستور کیوں ہوتا؟ سانڈوں اور بھینسوں کو پہاڑوں کی چٹانوں سے گرا کر اُن کے خون سے فوارے کیوں چلائے جاتے؟ اور شرادھوں میں اس وقت بھی اکثر مقامات میں مانس کے پنڈ دیے جانے کا رواج کیوں ہوتا ریاست کشن گڑھ کے سوم یگیہ میں بکرے کے مُکھ میں چنا بھر کے اُس کے گلے پر چھری کیوں چلائی جاتی؟ یہ بات بڑی عجیب ہے۔ کہ کل یگ میں مانس منع کردیا ہے اس سے تو صاف شُبہ پڑتا ہے۔ کہ ست یگ تریتا دواپر وغیرہ میں جائز ہوگا۔ اگر آپ ایسا مانتے ہیں۔ تو ڈبل انرتھ کرتے ہیں۔ رہی سنسکاروں والی بات۔ وہ

عیاں ہے۔ کہ ہمارے آچاریہ مہرشی دیانند جی مہاراج نے سولہ سنسکاروں میں
سے مانس ودھایک ویدورُدھ انشوں کو نکال کر ہمارے لئے شُدھ سنسکار ودھی
بنادی ہے۔ جس کے انوکول ہی وواہ آدی سنسکار ہوتے ہیں۔ لہٰذا وواہ آدی اُتم سنسکاروں
کو ہم لوگ کیوں چھوڑیں۔ دشٹ کرموں کو چھوڑتے ہیں ۱۱

پورو پکش ۱۲ ۔ اگر ہم ابھی پرانک ٹیکوں میں مانس کا ودھان بھی مان
لیں۔ تو بھی کچھ حرج نہیں۔ سوامی دیانند نے بھی تو اپنے یجروید بھاشیہ کے ادھیائے
۲۴ کے منتر ۹ کا بھاشیہ کرتے ہوئے نیل گائے آدی کے ہلاک کرنے کی آگیا دی ہے۔

سمیکشا ۔ سوامی جی نے منتر مذکور میں کہیں بھی نیل گائے کو جان
سے مار ڈالنے کی آگیا نہیں دی۔ یہ سراسر بہتان ہے۔ راجہ کو اپدیش دیتے ہوئے منتر
میں کہا ہے۔ کہ تیرے راجیہ میں جس بن میں رہنے والی گؤ کے سمان نیل گائے سے کھیتی
کی ہانی ہوتی ہے۔ تو اس کو اپدیش کرتا ہوں۔ کہ اس کے مارنے سے سورکھشت ان
بردھی کو پراپت ہو ۱۱

اس منتر کا بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ جو جنگل میں رہنے والے نیل گائے آدی
جانور کھیتی کی ہانی کریں۔ تو انہیں کھیتی سے ہٹاکر علیحدہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر وہ
بدستور نقصان کرتے رہیں گے۔ تو فصل برباد ہو جانے کا خوف ہے اس "مارنے"
کا یہ مطلب نہیں۔ کہ چھری لے کر ان کا سرتن سے جدا کر دیا جاوے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ
کھیتی سے ہٹاکر اناج کی رکھشا کریں۔ جیسے کسی بنئے کی دوکان پر اناج کی ٹوکری
میں کوئی رہگذر گائے منہ ڈال دے اور وہ بیٹھا ہو۔ دکان سے فاصلے پر۔ تو کسی آدمی
کو زور سے پکار اٹھے۔ کہ "ارے بھائی! ذرا اس گائے کو مار دیو مار دیو!" تو اس کا
مطلب "ہٹانا" سے پشو کو ہٹا دینا ہوگا۔ افسوس! ہمارے سناتن دھرمی بھائی
اپنے پکش کی صفائی کرنے کے لئے آریہ سماج پر بھی متھیا دوش لگانے سے نہیں چوکتے

پنڈت کالورام جی شاستری نے "دیانند کی وِدوِتا" نامی پستک میں سوامی جی کے بھاشیہ پر گو بدھ کا الزام تو تھوپ دیا۔ مگر اتنا نہ سوچا۔ کہ وہ شخص جس نے گوکرنا ندھی پستک بنائی اور مختلف مقامات میں ایسے ویاکھیان دیئے۔ خوب جانو۔ کہ گو ہتیا سے یہ دیش اُجاڑ ہو گیا ہے۔ اور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اب دیکھو کیسے افسوس کی بات ہے کہ اس قدر نقصان کو دیکھ کر بھی ہمارے ملک کے حاکم ادھر توجہ نہیں کرتے۔ یہ نقصان صرف اُن کا نہیں۔ بلکہ ہم لوگوں کا بھی ہے۔ کہ ہم لوگوں میں اتفاق نہ ہونے سے یہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر اس ملک کے آدمی مل کر گورنمنٹ کو عرضی دیں اور دل سے اسے بند کرا دیں۔ تو کیا ہو نہیں سکتا ہے؟ ......" (دانہ گجر ۲۔ اکتوبر ۱۸۸۱ء فرخ آباد) اور دہلی کے عظیم الشان دربار میں ہند کے مہاراجاؤں تک کو گورکھشا کے لئے اپیل کرکے اور ایک عرضی پر کئی لاکھ آدمیوں کے دستخط کرا کر گو ہتیا کے بند کرانے کی تحریک کی۔ گو ہتیا کی آگیا وید سے بھی سکتا ہے یا نہیں۔ صاحب ممدوح نے اپنے آچاریہ مہیدھر کی طرح ہی مہرشی دیانند کو سمجھا ہوگا۔ مہیدھر جی یجروید ادھیائے ۲۵ کے منتر ۲۰ کا بھاشیہ کرتے ہوئے گل افشانی فرماتے ہیں کہ "وہ اس یجروید کے منتر سے جوان گئو ([illegible]) کی چربی یا مانس ہون میں ہوم کرے" یا پنڈت بھیم سین جی کے لیکھ کی یاد آ گئی ہوگی۔ جو وششٹھ سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۸ کا بھاشیہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ "...... آئے ہوئے براہمن یا کھشتری یا راجہ اور کسی اتتھی کے لئے بڑے بیل اور بڑے بکرے کو پکا دے"۔

لیجئے سناتنی بھائیو! اب تو آپ کے قابل فخر پنڈت جی مہودے نے آپ کی آتم ترپتی کے لئے وششٹ کی آگیا دے دی۔ خوب خوش ہو جاؤ۔ اگر انکار کرو گے۔ تو وششٹھ سمرتی کے زہریلی حکم کی تیغ جو تمہارے سر پر لٹکتی ہے۔ اس کی نذر میں آکر رہو گے۔

कृतौ श्राद्धे नियुक्तो वा अनश्नन्पतितो द्विजः

मृगयो पार्जितं मांसमभ्यर्च्य पितृदेवता॥

اِس دشہ میں پنڈت جوالا پرشاد جی سورگ باشی تو سب سے بڑھکر نمبر لے گئے۔ آپ اسی دید کے ادھیائے ۲۵ کا ترجمہ کرتے ہوئے خوب کھُلے چھوٹ گھوڑے آدمی پشودوں کو مار کر کھانے کا اعلان کرتے ہیں۔ بقول پنڈت جگیندر شرما جنہوں نے پنڈت کالورام کے دیانند دید بھاشیہ ویشیک اعتراضات کے معقول و برجستہ جواب دینے کے لئے ایک زبردست کتاب "کالورام کی کالما" تصنیف کی ہے۔ اب تو سناتنوں کی رکیبی یا تسیلہ میں خوب...... پکنا چاہئے۔ کم از کم اُتسووں میں تو لیکا کرسناتنی اُپدیشکوں کا ستکار شردھا کے ساتھ اوشیہ کرنا چاہئے...... اِس کام کو ہمارے سناتن دھرمی سجنوں کو پنڈت کالورام جی کو بُلا کر اوشیہ سیکھ لینا چاہئے ÷

عذر ۱۳ جبکہ

आत्मा वै पुत्र नामासि) आत्मा — वै पुत्रः जायते اتیادی شرتی اور

भार्या पुत्रः स्वकातनुः

اور गर्भो भूत्वेह जायते اتیادی سمرتیوں ہیں پُتر سے پتا کا ابھید دکھایا دکھائی ہے۔ تب تم جھوٹ رُوپ بھید یا اسیرانیہ ہونے کا جھگڑا کیوں کرتے ہو؟

سمیکشا۔ یدی ان پرمانوں کے آدھار پر پتا پُتر کو ایک ہی مانو گے۔ تو استری گمن میں ماتری گمن کا دوش آوے گا۔ کیا کوئی پُرش بھی پُتر کی ماتا (اپنی استری) کو ماتا کہہ سکتا ہے؟ ان پرمانوں سے پتا پُتر کا پریم مراد ہے۔ نہ کہ آتما کی ایکتا ÷

عذر ۱۴ چونکہ مرے ہوئے پتا آدی کو جنمانتر میں شرادھ ترپن کا پھل ملنے کا کوئی پرتیکش پرمان یا اُن کے ہاتھ کی رسید نہیں آتی۔ اس لئے پھل پہنچتا ہے یہ کیسے مان لیویں؟ ایسا اگر تم کہتے ہو۔ تو تم بھی اس بارے میں پرتیکش پرمان پیش کرو کہ اپنے کئے شُبھ اشُبھ کرموں کا پھل جنم جنمانتر میں ملجاتا ہے ÷

سمیکشا۔ وید سمرتی سب میں یہی درنن ہے۔ کہ اپنا کیا کرم اپنے آپ کو

ہی بھوگنا پڑے گا۔ پُتر دارا بندھو کوئی بھی اُس لوک میں سہارا نہیں لگاویگا۔ ایسے
آرش پرمان سے اپنے کرم کی پھل پراپتی مانتے ہیں۔ شاستر میں کہیں نہیں لکھا۔ ایک
کے کئے کرم کا پھل دُوسرے کو بھوگنا پڑتا ہے۔ ایشور کا نیم انصاف پر مبنی ہے اگر
آپ کے کتھن انوکول مان لیا جاوے۔ تو کرت ہانی اور "اکرت ابھیاگم" دوش آویگا
فرض کرو۔ ایک مہاراج یا سیٹھ بڑا پاپی تھا وہ مر گیا۔ اُس کا پُتر لاکھوں روپے کی
سامگری سے شرادھ کرتا ہے۔ اگر اس شرادھ کے پھل سے اُس راجہ کی سدگتی
ہو جاوے۔ تو بڑا انیائے ہے۔ کیونکہ اُس نے جو پاپ کئے۔ اُن کے بدلے اُسے
کچھ ڈنڈ نہیں ملا۔ اور جو کرم اُس نے نہیں کئے تھے اُن کا پھل مل گیا۔

عذر ۱۵ کیا تمہارے مت میں جیوت پتروں کو "اپ سویہ" ہو۔ بایاں
گھٹنا پرتھوی پر ٹیک کر دکھشن کو بھوجن دیا جاتا ہے؟ اور ایسا کیوں کرنا چاہئے۔ کیا اُس
کا کچھ پھل یا پریوجن پرتیکش میں دکھا سکتے ہو؟ کیا اس پرکار دیئے ہوئے کو تمہارے
جیوت پتر کھا لیتے ہیں۔ اور کیا اشبھ نہیں مانتے۔ اور ایسا کرتے۔ پوپ لیلا آپ لوگ نہیں چھوڑتے

سمیکشا - یہ پتری پُوجا کا Etiquette رول ہے۔ مہاراجا دُلیپ
کو راج تلک کے وقت بہت سی قواعد کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ
ہفتم کو تخت نشینی کے وقت پچاس سے زیادہ ایسی قواعد کرنی پڑی تھیں۔ پردھان پُرش
جن شہروں کے ملنے پر پرنام سمہ کسی دیش میں دونو ہاتھ جوڑنے کہیں ایک ہاتھ
ماتھے پر دھرنے کہیں ایک انگلی مارتے سے سلام ہوتا ہے۔ کہیں پولیس یا فوج میں
چیت ہلنا منک کے پاس کان پر کھڑے ساکھڑا ہونا پڑتا ہے۔ تو کیا کوئی اُن کو بھی
نرار تھک کہہ سکتا ہے؟ ایسے ہی۔ سب یہ اپ سویہ کا برتاؤ ہے۔ کیا مرے پتروں
کو سویہ پہنتے ہوئے بھوجن کروانا لگتا ہے؟ اس قسم کے سوال ہم بھی بہت کر سکتے
ہیں۔ سول افسروں اور فوجی افسروں میں اختلاف سلام کے سبب درجہ انسانی نہیں

جب تو فرق نہیں آتا۔ وہ واہ سمیہ ور کے پاؤں دھونے اور اسے پور انکوں کے اُسے دشنو
دب تک کہہ دینے سے مُکش ہی رہتا ہے۔ ایسے ہی خاص موقعوں پر پتری پوجا
کے وقت "اپ سویہ" آدمی بھید ہو سے پتروں کے نِمتُو دانسا بنت) ہیں فرق
نہیں آتا۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ یہاں مرت آتما پتا سے ذات پر ہے تو کیا
مُردوں کا اپ سویہ ہونا یا گھٹنہ ٹیک کر بیٹھنا ممکن ہو سکتا ہے؟ نیز اگر کریشو یونی
میں ہوں تو بتلائیے۔ وہ کس طرح گھٹنے ٹیکیں گے؟ اور اگر چیونٹی پسو آدمی کی
یونی میں ہوں۔ تو شرادھ تا ان جینیوں کے گھٹنے یہاں سے پہونچیں گے؟ نیز یہ بھی
بتلائیے کہ وہ گھٹنے ٹیک کر پتر لوک میں بیٹھیں گے۔ یا بھوجن کرنے یہاں آئیں گے؟

مخاطب؛ آریہ سماج کا شرادھ ہی مُردوں کا شرادھ ہے۔ جو چار
وید منتر سے مانتا ہے۔ اور ہم لوگ سو کہتے ہیں ثبوت آتما جیتن ماتر کا شرادھ
مانتے ہیں۔

سمیکھشا۔ اگر آپ جیتن ماتر کا شرادھ کرتے ہیں تو
ये ऽ ग्निदग्धा
اور یجر ۱۹-۶۰
ये ऽ ग्निष्वात्ताये अनग्निष्वात्ता। यजु १९
اتیادی منتروں میں اگنی سے داہ کیا۔ اُس جیتن ماتر کا مانتے ہو۔ یہ بات تو صاف
ظاہر ہی ہے کہ آپ کے مت الوکول اگنی شواتہ آدمی جو پتر لوک میں رہتے ہیں
وہ ہر روز اُن کا بھوجن کرتے ہیں۔ پھر یہ جیتن ماتر کا شرادھ کیسے ہوا؟
ये निस्वात्ताये प्रेमा اتیادی منتروں میں جو یہ ارتھ کرتے ہو کہ
مرنے پر جن کو کھود کے گاڑ دیا۔ جو بن یا جنگل میں چھوڑ دیئے گئے۔ جو اگنی
میں جلا دیئے گئے۔ کیا یہ بھی جیتن ماتر تھے؟ جن کو گاڑ دیا۔ جلا دیا گیا وغیرہ
اس بات کو تو معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ پرتھوی میں گاڑے ہوئے
اور اگنی میں جلائے ہوؤں کو ہی آپ کا اگنی دیوتا اکٹھے کر کے لاتا ہے۔ اور انہیں

کو شرادھ کا بھوجن کھلاتا ہے - اب بتلائیے کہ مردوں کا شرادھ یہ کہلائیگا - جو سناتن دھرمی کرتے ہیں - یا وہ جو آریہ سماجی کرتے ہیں ؟

عذر ۱۷ - جیوت پتروں کے - شرادھ کی آپ آگیا دیتے ہیں سو وہ لاحاصل ہے - کیونکہ ماتا پتا سو تو پالک ہیں - وہ گھر کے خود ہی مالک ہیں - اُن کا دیا ہوا ہی تو بھوجن اولاد کو ملتا ہے - پھر اُن کا شرادھ کیسے ؟

سمیکشا - جب برہمچاری گن سماورتن کر کے گھر آ کر وواہ کے پشچات گھر کا چارج لیں - تو بان پرستھ کا وقت آنے تک جتنا عرصہ میسر رہیں - وہ اُن کی ٹہل تواضع کریں - ماتا پتا کو پھر خانگی تفکرات سے لینا کیا ؟ یہی ریتی بگڑی ہوئی شکل میں اب بھی کثرت سے مروج ہے - جہاں کسی کا لڑکا کاروبار سنبھالنے کے لائق ہو جاتا ہے - باپ گھر کا تمام کاروبار اُس کے ذمہ ڈال کر آپ ہلکا سا کام اپنے پاس رکھ لیتا ہے ۔

عذر ۱۸ - اجی جناب امرتکوں کے شرادھ کی رسم کم و بیش دنیا کی ہر قوم میں پائی جاتی ہے - آپ ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں - لاہور کا ڈی اے وی کالج کانپور کا مجوزہ آریہ کالج جالندھر کا نیا ڈی اے وی کالج - گنپتی بھون - لیکھرام میموریل فنڈ - اور کسی آریہ سماجی لیڈر کے سورگ باش پر پارتھنائیں شرادھ ہی تو ہیں - اگر کہو یہ سب کچھ یادگار کے طور پر کیا جاتا ہے - تو شرادھ کیا یادگار کی ایک قسم نہیں ہے ؟

سمیکشا - یہ بھی خوب رہی - آریہ سماجک انسٹی ٹیوشنوں کو بھی آپ نے مہرشی دیانند کا شرادھ بتلا دیا - کسی کے نام پر سکول یا پاٹھشالہ بطور یادگار رہنا اور بات ہے اور شرادھ اور - شرادھ تو نتیہ یا نیمتک پانچ یگیوں میں سے ایک ہے اگر آپ کے کتھن انوکول اُسے بھی یادگار تصور کر لیا جائے - تو پھر وہ یگیہ نہیں

کھلا سکیگا۔ جو آپ یا ادرستا تنی شرادھ کو یادگار سمجھے بیٹھے ہیں۔ یہ آپ کی بڑی بھاری
بھول ہے۔ کسی کی یادگار میں آریہ سماج کوئی کالج یا گوروکل اس لئے نہیں بناتا کہ
اُس کی دیواریں اُسے پرلوک میں ملیں۔ برخلاف اس کے شرادھ میں بھوجن مُردوں
کے پاس پہنچانے کے لئے براہمنوں کو کھلایا اور دان دیا جاتا ہے۔ اگر "مرتک
آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنائیں مُردوں کا شرادھ ہیں" ایسا دعوے کرنا
صداقت کے بعید نہیں۔ تو سناتن دھرمی کیوں مُردوں کے نام پر کھیر پوڑے کھلاتے
ہیں؟ وہ بھی اسی طرح شرادھ کر چھوڑا کریں۔ سروگیہ اور سرودیا پک ایشور
سے ہر انسان اپنے سنبندھی کے لئے پرارتھنا کرسکتا ہے۔ مرنے کے پیچھے جو انکی
کی اشٹ پراپتی کے لئے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ وہ جیوت لوگوں کو سنمارگ درشانے
کے لئے کی جاتی ہے۔ اور دُوسری بات یہ ہے۔ کہ پرارتھنا کا پھل مرتا آتم نیوتا
آدی ہیں یہ نہیں کہ وہ ضرور ہی بار آدر ہو جاتی ہے۔ ورنہ سب پرارتھنا کرکے
سب کام پرارتھناؤں سے ہی سدّھ کرلیا کریں۔ اب رہا یہ آکشیپ کہ آریہ سماج
بھی پرانک رَو میں بہ گیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ ملاحظہ ہو آریہ سماج کے بانی
مہرشی دیانند کی رائے مندرجہ منتمہ جیون چرتر کلاں مرتبہ لکھشمن رام نگری جی
اُنھوں نے آریہ سنمارگ سندرشنی سبھا کلکتہ کے فتوے کے جواب میں دی۔ "وہاں
مُردوں کی یادگار میں اگر کوئی رفاہِ عام کا کام اس غرض سے کیا جاوے۔ کہ ہم کو
موت یاد رہے اور ہم برائیوں سے بچے رہیں تو چنداں مضائقہ نہیں" صفحہ ۳۴۲

علاشا بس جی بس سمجھ میں آگیا۔ آریہ سماج مُردوں کے شرادھ
کا کھنڈن اس لئے کرتا ہے۔ کہ سنسار سے دان کی مریادا نشٹ ہو جاوے۔

سمیکھشا۔ یہ آپ کو مغالطہ ہوا ہے۔ آریہ سماج دان کی مریادا توڑنا نہیں چاہتا
اُنکا کام ہی بتلا رہا ہے کہ کسقدر روپے کا دان ہر ایک آریہ سماجی کو کرنا پڑتا ہے۔ آج

پر سوال ہو سکتا ہے کہ جب دان تم بھی کرتے ہو اور سناتنی بھی کرتے ہیں۔ پھر سناتن دھرم
کے دان پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟ براہمنوں کو شرادھوں میں روٹی کھلانے پر
چیں بہ جبیں کیوں ہوتے ہو؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج دان کا مخالف
نہیں۔ وہ صرف اُس کی موجودہ مریادا کا سُدھار کرنا چاہتا ہے۔ اور غلط طریقے سے
دان لینے کا کھنڈن کرتا ہے۔ فرض کرو۔ ایک شخص کو دس روپے کی ضرورت ہے۔
وہ کسی دانی سے اپنی بے بسی اور غریبی کی حالت جتلا کر بغیر کسی چھل وکپٹ کے
مانگے۔ تب تو ہیں جائز۔ برخلاف اس کے اگر یہ کہے کہ تمہارے فلاں رشتہ دار نے
منگوائے ہیں۔ اور اس مکر و فریب سے روپے لے کر پاس رکھ لے تو یہ ہے
ٹھگی یا مکاری۔ اسی طرح مُردوں کا نام لے کر روٹی کھلانا اور کھانا ہے۔ جو لوگ
یہ غلط فہمی پھیلاتے پھرتے ہیں۔ کہ دان دینے کے مارے لوگ سماج میں داخل
ہو جاتے ہیں۔ وہ ذرا تعصب اور خود غرضی کی پٹی کو چند لمحوں کے لئے آنکھوں
سے اُتار کر آریہ سماجیوں کی کل تعداد۔ اُن کا کام ہر دو پر نظر مبذول فرمائیں
مسٹر گیٹ صاحب کی رپورٹ مردم شماری کے بموجب آریوں کی کل موجودہ تعداد
صرف دو لاکھ تینتالیس ہزار ہے۔ اور آریہ ڈائرکٹری ۱۹۱۵ء کے مطالعہ سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت ورش اور اُس کے بیرون آریہ سماج کے ۴۰ کے قریب
اخبارات و رسالہ جات جاری ہیں۔ ۱۶ گوروکل۔ کان پور کے مجوزہ کالج کو
شامل کر کے تین ڈی اے وی کالج ہیں۔ ۶۰۰ کے قریب آریہ سکول۔ پرائمری
مڈل و ہائی۔ ۱۰۰ سے زائد لڑکیوں کی پاٹھ شالائیں وغیرہ وغیرہ رفاہ عام کے کام
جن کا سالانہ بجٹ ایک کروڑ روپیہ سالانہ کے قریب ہوگا۔ زیادہ تر اُن ہی
مٹھی بھر آریہ سماجیوں کے بھروسے پر قائم ہیں۔ کم سے کم ۲۰۰ کے قریب اپدیشک
کے گذارے اور اُن کے سفر خرچ کا بار رہا۔ اس کے علاوہ سالانہ جلسوں کے

اخراجات۔ شُدھی کا کام۔ ودھواؤں کی سہاتنا وغیرہ وغیرہ دیگر خیراتی کاموں کے اخراجات کا ٹوٹل کیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک پہنچے ؟ اب اس کے مقابلے پر آریہ سماجیوں سے تعداد میں ۱۰۰ گنے سناتن دھرمیوں کے رفاہِ عام کے کاموں کا شمار بھی کیجیئے گا۔ بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ ترازو کا کونسا پلڑا بھاری ہے

فصل دوم
مِرتک شرادھ کے متعلّق جملہ دلائل کی حقیقت

دلیل ۱ جس طرح لیٹر بکس میں چھٹی ڈالی ہوئی مکتوب الیہ کے پاس پہنچ جاتی ہے اُسی طرح مرتک پتروں کے نمت براہمنوں کو کھلایا ہوا بھوجن بھی مرتک پتروں کو مل جاتا ہے۔

تنقید فرض کرو دیودت شرما نام ایک شخص ہے۔ اُس کا باپ یگیہ دت شرما تجارت کے لئے امریکہ گیا ہوا ہے۔ دیودت اپنے باپ کے نام چٹھی بھیجنا چاہتا ہے۔ اُس پر ایڈریس لکھ دیتا ہے "یگیہ دت شرما۔ امریکہ" کیا محض "امریکہ" لکھنے سے چٹھی مکتوب الیہ کو مل جائے گی ؟ آپ کہیں گے۔ کبھی نہیں جب تک کہ اُس کے رہنے کا شہر یا گاؤں۔ ڈاک خانہ۔ ضلع وغیرہ تمام امور درج نہیں ہونگے۔ ایسے ہی شرادھ میں کھلایا بھوجن محض "پتر لوک" ایڈریس تحریر کر دینے سے پتروں کو نہیں مل سکتا۔ رہا مرتک ماتا پتا کے رہنے کا ٹھیک استھان اُس کا علم نہ یجمان کو ہے۔ نہ کسی پروہت جی کو۔ پھر بتلایئے

کہ اُن کے پاس سامان کیونکر ہو پہنچ سکتا ہے؟ شرادھ میں یجمان سے جو سنکلپ کرایا جاتا ہے۔ اُس میں (بھیجنے والے کا) نام ورن۔ گوتر۔ دیش مذکور ہوتا ہے مگر جس کے نام بھوجن ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کا نام ہی نام اور پتہ ندارد۔ پِتر لوک میں دُنیا بھر کے لوگوں کے بزرگ ہونگے۔ فرمائیے کس کے پاس پہنچے اور اصل مالک کو کس طرح ملے؟ پاٹھک! شرادھ کے بھوجن پہنچانے کا اڈریس یعنی سنکلپ کا ضروری حصہ مندرجہ ذیل ہے:-

अथेहेत्यादि भारद्वाज गोत्र देवदत्त शर्माहं अस्मत्पितः यज्ञ दत्त शर्मणः पार्वण श्राद्धे ब्राह्मण भोजनं करिष्ये॥

دیودت شرما اپنے مرت پِتر یجیہ دت شرما کو بھوجن کا پارسل برہمن دیوتا روپی پوسٹ مین کے حوالے کرتا ہے۔ اور اپنے پِتا کا استھان و دیگر ضروری کوائف بتلانے کی جگہ مندرجہ بالا سنکلپ پڑھ دیتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آج بھاردواج گوتر اُتپن دیودت شرما اپنے پِتا یجیہ دت شرما کے نمت پاروَن شرادھ میں براہمن بھوجن ارپن کرتا ہے۔ کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ بھوجن یا بندہ کو مِل جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ ایک امر قابل غور یہ بھی ہے۔ کہ اگر ہم کوئی پتر بلا پتہ و ٹھکانے کے ارسال کر دیتے ہیں۔ تو ڈیڈ لیٹر آفس کی ضربیں کھا کر پھر ہمارے پاس آ جاتا ہے۔ مگر براہمنوں دوارا بھوجن بھیجا ہوا گمنام پتہ ہونے کے کارن کبھی کسی کو واپس نہیں ملا۔ ہاں وہ برہسپت جی مہاراج کے پیٹ میں ہضم ہو جاتا ہے۔ اگر ایک دن میں کئی کئی دفعہ بھوجن کرنے کے سبب براہمن دیوتا نقل کو یہ یاد نہیں رہتا۔ کہ جس کے پِتروں کا پتہ نہیں ملا۔ وہ کون ہے۔ جس کو لوٹا دیں

تو وہ ڈیڈ لیٹر آفس Dead Letter office کہاں ہے۔ جس میں وہ ارسال کیا جاتا ہے؟ اُمید ہے۔ ہمارے سناتن دھرمی دوست اس قسم کی بوسیدہ دلیل دینے سے آئندہ احتراز کرینگے ✤

دلیل (۲) مہاراج اگر کچھ دان کر کے اُس کا ثواب مُردہ بزرگوں کے نمت بذریعہ سنکلپ کے دیا جاوے۔ تو وہ بھی نہیں پہنچ سکتا کیا؟

تنقید۔ اگر پُن پہنچ سکتا ہے۔ تو اُن مردہ بزرگوں کے دُشمن اپنے پاپ بھی اُن کے نمت سنکلپ کر کے بھیج سکتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ اگر اُن کو پُنیہ پہنچیں تو پاپ نہ پہنچ سکیں ✤

دلیل (۳) اگر کسی کا کسی قسم کا روپیہ سرکار سے یافتنی ہو۔ تو وہ کسی شخص کے نام منتقل کر سکتا ہے اور اگر میرے نام وکالت نامہ لکھدے۔ تو میں بھی لے سکتا ہوں۔ برخلاف اس کے اگر کسی شخص کو سزائے جسمانی کا حکم ہو۔ تو وہ کسی شخص کے نام منتقل نہیں ہو سکتی۔ وہ سزا اس کو خود بھگتنی ہوگی۔ اسی طرح پُنیہ ہم سنکلپ کر کے کسی کو دے سکتے ہیں۔ پاپ نہیں۔ لہٰذا آپ کی تنقید صحیح نہیں۔

تنقید۔ آپ کا جواب الجواب غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں ایشور نیائےکاری ہے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ نیائے کے دو جُز ہیں۔ ایک یہ کہ بُرے فعلوں کی سزا دی جاوے۔ دوسرے یہ کہ نیک فعلوں کی جزا۔ جیسے ایشور بھجن اور خلق خدا کی بھلائی کرنے والے کو جزا ملنی چاہیئے۔ اور ایشوری حکم کی عدولی اور غریب مسکینوں پر ظلم کرنے والے کو سزا۔ پس اگر رام لال نے پاپ کئے ہوں۔ کہ جن کے عوض میں وہ موجب تکالیف ہوا ہے۔ اُس کے بیٹے کشوری لال نے کچھ پُنیہ کر کے اپنے باپ رام لال کے نام منتقل کر دیئے۔ چونکہ اُن

نیک کاموں کا مستحق کشوری لال تھا۔ اگر وہ پُنیہ رام لال کو مل جاویں تو اُس کو سزا جس کا وہ متوجب ہے چھوڑنی پڑیگی۔ اور کشوری لال جو پُنیہ کا مستحق تھا محروم رہیگا اس لئے نیائے کے دونوں جز بگڑ گئے۔ ایشور ایسا انیائے کبھی نہیں کرتا۔۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے بفرض محال اگر کوئی مرتک کے نام اپنے پُنیہ سنکلپ بھی کر دے۔ تو ایشوری نیم کا سلسلہ درہم برہم ہوتا ہے جو کسی حالت میں بھی ممکن نہیں ہو سکتا ÷

دلیل ۴۔ اچھا جانے دیجئے۔ سنکلپ والی دلیل کو۔ یہ تو مانوگے کہ جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی کے نام روپیہ بنک میں جمع کرتا ہے۔ اسی طرح شرادھ میں برہمن کو کھلایا ہوا ان پتروں کو مل جاتا ہے ؟

تنقید۔ اگر کوئی دلیل قابل تسلیم ہو تو چشم ما روشن دل ما شاد ہم صدق دل سے خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں۔ مگر ایک مغالطے سے پُر دلیل کو صحیح کیسے تصوّر کرلیں ؟ جس بنک میں روپیہ جمع کیا جاتا ہے وہ موجود۔ بیوی بھی موجود اس جمع کئے ہوئے روپے کی رسید بھی ملتی ہے۔ مگر شرادھ میں نہ تو پانے والے کا پتہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ نہ کوئی رسید ہی ملتی ہے۔ ہاں بنک رُوپی پوپ جی کا پیٹ تو ضرور موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس کا جلد دیوالہ نکل جاتا ہے۔ جس سے سب جمع کیا ہوا بنک میں ہضم ہو جاتا ہے۔ اور ایک کوڑی بھی وصول نہیں ہوتی۔ حالانکہ بنک فیل ہونے کی حالت میں کچھ نہ کچھ وصول بھی جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ دلیل بھی ناقص اور ناقابل سماعت ہے ÷

دلیل ۵۔ براہمن لوگ پہلے کراماتی ہوتے تھے۔ یوگا بھیاس کے ذریعے پتروں کو کھانا پہنچا دیا کرتے تھے۔ کیونکہ یوگی سمادھی میں دُور دور تک ہوآتا ہے

تنقید - ایسا ہونا ناممکن ہے - کیونکہ یوگی بذریعہ یوگ دور کے حالات تو معلوم کرسکتا ہے - لیکن کوئی چیز نہیں پہنچا سکتا - کیونکہ سوکھشم ہونے سے آتما کسی چیز کو نہیں اُٹھا سکتا - بفرض محال اگر ایک لمحے کے لئے یہ مان بھی لیا جائے - تو سوال پیدا ہوتا ہے - پہلے زمانے میں جب یوگی ہوتے تھے - تو پہنچ جاتا ہوگا - کیا آج کل کے براہمن بھی سب یوگی ہیں؟ اگر نہیں تو شرادھ کیوں کرتے ہو؟ جب تک یوگی کافی تعداد میں پیدا نہ ہو جائیں کم از کم اس وقت تو شرادھ کرنا بند کردو ٭

دلیل ۶ - مسمریزم سے لوگ دوسرے کے آتما پر اثر ڈال سکتے ہیں - اسی طرح شرادھ کا بھوجن بھی پہنچ سکتا ہے ٭

تنقید - یہ اور دلائل سے بھی انوکھی دلیل ہے - مسمریزم کرکے کسی کو بیہوش کیا جاسکتا ہے - اس سے کوئی دوسری زبان بلوائی جاسکتی ہے - مگر مادی چیز بلا کسی ذریعے کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی جاسکتی ہے - اگر کوئی مسمریزم کرکے گنگا یا بھینس سے انگریزی بلوا دے - تو ہم سمجھیں کہ اسی طرح مُردے ماں باپ کو بھی کھانا پہنچایا جاسکتا ہے - چونکہ ایسا ہونا ناممکن ہے - اس لئے اس مثال سے مرتک شرادھ کی پشٹی ہونا بھی ناممکن ہے ٭

دلیل ۷ - ہون کرنے سے دیوتاؤں کو پہنچنا مانتے ہو - تو شرادھ میں براہمن کو کھلانے سے پتروں کو پہنچنا کیوں نہیں مان لیتے؟

تنقید - ہون کرنے سے ہون سامگری بھسم ہونے سے اتی سوکھشم ہو جانے کے کارن وایو آدی میں داخل ہوکر وایو آدی کو شدھ کرتی ہے - خوشبودار ادویات کے ذرات بذریعہ ہوا کے اُڑ کر آسمان پر چلتے ہیں - پھر سورج چاند وغیرہ جڑھ دیوتاؤں تک پہنچتے ہیں - مگر براہمن کو کھلایا بھوجن تو ذرے ذرے بن کر آسمان میں اُڑ کر پتروں کو نہیں مل سکتا - کیونکہ خاص پتر کو

جاکر بھوجن دینا چیتن شکتی کا کام ہے۔ ذرے خود بخود اگر اڑیں بھی تو بتلایئے۔ اصلی مالک تک کس طرح پہنچیں؟ کیونکہ وہ بھی جڑ ہیں۔ پوسٹ مین تو ہیں ہی نہیں کہ محلے والوں سے کسی کا پتہ دریافت کرینگے۔ پس شرادھ سدھی کی خاطر یہ پرمان دینا محض مغالطہ ہے۔

دلیل ۸ - پتا کا انش پتر ہے۔ کیونکہ وہ اس کا انگ ہے۔ دیکھئے ہاتھ محنت کر کے روٹی بناتا۔ منکھ کھانے میں پرستارتھ کرتا پہنچتی ہے پیٹ میں اسطرح کھانا ہے برہمن پہنچتی ہے پتروں کے پیٹ میں۔ لو اب تو سدھ ہو گیا۔

تنقید - ہاتھ پاؤں پیٹ وغیرہ کا ادھشٹھاتا ایک ہی جیو ہے۔ اور جنم سے ہی ہاتھ کا کام روٹی بنانا ہے۔ کھانا نہیں۔ اور پیٹ کا کام ہضم کرنا ہے بنانا نہیں۔ اس سے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مذکورہ درشٹانت اس دشے میں نہیں گھٹ سکتا۔ کیا پتا اپنے اعمال سے حاصل شدہ دیہہ پاتا ہے۔ یا کیول پتر کے دیئے شرادھ پر ہی سدا کال رہتا ہے؟ ہم نے مان لیا۔ کہ پتر پتا کے دیہہ سے بنا ہے۔ کیا آپ اس سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پتر کے کھانے سے پتا کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ اگر ایسا سمجھتے ہیں۔ تو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جب زندہ ماں باپ ہی پتر کے کھانے سے پیٹ نہیں بھر سکتے۔ تو مر کر کیسے بھریں گے؟ کیا پھر ان میں کشش مقناطیسی آجاویگی؟

دلیل ۹ - شرادھ کی پشٹی میں ایک اور درشٹانت ہے۔ وہ یہ کہ گربھوتی استری کے بھوجن کھانے سے پیٹ کے بچے کی پرورش ہوتی ہے۔ اسی طرح شرادھ کی صورت میں بھی سمجھ لو۔ کہ برہمن کے کھائے ہوئے پدارتھ پتروں تک پہنچ سکتے ہیں۔

تنقید - ... استری کے کھانے سے پیٹ کے بچے کو اس لئے پہنچتا ہے

کر دیا کرتا ہے۔ سنبندھ "اناوہ" موجود ہے۔ "اناوہ" کٹنے پر ماں کا کھایا ہوا بیٹے کے پیٹ کو کبھی نہیں بھر سکتا۔ برہمنوں کا پیٹ کیا پتروں کا ہیڈ کوارٹر ہے جو انہیں کھلایا ہوا پتروں کو مل جائے؟

دلیل ۱۰: جس طرح گالی پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح شرادھ میں کھلایا ہوا انّ بھی پہنچنا ممکن ہے۔

تنقید: گالی تو زندوں کو چڑانے کے لئے لوگ دیتے ہیں۔ چونکہ اس میں خلاف تہذیب الفاظ ہوتے ہیں۔ اس لئے سمجھدار اور غیرت مند شخص ناراض ہو جاتے ہیں۔ موہن نامی ایک شخص کو کوئی اس کی ماں کی گالی دیتا ہے۔ اس کی ماں وہاں موجود نہیں ہے۔ کیا اسے از خود پتہ لگ جائے گا کہ میرے پتر کو کسی نے گالی دی ہے؟ ہرگز نہیں۔ مردہ ماں باپ کو پتر لوک میں تو گالی پہنچنا ہی کیا ہے۔ تین فرلانگ کے فاصلے پر اکثر سنائی نہیں دیتی۔ پس شرادھ سدھی کے لئے اس دلیل کا سہارا لینا بے سود ہے۔

دلیل ۱۱: جی! کھیر حلوا وغیرہ تو پتر نہیں کھاتے ہیں۔ وہ تو صرف باس لے کر ہی چلے جاتے ہیں۔ پتر صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سنتان ہمارے نام پر کچھ دیتی رہے۔ کیا اس بہانے بھی شرادھ کرنا پاپ ہے؟

تنقید: کیوں نہیں ضرور ہے۔ ذرا سوچئے۔ کہ آخر ہم بھی تو کسی نہ کسی کے پتر ہیں۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ پچھلے جنم میں جو ہمارے سنتان تھی۔ ہم اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں انّ بھیج رہی ہے۔ کیا ہم بھی اپنی زندگی میں ان کی واسنا لے کر تریپت ہوتے ہیں؟ اس نقطے کو خاص طور سے سمجھنا چاہئے۔ یہ تو ہوا منشوں کی حالت میں۔ فرض کرو ایک پتر اب گدھے یا سور کی یونی میں ہے۔ کیا وہ بھی خوش ہوتا ہے۔ کہ میں فلاں

کپڑے ملیں تو کیسے تکمے - جیتھڑے لیف دولائی
ہو بے بس پڑا کھٹیا پر رو رو دیت دُھائی
کُنبہ کہت ہوا بہتر برس کا بابا ہوا سودائی
بار بار پوچھت ہے اُس سے دس کچھ دھری دُھرائی
اور جب ہو جائے اُن کا کال تو کرتوت کرے بغیر ناک کٹتی ہے براہمنوں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۴ - اور اُن کا پنڈ دان کرنا چاہیئے - نہ ہی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ جات کرو ،، انے شرادھ کیا +

بعض اصحاب اس نشہ میں ایک اور ترک کیا کرتے ہیں - وہ یہ کہ پُتر کے لفظی معنی ہی یہی ہیں جو پُت پुत نام کے نرک سے رکھشا پुत्र کرے - لیکن وہ یہ نہیں وچارتے - سورگ اور نرک کوئی سمان وشیش نہیں ہیں - بلکہ سُکھ دُکھ کا ہی نام ہیں - شاعروں اور مصنفوں نے عوام کو سمجھانے کے لئے ان الفاظ کو ایسے پیرائے میں استعمال کیا ہے - کہ عام طور پر خاص ملک یا مقامات معلوم ہوتے ہیں - ہر ایک شخص کو بردھاوستھا میں جس قسم کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اُن کو دُور کرنے میں پُتر ہی مدد دے سکتا ہے - جس کا پتر زندہ نہیں ہوتا اس کو بہت کشٹ ملتا ہے - اس لئے پُت نام نرک بڑھاپے کو سمجھنا چاہیئے - پانی جی پُتر کا ارتھ کرتے ہیں (پुञ्पवने دھاتو سے یہ شبد بنتا ہے)

पुनातीति पुत्रः पुवो ह्रस्वश्च उणादि सू० ४।१६४ جو گرہ کو پوتر کرے - یاسک آچاریہ اس यास्क کا مفصلہ ذیل ارتھ کرتے ہیں :-

पुत्रः पुरुत्रायते निरपणाद्वा पुं नरकं त

کو خوب کھلائیں۔ کرا کے وادرکھشنا دیں تو پتری رن اگر دور ہو سکتا ہے۔ تو جیتے بزرگوں کی سیوا کر کے اور سنتان اتپتی کر کے۔ مرنے کے بعد نہ سیوا کی جا سکتی ہے نہ ہی سنتان کے پیدا ہونے کی اطلاع مرت ماتا پتا کو مل سکتی ہے ہاں دھن کا ستیاناش ہے جتنا چاہو کر دو۔ پتری رن سے سبکدوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو کوئی ایسا برا کرم نہ کرو جس سے اُن کے نام پر دھبہ لگے۔ اُن کے ادھورے چھوڑے ہوئے کام کو تکمیل تک پہنچاؤ۔ جیسا کہ وید بھگوان کا اُپدیش ہے:-

अनुव्रतः पितुः पुत्रो मात्रा भवतु संमनाः।
जाया पत्ये मधुमतीं वाचं वदतु शान्तिवाम्॥
अथर्व वेद

دلیل ۱۵- ہم شرادھ کے ذریعے ماتا پتا کی عزت مرنے پر بھی قائم رکھتے ہیں۔

تنقید- مرنے پر بھی اُن کی عزت قائم رکھنے کا سادھن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اُن کے نام کو بٹہ لگے۔

دلیل ۱۶- وراثت کے بانٹنے میں آسانی رہتی ہے۔ کیونکہ چھ پشتوں

بقیہ حاشیہ صـ ۱۴۹

तस्मात्पुत्र इति वा

ارتھات جو بہت رکھشا کرے یا بردھ اوستھا روپی پُنگ نرک سے بچاوے بہرحال رشی اور مُنیوں کا منشا اس سے زیادہ کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ بردھ اوستھا کے لئے اور خاندان کو قائم رکھنے کے لئے ہر شخص کو سنتان اُتپن کرنی چاہئے۔ یہی پتری رن کہلاتا ہے۔ پس جو لوگ پتری رن کی ادائیگی پنڈدان یا شرادھ کے ذریعے مانتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں اور شاستروں کے آشے کے وِرودھ عمل کرتے ہیں۔

ایک نئی تھیوری پیش کی ہے۔ جو بجنسہ ذیل میں درج ہے:۔

"Ceremonies performed on the anniversary of the death of of a dear relative, and during the second half of the month of भाद्रपद for all the near dead manes will go, it is believed to expiate to some extent their stock of पाप & hasten their release from hell" (Essentials of Hinduism article No XVIII p. 70 – (3)) by Rao Bahadur V. M. Mahajuna.

ترجمہ۔ کسی عزیز رشتہ دار کی برسی کے موقعہ پر اور تمام قریبی فوت شدگان کے لئے ماہ بھادوں کے آخری نصف حصے میں رسومات ادا کرنے سے یہ یقین کیا گیا ہے۔ کہ وہ جلد ایک حد تک اُن کے پاپ کو دھونے میں ممد ثابت ہونگی اور اُن کو نرک سے جلد رہائی دلائینگی +

تنقید سناتن دھرم پنڈت بدلتے ہیں۔ بڑا کمال کرتا ہے۔ جب سناتن دہرم کے لیڈر مُردوں کے شرادھ کی ضرورت کو کسی طرح بھی ثابت کر نہ سکے۔ تو اب کبھی تو فرماتے ہیں۔ کہ اثر پہنچتا ہے۔ اور کبھی گول مول الفاظ میں یہ بتلاتے ہیں کہ شرادھ میں کھلایا ہوا اُن پتروں کو نرک سے رہائی دلائیگا۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے۔ کہ اول تو تمہیں علم کس طرح ہوگا کہ تمہارا پتر سورگ میں ہے یا

نرک میں دو سرے اس طرح پر شرادھ محض پاپی لوگوں کے لئے رہ جائیں گے سو پاپی لوگوں کے لئے اُن کی ضرورت ہی رہیگی۔ کیونکہ نہ تو وہ بموجب اعتقاد سناتن دھرم نرک میں جائیں۔ نہ کسی کو انہیں وہاں سے رہا کرانے کی ضرورت۔ تیسرے نرک بتلانا چاہئے کہ کہاں ہے۔ اگر نرک سے چھڑانے سے مراد کسی یونی سے چھڑانا ہے۔ تو کرم انوسار یونی کا ملنا اور اس کی سزا و جزا کی مقدار کا سوال کس طرح حل ہوگا ۔

دلیل ۲۳۔ ہم تمہارے موافق مغز کہاں سے لادیں تمہارے آگے ہماری ایک پیش نہیں چلتی۔ جو دلیل ہم دیتے ہیں تم اسکی غلطی نکال دیتے ہو کیا ہمارے باپ دادا بیوقوف تھے۔ جو شرادھ کرتے تھے؟ پرم پرا سے چلی ہوئی رسم ہم کس طرح بند کر سکتے ہیں۔ ماں باپ کے راستے پر چلنا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ پھر ہم اُن کے خلاف چل کر پاپ کے بھاگی کیوں بنیں ؟

تنقید۔ ادنا ماسی دھم۔ باپ پڑھے نہ ہم۔ یہ تو بڑی زبردست دلیل آپ نے دی معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی علمی لیاقت لنڈوں تک محدود ہے۔ ورنہ اگر اپنے دھرم گرنتھوں سے کسیقدر خوشہ چیں ہوتے تو ایسا نہ کہتے ۔

جب ہمارے گرنتھوں اور دلائل کی رُو سے مرتک شرادھ ایک پاکھنڈ ٹھیرتا ہے۔ تو بمقابلہ اُن کے اپنے باپ دادا وں کے کتھن کو پرمانک مان لیں۔ یہ اگر ازتھ نہیں تو کیا ہے؟ منو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ :۔

येनास्य पितरो याता येन याता पितामहाः।

तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्नरिष्यते ॥ अ० ४

श्लो० १७८

ترجمہ " جس مارگ سے پتا۔ پتامہا چلے ہوں۔ اُسی مارگ سے سنتان

ڈال دیتے ہیں۔ اور وہ اُسے شراب نوشی۔ ویشیا گمن وغیرہ وغیرہ فضولیات میں ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ اپنا پاپ کیوں نہیں چھڑا لیتے؟ اور ہاتھ کٹنا آج کل کہیں نہیں دیکھنا۔ پنڈوں کے ہاتھ تو ضرور نظر آتے ہیں۔ یہ کبھی کسی دھورت نے پرتھوی میں گڑھا کھود کر اس میں ایک منش بٹھا دیا ہوگا۔ اور اس کپٹی نے اٹھا لیا ہوگا۔ کسی آنکھ کے اندھے۔ گانٹھ کے پورے کو اس پر کار ٹھگا ہو تو آشچریہ نہیں*

رہی یہ بات کہ وہاں پنڈوان کے دیئے سے مکتی ہوتی ہے۔ یہ بھی سر دتھا متھیا ہے کیونکہ مکتی سوائے برہم گیان کے کسی طرح نہیں ہو سکتی ملاحظہ ہو یجر وید ادھیائے ۳۱:–

वेदाहमेतं परमं महान्तं आदित्यवर्णं तमसः परस्तात। तमेव विदित्वाति मृत्युमेति नान्यः पन्थाः विद्यतेऽयनाय॥

یہ اور اس قسم کے ڈھکوسلے سوارتھی اور کٹھ پنتھیوں نے محض لوگوں کو ٹھگنے کے لئے بنائے ہیں*

دلیل ۲۶ - اگر کسی کا باپ قرضہ اٹھا کر مر جاوے۔ تو پتر کے قرضہ ادا کرنے پر باپ قرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بیٹے کے شبھ کرم بھی باپ کی سدگتی کے کارن ہو سکتے ہیں*

تنقید - اس کی بابت یہ بات قابل غور ہے۔ کہ منش پونی اُبھے بھوگ یونی ہے۔ یعنی اس میں منش اگلے جنم کے لئے کرم کرتا بھی ہے۔ اور پچھلے جنم کے بھوگتا بھی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ باپ جو کسی سے قرضہ اٹھا کر مرا ہے وہ اس نے لینا ہی تھا۔ اور پتر نے جو قرضہ ادا کیا ہے۔ وہ باپ کا نہیں کیا۔ بلکہ اپنا قرض ادا کیا ہے۔ کیونکہ باپ کے مرنے پر قانونی طور پر وہ اُس کی جائداد کا وارث

بن جاتا ہے۔ اور اس جائیداد میں سے جو لینی دینی ہو اُس کا بھی وہ ذمّہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ قرضہ ادا کرتا ہے۔ تو باپ کا قرضہ ادا نہیں کرتا۔ بلکہ اپنا قرضہ ادا کرتا ہے۔ جو کہ اُس کا فرض تھا۔ باپ جو قرضہ لینا چھوڑ گیا تھا۔ اُس کو بھی پُتر ہی وصول کرتا ہے۔ باپ کو اس کا بھی پھل نہیں پہنچ سکتا ٭

دلیل ۲۷۔ جیسے مرتک کے نام پر بنوائے ہوئے کنوئیں تالاب آدی کرموں کا یش رُوپی پھل مرتک کو ملتا ہے۔ اسی طرح شرادھ کا پھل بھی ملتا ہے٭

تنقید۔ کنوئیں تالاب آدی کا یش رُوپی پھل اس کو نہیں ملتا۔ بلکہ یش بھی تبھی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے ہاتھ سے بنوا جائے۔ اور یدی اس کا کوئی سمبندھی اُس کے پیچھے اُس کے نام کے لئے بنوا دیتا ہے۔ اور وہ تا حیات کنجوس رہتا ہے۔ تو اس سے اُس کا یش نہیں رہتا۔ بلکہ بنوانے والے کا یش ہوتا ہے یہی نام کی پرسدھی سوپر لوک میں اُس سُکھ دُکھ کا کارن نہیں ہو سکتی ٭

دلیل ۲۸۔ جیسے اس لوک میں دوسرے کے کرموں کا پھل دوسرے کو مل جاتا ہے۔ اسی پرکار پرلوک میں بھی مرتک کے پیچھے کئے ہوئے شرادھ آدی کرموں کا پھل اور شٹ دوارا یا کسی ایشوری نیم دوارا پتروں کو ملتا ہے شاستر کا کتھن ہے کہ

शास्त्र दर्शितं फलमनुष्ठानकर्तरी
त्युत्सर्ग इति॥

تنقید۔ اس لوک میں بھی دوسرے کے کرموں کا پھل دوسرے کو نہیں ملتا۔ بلکہ دوسرے کے پراربدھ کرموں میں دوسرا نمت ماتر ہو جاتا ہے ورنہ اگر انیہ کے کرموں کا پھل انیہ کو مل جاوے۔ تو جس سمے کسی سمبندھی کو کوئی دکھ ہوتا ہے یا قریب المرگ ہوتا ہے۔ تو اس کے بہت سے اشٹ متر ایسی پرارتھنا کرتے ہیں کہ میرے شُبھ کرم اس کو لگ جائیں اور میری آیو اس کو

اسی کی طرف ہے۔ لہٰذا یہ دلیل بھی محض کم فہم اصحاب کے لئے مغالطے سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتی ؏

دلیل ۱۳ جس طرح تار کے حروف تار بابو ہی جانتا ہے۔ دوسرے شخص کو تار بھیجنے کا طریقہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح شرادھ کا بھوجن بھی براہمنوں کے ذریعے پتروں کو بھیجا جاتا ہے۔ اصل مقام پر پہنچنے کا حال صرف براہمنوں کو ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اوروں کو نہیں ؏

سمیکشا ۔ واہ واہ کیا النفیس دلیل ہے۔ کیا عمدہ فلاسفی ہے۔ مگر کیا کریں۔ منطق کے ہاتھوں اس کی بڑی گت بنی ہے۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ تار بابو اس تار کو بلا پتہ ہی روانہ کر دیتا ہے۔ اور کیا اگر تار دینے والا اس کی رسید یا جواب منگانا چاہے نہیں منگا سکتا۔ اور کیا تار کے علم کو سوائے خاص اسی تار بابو یا خاص جاتی کے لوگوں کے اور کوئی سیکھ اور جان نہیں سکتا؟ جب ایسی حالت ہے کہ بلا پتہ تار بھیجی نہیں جا سکتی۔ اور اس تار بابو کی خاص قوم کے علاوہ اور قوموں کے لوگ بھی یہ علم سیکھ سکتے ہیں۔ تو ہمیں تو یہ الشمس (ہی) یا اجارہ کیوں ملنا چاہیئے؟

دلیل ۱۴ جس طرح ایشور کرموں کا پھل دیتا ہے۔ اور وہ پھل مجسم نہیں بلکہ لطیف یعنی نظر نہ آنے والا ہوتا ہے۔ اسی طرح شرادھ بھی ایک کرم ہے اس کا پھل بھی پرماتما ضرور دے گا۔ سوائے ناستک کے ایشوریہ دا یعنی پھل کی رسید کی ضرورت بالفاظ دیگر ایشور پر بے اعتباری کوئی اور نہیں رکھتا جبکہ نیم بھی ہے۔ اگر کوئی اپنے نیک کرم کا پھل دوسرے کو دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ جیسے اگر کوئی ایک ہزار روپیہ کما کر پانچ شخصوں میں تقسیم کر دے تو کیا ان روپیوں سے ان کو آرام نہیں پہنچ سکتا؟ جب ہماری کمائی کا اجر یعنی ہمارا روپیہ دوسروں کو آرام پہنچا سکتا ہے۔ تو بیٹا جو باپ کا انگ ہوتا ہے کیوں

باپ کو مرنے کے بعد سُکھ نہیں پہنچا سکتا؟

سمیکشا - بیشک پرماتما کرموں کا پھل دیتا ہے - لیکن اسی کو جو کرم کرتا ہے۔ نہ کہ دوسرے کو۔ پرماتما کا موٹا اصول یا اٹل نیم یہی ہے - کہ فاعل کو ہی اُس کے فعل کا پھل ملتا ہے - پرماتما کے ہاں یہ اندھیر گردی نہیں - کہ احمد کی پگڑی اُتار کر محمود کے سر پر رکھدی جاوے - عیسائی اور مسلمان اگر ایسا یقین رکھیں - تو بجا ہو سکتا ہے - کیونکہ انہیں تعلیم ہی ایسی ملی ہے - کہ ایشور نے بلا لحاظ کرموں کے جس کو جیسا چاہا ویسا بنا دیا - مگر کوئی ہندو پرماتما پر ایسا بے انصافی کا الزام ہرگز نہیں لگا سکتا - جب تک کہ وہ آواگون پر یقین رکھتا ہو - اور آواگون ہے کرموں کا پھل بشکل رنج و راحت بذریعہ مختلف قالبوں کے فاعل کو ملنا - اسی دُنیا میں جیسا کنواں سرائے وغیرہ بنوانا ہے - یا یگانوں اور بیگانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے - تو اس نیکی کا پھل بھی اس بنوانے والے یا فائدہ پہنچانے والے کو ہی ملتا ہے - اگر شرادھ کا آپ کچھ ثواب بھی مان لیویں - تو شرادھ کرنے والے کو ہی اُس کا پھل مل سکتا ہے نہ کہ ان باپ دادوں کو جو اپنے کرموں کا پھل ایشور کے حکم کے مطابق مختلف جسموں میں بحالت مکتی بھگت رہے ہیں - اور ایشور کے انتظام سے ہر جاندار کے لئے حسب ضرورت اُس کی زندگی کے واسطے سامان موجود ہے اور بعد میں سوائے برہمنوں کے سناتن دھرمیوں کے پاس اور کوئی ذریعہ شرادھ کا پھل پہنچانے کا نہیں اور برہمنوں دوارا ہی پہنچ جاتا ہے - اس پر پبلک کو اعتبار نہیں - اسی لئے جھٹ یہ آواز بلند ہو جاتی ہے - کہ یہ برہمنوں کی خود غرضی ہے۔

باب چہارم

مرتک شرادھ کی چھان بین

فصل اوّل

"پتر" شبد ہی جیوت ماتا پتا کیلئے آتا ہے

حقیقت ہو گئی سب آشکارا پتری ترپن کی
کیا ہے پتر کے معنے نے عقدہ وا شرادھوں کا

شرادھ کے لئے شاستروں میں بالعموم پتری یگیہ شبد آتا ہے۔ جس کے اصطلاحی معنی ہیں۔ پتروں کی پوجا سیوا وغیرہ۔ پتر کون؟ (زندہ) ماں باپ گورو وغیرہ۔ جن اصحاب کے دل میں یہ خیالِ فاسد متمکن ہے۔ کہ پتر شبد "جیوت" کے لئے شاستروں میں کہیں مستعمل نہیں ہوا۔ بلکہ "مرت" کے لئے آیا ہے۔ وہ ذرا تعصب و تنگ نظری سے کنارہ کشی کر کے ذیل کے چند منتروں پر غور فرما دیں۔ بخوبی طشت از بام ہو جاویگا کہ وہ راستی پر ہیں۔ یا غلطی پر۔

उदीरतामवर उत्परासउन्मध्यमाः पितरः सोम्यासः। असुंईयुरवृका ऋतज्ञास्ते नोऽवन्तु पितरो हवेषु:॥

یہ یجروید کے ادھیائے ۱۹ کا ۴۹ واں منتر ہے۔ اس میں سپشٹ ہی پتروں

کے لئے **असुं यईयु:** شبد پڑے ہیں جن کا ارتھ پران دھاری جیوت ہے کیا مردہ پتر پران والے ہو سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ پتر شبد جیوت کے لئے یہاں مستعمل ہوا صاف عیاں نہیں؟

स्वादुषं सदः पितरो वयोधाः कृच्छ्रेश्रितः शक्तीवंतो गंभीराः। चित्रसेना इषु बला अमृध्राः सतो वीरा उरवो व्रातसहाः॥ यजु अ० २९ मंत्र ४६

اس منتر میں آیو دھارن کرنے والے وچتر سیناؤں والے بان چلانے والے پتر بتلاتے ہیں۔ ہمارے معترض اس پرمان پر غور فرماویں۔ یا تو پتر شبد کا پرلوگ زندہ کے لئے مانیں۔ ورنہ متذکرہ صفات مرتک پتروں میں ثابت کر کے دکھلائیں۔ تیسرا پرمان سب سے زبردست ہے۔ اس پر غور کرنے سے رہی سہی غلط فہمی بھی کافور ہو جاوے گی۔

ये इह पितरो जीवा इह वयं स्मः। अस्मांस्ते नु वयं तेषां श्रेष्ठा भूयास्म॥ अथर्व वेद १९-४-..८९

متذکرہ بالا منتر میں جیو اور پتر صفت اور موصوف ہیں۔ تھوڑی سی سنسکرت جاننے والے بھی خط کشیدہ الفاظ کا مطلب سمجھ سکتے ہیں۔ جیو اور پتر شبد قریب قریب ہی آئے ہیں۔ ایسے صاف ثبوتوں کی موجودگی میں سناتن دھرمی دوستوں کا یہ دعوے کرنا کہ پتر شبد جیوت کے لئے نہیں آتا۔ پبلک کی آنکھوں میں دھول پھینکنا نہیں تو کیا ہے؟

پیارے احباب اکثر جگہ مرتک شرادھ پر بحث ہوتی ہے۔ تو بجائے یہ ثابت کرنے کے کہ برہمنوں کو کھلایا ہوا بھوجن مردہ ماتا پتا کو مل جاتا ہے۔ پتر شبد کی اوٹ میں چھپنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ مگر سچ آخر کار سچ ہے انت میں کھرڑکی طرح اسکی ہی جے ہوتی ہے

نہیں ہے شرادھ مردہ کا لکھا وید مقدس میں یہ ہنڈی جعل کی جھوٹی چلائے جسکا جی چاہے

فصل دوم

پروفیسر میکس مولر اور مرتک شرادھ

انگلینڈ کے پروفیسر میکس مولر کا نام بوجہ سنسکرت علم ادب کی چھان بین کرنے کے چاردانگ عالم میں روشن ہے۔ آپ کا کیا وید بھاشیہ مشرقی و مغربی سکالر بڑی دلچسپی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ اُن کا آدھار زیادہ تر ساین و مہیدھر بھاشیہ تھا۔ اس لئے لازمی تھا کہ آپ شاستروں کے گوڑھ تتو کو سمجھنے سے قاصر رہتے۔ چنانچہ اپنے ترجمہ کی نسبت آپ خود اعتراف کرتے ہیں۔ کہ "میں نے اپنا ترجمہ ساین بھاشیہ سے کیا ہے ..... میرا ترجمہ ممکن ہے پچاس برس کے عرصے تک غلط اور غیر مکمل ثابت ہو جائے"

اخبار ی دنیا اور بحث مباحثوں کے شائق پرانے سناتن دھرمی فخر سے صاحب ممدوح کی رائے پیش کیا کرتے ہیں۔ جو انہوں نے شاسترارتھ وزیر آباد (منعقدہ ۱۹ اپریل ۱۸۹۵ء) مابین آریہ سماج و سناتن دھرم سبھا کے فیصلے کے لئے سیکرٹری سناتن دھرم سبھا کے تقاریر فریقین ارسال کرنے پر اپنی چٹھی مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء دوارا اظہار فرمائی ہے۔ نامناسب نہ ہوگا۔ اگر صاحب ممدوح کی بیش قیمت رائے کا ضروری حصہ ناظرین کی دلچسپی اور واقفیت کی خاطر حوالہ قلم کیا جاوے۔ کیونکہ یورپین تہذیب متاثر ہونے کے سبب آج کل کے اکثر تعلیم یافتہ اصحاب یورپین عالموں کی رائے بڑی قدر کی نگاہ سے ملاحظہ کرتے ہیں۔ تحت رائے احقر کے نوٹ بھی نظر اندازی کے مستحق ہیں۔

ترجمہ چٹھی میکس مولر صاحب بہادر (چیدہ اقتباسات)

"....... درحقیقت مرے ہوئے بزرگوں کی تعظیم اُن قوموں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو آریہ بھاشا سے واقف نہیں ہیں (۲) اس کا باعث یہ ہے۔ کہ انسان کا قدرتی

طور پر یہ سوبھاوِ ہے۔ کہ جو چیز ہمیں پیاری ہے اُن کو بھی ملے جن کو ہم پیار کرتے تھے جواب زندہ نہیں ہیں۔ (۳) یہ سوال کہ مردہ رُوحیں واپس آکر پنڈوں کو گرہن کرتی ہیں اور کھاتی ہیں۔ کبھی نہیں پُوچھا جاتا تھا۔ یہ کافی تھا کہ پنڈدان کیا جاوے ...... چونکہ یہ پنڈدان ایسے موقعہ پر کئے جاتے تھے۔ جبکہ خاندان کے دیگر ممبران بھی بھوجن کے لئے جمع ہوتے تھے۔ لہٰذا زندہ رشتہ دار بھی اس بھوجن کا حصّہ لیتے تھے۔ یہ جو پتروں کے لئے ارپن کیا جاتا تھا...... اس طرح پر شرادھ گویا مُردہ پتروں اور زندہ رشتہ داروں کے لئے کام دیتے تھے۔ (۴) جلد ہی تعصب کا زمانہ آگیا۔ اور لوگوں نے اعتماد کرنا شروع کیا۔ کہ مُردہ رُوحیں شریر دھارن کر کے زمین پر آتی ہیں۔ اور پنڈوں کو گرہن کرتی ہیں۔ اور اُس وقت کھلے باز معترضوں نے کہنا شروع کیا کہ شرادھ بالکل فضول ہیں۔ کیونکہ مردہ بزرگوں کی رُوحیں اُن کو کھاتی ہوئیں یا ہاتھ اُٹھاتی ہوئیں آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتیں..... (۵) شرادھ کی عمدہ تشریح آپ کو برنے سندھو میں ملتی ہے۔ اور وہیں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یجر ویدی شرادھوں کو پنڈدان مانتے ہیں۔ رگویدی اس کو دو جا رجن یعنی برہمن پوجن خیال کرتے ہیں۔ سام ویدی دونو مانتے ہیں یعنی پنڈدان بھی اور دوجا رجن بھی .... میرے خیال میں اس معاملے میں سام ویدی راست خیال پر ہیں۔ شرادھ دونوں اغراض سے ہیں۔ یعنی مردہ پتروں کے لئے تعظیم کے ساتھ بھینٹ اور زندوں کی عزّت و توقیر......

(دستخط انگریزی ایف میکس مولر)۔

رائے پر رائے

پروفیسر صاحب ممدوح کی قابلیت اور اُن کی ویدک لٹریچر کی ریسرچ کے لئے دماغ سوزی قابل داد ہے۔ اگر افسوس ہے۔ تو اس امر کا کہ آپ کی رائے دقیانوسی اور عجیب قسم کی گول مال معلوم ہوتی ہے۔ تمام رائے کو پڑھکر بھی یہ شک بدستور قائم

رہتاہے۔ کہ صاحب موصوف نے ان دونوں پکشوں کو سمجھا بھی ہے یا نہیں مضمون بحث یہ ہے۔ کہ مرتک ماتا پتا کے لئے کھلایا ہوا انہیں پہنچ سکتا ہے یا نہیں ؟ آئیے ناظرین دیکھیں پروفیسر صاحب کتنی لغزشوں کے بعد اس منزل تک پہنچتے ہیں :-

(۱) نوٹ۔ مرے ہوئے بزرگوں کی تعظیم (ماناکہ) کسی نہ کسی شکل میں کم و بیش سب اقوام میں پائی جاتی ہے۔ مگر تعظیم کا مفہوم وہی ہونا چاہئے۔ جو ممکن ہو۔ اُن کے نام پر ودیالے۔ گوروکل ہسپتال۔ سڑک۔ کنواں بنانا اور اس طرح اُن کی یادگار قائم کرکے اُن کے نام کو چرتیار رکھنا۔ اُن کے شروع کئے ہوئے دھرم انوکول کاریوں کی سماپتی کرنا اپنے اقوال و افعال کی خوبی سے اُن کے نام کو مشہور و معروف کرنا وغیرہ وغیرہ طریقے ہیں۔ جن کے ذریعہ کسی نہ کسی حد تک ہم اُن کی تعظیم کر سکتے ہیں اگر آپ کی غرض مندرجہ بالا طریقوں کی تائید سے ہے۔ تو انکار کون صاحب فہم کر سکتا ہے۔ اور اگر مُردوں کے شرادھ کی طرف اشارہ ہے۔ تو سراسر بعید از صداقت ہے۔ فرض کیا ہم پروفیسر صاحب موصوف کی عزّت و تعظیم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے اپنے گاؤں سے ایک مفت خورے "گورو یا ان لیجئے" بصد تلاش کسی بڑے بھاری وِدّوان پنڈت کو) بلاکر خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتے ہیں۔ کیا آپ اُس سے سیر ہو کر خوش ہو جاوینگے ؟ خوش ہونا تو درکنار۔ آپ کو تو اتنا بھی پتہ نہ لگیگا۔ کہ آپ کی خوشنودی مزاج کے لئے ہم نے کیا کیا ہے ؟ نہ تو ہمارے پاس ہی ٹیلیفون کا سلسلہ ہے۔ کہ جس سے ہم اپنے پتروں کو اطلاع دے دیں۔ نہ ہی نام نہاد براہمن دیوتاؤں کے پیٹ میں ہی ٹیلیگراف آفس ہے۔ جس سے وہ خود بخود انہیں پتہ کرادیں۔ ان وجوہات کے سبب شرادھ کے ذریعے مرتک پتروں کی تعظیم ماننا سچائی سے کوسوں دُور ہے۔ اور مغالطے سے

بھرپور ہے +

(۲۱) اپنے مردہ بزرگوں کی بھینٹ اچھی چیزیں کرنے کو دل کثیر التعداد لوگوں کا چاہتا ہے۔ لیکن ہو کیا سکتا ہے؟ قانون قدرت کو توڑنے کی شکتی کس میں ہے؟ بعد مُردن انکو کسی ذریعے سے کوئی شے پہنچ ہی نہیں سکتی۔ مثال کے طور پر فرض کر لیجئے۔ ایک شخص پٹیالے میں رہتا ہے۔ اُس کا باپ امریکہ میں مقیم ہے۔ وہ اپنے باپ کو ہندوستان کے تحفہ جات بھیجنا چاہتا ہے لیکن جہاز کسی خاص وجہ سے بمبئی سے آگے جانے بند ہیں۔ کیا اُسے یہ جانتے ہوئے بھی ہٹی سٹیشن پر جا کر گرا دینی چاہئے۔ اور پارسل کلارک کے ہاتھ میں پارسل دے کر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مال میرے باپ کو ضرور مل جائے گا۔ میرا فرض بھیجنا تھا۔ وہ میں نے پورا کر دیا۔ خواہ باپ بندہ کو ملے یا نہ ملے؟ آپ کہیں گے۔ نہیں ایسا کرنا اُس کی سراسر حماقت ہوگی۔ اسی طرح تصور کر لیجئے۔ کہ جو شخص اپنے مردہ بزرگوں کے لئے پیاری چیزیں براہمن دیوتاؤں کے ارپن کرتا ہے۔ اُس کا حال ہے۔ اس وقت تک تو پہنچنے کا کوئی انتظام نظر نہیں آتا۔ آئندہ کی ایشور جانے۔ اگر کوئی کولمبس ثانی پیدا ہو جائے یا مسٹر پیری جیسا جوانمرد سنسار کو مل جائے۔ تو ممکن ہے۔ سناتن دھرمیوں کے پتر لوک کا بھی راستہ دریافت ہو جائے۔ اور ریل۔ تار برقی کی بدولت وہاں آشیا کی آمد و رفت کا آغاز ہو جائے۔ لیکن اگر کبھی ایسی صورت ہوئی۔ تو مفت خوروں کا رزق تو رہا سہا بھی مارا جائے گا۔ جیسے کہ ریل کے جاری ہونے پر یکہ بانوں اور سرائے کی بھٹیاروں کا قافیہ تنگ ہوا ہے +

(۲۲) ان الفاظ سے تو آپ نے صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اندھا دھند کام ہوتا تھا۔ نہ کوئی پنڈ دان کے پہنچنے کے متعلق سوال کرتا تھا۔ نہ کوئی اقرار کرتا تھا۔ سب نے کلوروفارم کی شیشی سونگھی ہوئی ہوگی +

(۴) جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ تعصب کے زمانے میں لوگوں نے مُردہ رُوحوں کے شریر دھارن کر کے زمین پر آنے اور پنڈوں کے پہنچنے کا دعوے کیا۔ سناتن دھرمی سجن ان سطور کو آنکھیں کھول کر پڑھیں اور آئندہ سے پنڈ دان کے پہنچنے سے بحث میں صاف انکار کر دیا کریں۔ ورنہ تعصب کے شکار قرار دئیے جائینگے۔ پروفیسر صاحب کی لیاقت کی داد دینی چاہئے۔ کہ انہوں نے ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں کے سدھانت کا نہایت عمدگی سے کھنڈن کیا۔ آگے آپ فرماتے ہیں۔ کہ اُسی وقت سے معترضوں نے پنڈ دان کے خلاف کہنا شروع کر دیا۔ خلاف نہ کہتے تھے۔ تو کیا حق میں کہتے؟ جب کوئی قوم ایک سدھانت غلط بناتی ہے تو کھنڈن نہ کیا جائے۔ یا منڈن کیا جائے۔؟

(۵) ہم تو نہیں مانتے کہ رگ وید یجر وید سام وید وغیرہ کے کتھن بھی سدھانت وشے میں مت بھید ہے سناتن دھرمی اگر اُن کے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔ تو بتلائیں کہ چاروں ویدوں میں کچھ مت بھید ہے؟ اگر ہے۔ تو وید کس طرح پرمانک رہیں گے؟ معلوم نہیں یہ سطور لکھتے وقت پروفیسر صاحب پر غنودگی نے غلبہ پا لیا تھا یا راقم الحروف ہی اُن کی منشا سمجھنے سے قاصر ہے۔ ابھی تو پنڈ دان پہنچنے کے خیال کو تعصب یاد کرتے تھے ابھی پنڈ دان جائز ماننے والوں کے ساتھ ہمراہ ہو گئے۔ کہیں سناتن دھرمیوں کے آنسو پونچھنے کا خیال تو نہیں آگیا؟

آپ کی رائے کے نفس مضمون میں گول مال کی جھلک جھلکتی ہے۔ اور آپ کے کتھن کا خیال کر کے ہمیں بیساختہ کسی شاعر کے مندرجہ ذیل شعر کا اعادہ کرنا پڑتا ہے

سے غوطے کھا رہی ہے رمز یہ تری اے سخن
تھا وہ اک اک بات کی دو دو شبہ ملتی نہیں

"ہم سچائی سچائی ہے۔ لاکھ چھپاؤ مگر چھپتی نہیں طبیعت پر غلبہ پا کر کسی نہ کسی صورت

میں ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے پنڈدان کے ڈھکوسلے کا توت خایا کر دیا۔ چلو یہی غنیمت ہے سناتن دھرمیوں کو ہندوستان کی سرزمین کے اندر اندر تو کوئی ثالث نہ ملا۔ بیچاروں نے پروفیسر میکس مولر صاحب کی سرن لی تھی۔ مگر قسمت کی سیاہی دیکھئے۔ اُن سے بھی جھاڑ ہی برداشت کرنی پڑی۔ بس سناتنی بھائیو مورتی پوجن اور ورن ویوستھا کا بھی کسی یوروپین سے فیصلہ کراؤ گے؟

فصل سوم

(۱) پتر اور دکھشناین۔ کرشن پکش۔ راتری کال وغیرہ

वसन्तो ग्रीष्मो वर्षाः ते देवा ऋतवः शरद्धेमन्तः शिशिरस्ते पितरः य एवाऽऽपूर्यतेऽर्धमासः स देवाः योऽपक्षीयते स पितरः अहरेव देवाः रात्रिः पितरः पुनरह्नः पूर्वाह्णो देवाः अपराह्णः पितरः। स यत्रोदगाऽऽवर्तते। देवेषु तर्हि भवति देवांस्तर्ह्यभि गोपायति। शतपथ का० २ ब्राह्मण ३

ارتھ۔ بسنت۔ گرمی اور برسات یہ تینوں دیو رتو۔ سردی ہیمنت اور ششر یہ تینوں پتر رتو ہیں۔ شکل پکش۔ دیو پکش ہے۔ اور چندرمان جس میں گھٹتا جاتا ہے۔ ارتھات کرشن پکش پتر پکش ہے۔ دن ہی دیو۔ راتری ہی پتر ہے۔ پھر دوپہر سے قبل کا نصف حصہ دیو اور بعد از دوپہر کا نصف حصہ پتر ہے۔ وہ سوریہ جب اُتر کو لوٹتا ہے۔ تو دیووں کے لئے ہوتا ہے۔ اور جب دکھشن

کوٹتا ہے۔ تب پتروں کے لئے ہوتا ہے۔ (شت پتھ براہمن) +

منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

यथा चैवा परः पक्षः पूर्वपक्षा-
द्विशिष्यते न दर्शनं विना श्राद्ध माहिताग्ने द्विज-
न्मनः ॥३।२८२॥

جیسے شرادھ میں پوروپکش ارتھات شکل پکش کی نسبت کرشن پکش بڑھ کر ہے۔ ویسے ہی دن کے پوروبھاگ سے پچھلا بھاگ ترجیح کے قابل ہے۔ اگنی ہوتر کرنے والی دوج جاتی کا شرادھ اماوسیہ کے بغیر نہیں ہونا چاہیے +

آئیے ناظرین! اب اس امر پر وچار کریں۔ کہ پتروں کا سوریہ کے دکشنائن رشن پکش وہ اترائن وغیرہ سے کیا سمبندھ ہے؟ نیز اگر پتر سے مراد زندہ ماتا پتا گورو آدی سے لی جائے جیسا کہ آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ تو یہ تمام باتیں ٹھیک ان میں کہاں تک گھٹتی ہیں؟ اس کے خلاف اگر پتروں سے مراد مردوں سے لی جائے تو کہاں تک درست ثابت ہو سکتا ہے؟

اپروکت پرمانوں کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوتوں کا سمیہ اگر اترائن ہے۔ تو پتروں کا دکشنائن یدی دیوؤں کا شکل پکش ہے۔ یعنی چاندنی کا پکش ہے۔ تو پتروں کا کرشن پکش یعنی اندھیرے کا پکش ہے +

اگر دیوؤں کا دن تو پتروں کا راتری۔ اگر دیوؤں کا دن کا پوروبھاگ جس میں سوریہ کا تیج دم بدم بڑھتا جاتا ہے۔ تو پتروں کا اتربھاگ۔ جس میں سورج کی جیوتی اور گرمی دم بدم کم ہوتی جاتی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس +

ان تمام باتوں پر گہری نظر ڈالنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ پتروں کے لئے ایسے وقت رکھے گئے ہیں۔ جو گرتے اور گھٹتے ہوئے ہیں۔ ارتھات نراشا کے ظاہر کرنے والے ہیں۔ مگر دیوؤں کے لئے وہ وقت ہیں جو بڑھتے ہوئے

اور استی کی طرف جارہے ہیں۔ نیز یہ امر بھی صاف عیاں ہے۔ کہ پتروں کے وقت دیوؤں کے وقت کے بالکل خلاف ہیں۔ اس سے ذیل کے سبق ملتے ہیں۔ اول ایسے گرنتھاں کو (اول) بڑھتے ہوئے کو دیو اور گرتے ہوئے کو پتر کہنا چاہئے۔ بڑھنا اور گھٹنا بھی دو پرکار سے ہوتا ہے۔ ایک تو شریر سے دوسرا گیان سے۔ اس سے یہ سدھ ہوگا کہ دیو اور پتر دو پرکار کے ہیں۔ جنم سے لے کر جوانی کی عمر تک شریر کا ہر ایک حصہ بڑھتا ہے۔ پھر گھٹنے لگتا ہے۔ بس سبھی منش جوانی کی عمر تک دیو اور اس کے بعد پتر کہاویں گے۔ اسی پرکار جو گیان ستیہ آدی شبھ گنوں کے پالنے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ دیو اور جو آگے کو بڑھتے نہیں۔ بلکہ گھٹتے ہیں۔ وہ پتر کہاوینگے۔

(دوم) پتروں کا جو تعلق سوریہ کے دکشنائن سے بتلایا گیا ہے۔ وہ اس لئے ہے۔ کہ جیسے سب سکھ پران داتا سب کے جیون سہایک سوریہ دیو بھی جب شٹھ تک اپنی پورن اوستھا کو بھوگ کے اب آہستہ آہستہ گھٹ رہے ہیں۔ سابق اوستھا میں سوریہ نے سینکڑوں ندی نالے سکھا ڈالے۔ اب پوش کے ماہ میں ایسے نظر آتے ہیں۔ گویا کہ مرتیو کے مکھ میں اب گرنا ہی چاہتے ہیں۔ اسی طرح اے پترو! آپ کی بھی درشا ہوگی۔ بال اوستھا سے لے کے جوانی تک تم نے بہتیرے کھیل کھیلے۔ کام کئے۔ اب دکھشنائن سوریہ کی طرح شریر کے بل ویریہ پرتاپ۔ بدھی سب ہی کم ہو رہے ہیں۔ سوریہ کا گھٹنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہر کمالے را زوالے۔ اس لئے اب اپنے قیمتی وقت سے فائدہ اٹھاؤ اور پرماتما کی بھگتی کرلو۔ جتنی ہو سکتی ہے۔

پتر اور شکل پکش ۔ اسی طرح چاند کے شکل پکش دوارا بھی پتروں کو اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ جیسے شکل پکش میں چاند کی ہر روز ایک کلا بڑھتے بڑھتے پورنماشی کو پورا چاند بن جاتا ہے (یہی اس کی پورن اوستھا ہے) اور پھر اپکم سے ہر روز ایک ایک کلا گھٹنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ اماوسیہ کو چاند بالکل است ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اب پورن

دکھشن دِشا کی طرف لوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ سو ان لوگوں کی رکھشا کے لئے رکھشک گروہ کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ :-

(۱) موسم برسات کے آغاز کے سبب گرہستی لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ پیچھے عورتیں اور بچے ہی رہ جاتے ہیں۔ جس سے گھروں میں چوری ہو جانے کا خوف رہتا ہے۔ (۲) زمینداروں میں غلّے کی تقسیم کے وقت جھگڑا نہ ہو جائے اور کوئی کسی کا حق نہ دبا لے۔ یا سوارتھی اور آلسی لوگ کھیتوں میں لوٹ مار کا بازار نہ گرم کریں۔ (۳) جہاں سیلاب آ جائے کھیتوں کو نقصان پہنچے۔ (۴) اسوج ماس سے سردی شروع ہو جانے پر بخار ہیضہ وغیرہ کا نمودار ہو جاتا ہے۔

اسوج اور پتر سیوا۔ جو لوگ ان دنوں میں سنسار کی رکھشا کا کارج کریں پرجا کی طرف سے لازم اور ضروری ہے۔ کہ اس کے صلے میں اُنہوں کی خاطر تواضع کی جاوے۔ چونکہ موسم برسات میں بوجہ بارش کے آمد و رفت تقریباً بند رہتی ہے۔ اسوج میں موسم سرما کا آغاز ہونے پر آسمان صاف نظر آتا ہے۔ بارش کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ماس پتری سیوا کے لئے نیت کیا گیا ہے۔ جس کو بگاڑ کر آج کل ہمارے سناتنی بھائیوں نے ان دنوں میں مرتک شرادھ کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔

ایک اعتراض کا جواب۔ مذکورہ بالا سمادھان پر اگر کوئی شخص یہ شنکا کرے کہ ماس کا نیت کیا جانا کوئی خاص غرض نہیں رکھتا۔ بلکہ ایک سادھارن بات ہے۔ تِتھی و ماس تو آسانی کے لئے نشچت کرنے ضروری ہی تھے۔ تو اس کا اتّر یہ ہے کہ کیا کبھی پتروں کے لئے شکل پکش یا اترائن میں کوئی بھی آسانی کی نہیں ہوتی۔ اگر آسانی کا خیال ہی رشیوں کو مدنظر تھا۔ تو انہوں نے یہ کیوں نہ آگیا دی دیا۔ کہ جب جب سہولیت ہو۔ پتری یگیہ کر لو؟

۲- سودھا شبد پر وچار

جس طرح ہون تجیہ میں سواہا شبد کا زیادہ پریوگ ہوتا ہے۔ اسی طرح پتری
یگیہ میں سودھا اور "स्वधा" شبد کا زیادہ ذکر آتا ہے۔ مثال کے طور پر لیجئے پرمان

पितृभ्यः स्वधायिभ्यः स्वधा नमः ० (اول) یجر ۱۹/۳۶

ये समानाः समनसः पितरो यमराज्ये। (دوم) یجر ۱۹/۴۵

तेषां लोकः स्वधा नमो यज्ञो देवेषु कल्पताम्॥

"अस्मिन यज्ञे स्वधया मादयन्ताम्" (سوم) یجر ۱۹/۵۸

स्वधा पितृभ्यः पृथिविषद्भ्यः (چہارم) گوبھل گرہیہ سوتر

स्वधापितृभ्योऽन्तरिक्षसद्भ्यः

स्वधा पितृभ्यो दिविषद्भ्यश्च

(پنجم) منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے کے شلوک ۲۵۱ میں منوجی مہاراج
کہتے ہیں۔ کہ بھوجن کے بعد جاتے سمے براہمن لوگ شرادھ کرتا سے "स्वधा-
अस्तु" کہیں کیونکہ سب پتری کرموں میں سودھا شبد کا اچارن ہی سریشٹ ہوتا ہے
(ششم) دیوی بھاگوت کے شلوک ذیل میں کہا ہے۔ کہ سودھا کو پوج کر
شرادھ کرے کیونکہ بغیر سودھا کو پوجنے منکش شرادھ ترپن کا پھل نہیں پاتا

स्वधां संपूज्य यत्नेन ततः श्राद्धं समाचरेत्।

स्वधां नाभ्यर्च्य यो विप्रः श्राद्धं कुर्यादहं मतिः।

नभवेत फलभाक् सत्यं श्राद्धस्य तर्पणस्यच

(ہفتم) مہاکوی کالی داس جی رگھو ونش میں ورنن کرتے ہیں۔ کہ دلیپ
مہاراج وشسٹھ جی سے کہتے ہیں۔ کہ ہے گرو میرے بعد میرے پتر جو سودھا
کے سمے گرم ... تت پر ہیں۔ وہ شرادھ میں پورا حصہ نہیں لیں گے +

مگر بودھ دیاکرن میں لکھا ہے کہ ”स्वाहाग्नये“ ارتھات اگنی آدی دیوؤں کے ساتھ سواہا स्वधापित्रे پتروں کے ساتھ سودھا شبد کا پریوگ ہوتا ہے۔

”سودھا کا پریوگ پتری یجیہ میں عام ہے“ یہ تو آپ پر روشن ہو چکا۔ آیئے اب ذرا اس بارے میں تحقیقات کریں۔ کہ اس شبد کے ارتھ کیا ہیں؟ اور ان پتریجیہ اس کے زیادہ مستعمل ہونے کا کیا سبب ہے؟ پرانوں میں سودھا کو کس طرح سمجھایا گیا ہے؟

ارتھ - (۱) स्व سو کے معنے ज्ञाति گیاتی - دھن آتما آتمیہ آدی اور دھا धा کے معنی دھارن۔ ارتھات جس شکتی کے دوارا اپنے کُل پریوار۔ دھن۔ دھرم دیش و بشاشتر یا اچھے پرکار دھارن پوشن اور رکھشن ہو۔ اُسے سودھا کہتے ہیں۔ پتروں کے ساتھ یہ اس لئے جوڑا گیا ہے۔ کہ جو لوگ ہر طرح سے ارتھات ودیا دان سے سنتان آتیتی سے پیار۔ آدر کے۔ دیا یا پریم سے پرتپالن کرتے اور انیک پرکار کی رکھشا سے لابھ پہنچاتے ہیں۔ وہ بھی پتر سنگیا واچک ہوتے ہیں۔

(۲) دوسرا ارتھ اس شبد کا اَنّ اور جل ہے۔ جیسے اَنّ اور جل جگت کے جیووں کا پالن پوشن کرتے ہیں۔ اسی پرکار جو لوگ جگت کا پالن پوشن کرتے تھے اُن کو سودھا کی پدوی دی جاتی تھی۔

(۳) تیسرا ارتھ سودھا کا سوبھاؤ و سودھرم آدی ہیں۔ ارتھات منشیتا کیا تھ جو لوگ ودیمان ہوتے تھے۔ وہ بھی سودھا پدوی کے یوگیہ ہوتے تھے کیونکہ جن میں ”انسانیت“ نہ ہو وہ دیش کی رکھشا کے یوگیہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

یہ تو ہوئے واستوک ارتھ۔ اب آگے ہم قوں ذرا یہ بھی سن لیجئے۔ کہ پران داتا نے ”سودھا“ کو کس پرکار ورنن کیا ہے؟

شریمد دیوی بھاگوت کے اسکندھ ۹-ادھیائے ۴۴ میں نارائن نارد سے سودھا کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ سرشٹی کے آدمیں برہمانے چار مورتی مان اور تین تیج سوروپی سات پتری گن اُتپن کرکے اور اُن کے آہار کے لئے شرادھ اور ترپن کا سلسلہ قائم کرکے ایک پرم سُندری سوشیل کنیا سودھا نام رچی جیسا کہ شلوک ذیل میں کہا ہے:-

ब्रह्मा च मानसीं कन्यां ससृजे च मनोहराम्।
रूप यौवन सम्पन्नां शतचन्द्र निभाननां॥

اور اس کنیا کو پرسن مورتی پتروں کے ساتھ بیاہ دیا۔

पितृभ्यश्च ददौ बुद्ध्वा तुष्टेभ्यस्तुष्टिरूपिणीम्।

یہی ہیاکھیان کسی قدر تفاوت کے ساتھ شریمد بھاگوت میں بھی آیا ہے:-

"دکھش جی کا وواہ پرسوتی سے ہوکر اُس سے سولہ کنیائیں اُتپن ہوئیں۔ دھرم کو تیرہ کنیا۔ اگنی کو ایک کنیا۔ سواہا نام اور پتروں کو ایک کنیا۔ سودھا۔ اور رُدر کو ایک ستی کنیا دی۔ دھرم کی پتنیوں کے نام شردھا۔ میتری۔ دیا۔ شانتی۔ تُشٹی۔ پُشٹی کریا۔ اُنتی۔ بُدھی۔ میدھا۔ تتیکشا۔ لجا۔ اور مورتی ہیں" پھر اسی کو زیادہ صاف الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ اگنی شوات۔ برہی شد۔ سومیہ۔ آجیپ۔ ساگنی اور اناگنی اتیادی جو پتر ہیں۔ اُن سب کی استری سودھا ہے۔ جو دکھش کی کنیا ہے شریمد بھاگوت سکندھ ۴۔ ادھیائے ۱۔ شلوک ۶۳+

अग्निष्वात्ताः बर्हिषदः सोम्याः पितर आज्यपाः।
साग्नयोऽनग्नयस्तेषां पत्नी दाक्षायणी स्वधा॥

اس پرکرن پر غور کرنے سے عقل رسا اس نتیجے پر پہنچی ہے۔ کہ پتروں کی استری جو سودھا نام بتلائی گئی ہے۔ وہ النکار روپ سے ہے۔ جس طرح سے

پتنی اور پتی کا باہم اٹوٹ سنبندھ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے پتروں اور سودھا کا ہے۔ تات
پریہ یہ ہے۔ کہ رکھشا کرنا پتروں کا سب سے بڑا فرض ہے ۔ ورنہ اگر مذکورہ بالا شاستروں
کا اکھشرارتھ لیں۔ تو کبھی بھی بالعقل نہیں ہوگا۔ کیا پرانوں کا یہ منشاء ہے۔ کہ جس طرح
سے منش کے استری ہوتی ہے۔ اسی طرح پتروں کی استری ہے۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ پتر
ایک نہیں دو نہیں۔ دس نہیں بیس نہیں بلکہ اُن کی تعداد بیشمار ہے:۔

सहस्राणां चतु: षष्टि रग्निष्वात्ता: प्रकीर्त्तिता:
षडशीति सहस्राणि तथा बर्हिषदो द्विजा: ॥

اگنی شواتا آدی پتر چوسٹھ سہسر ہیں۔ اور برہی شد پتر ۸۶ ہزار ہیں
یہ تو پرانوں کے انوسار دو قسموں کی تعداد ہے۔ باقی قسموں کی تعداد شامل کرنے پر
معلوم نہیں ٹوٹل کہاں تک پہنچے؟ کیا اس قدر کثیر التعداد پتروں کی صرف ایک استری
سودھا ہوتی ہے؟ پھر اگنی کی استری کا نام سواہا بتلایا ہے۔ کیا اگنی در اصل کوئی
شریردھاری پرش ہے جو اس کی استری ہو؟ مزید برآں دھرم کی تیرہ استریاں بتلائی
ہیں۔ کیا دھرم بھی کوئی شریر سہت وستو ہے۔ جس کے منشوں کی طرح استریاں
ہوں۔ اور پھر استریاں بھی کون۔ شردھا۔ دیا۔ شانتی آدی؟ کیا شردھا وغیرہ صاف
گنوں کے نام نہیں ظاہر ہوتا ہے؟ قصہ کوتاہ سودھا کو "استری" النکار یعنی
استعارے کے طور پر بتلایا ہے۔ پتروں کا رکھشا کے کارن سے رشتہ یگانگت
ظاہر کرنے کے لئے پُران کاروں نے اس قسم کے النکار بناتے ہیں۔ مگر افسوس عام لوگ
انکی حقیقت کو نہ سمجھکر کچھ سے کچھ مطلب نکال رہے ہیں ؞

یم راج کی حقیقت

عام ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ یم پُری میں چترگپت آدی پُرش منشوں کے

چین: پاپ پر وچار کرتے ہیں اور مرنے کے وقت یم راج کے دُوت آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لیکھ میں اختصار سے اس وشے پر وچار کیا جاتا ہے۔ تاکہ پاٹھکوں کو معلوم ہو کہ اصلیت کیا ہے۔ اور آج کل اگیان وسوارتھ کے کارن اس کے سنبندھ میں کیا کیا توہمات پھیل رہے ہیں۔ سب سے اول یم کے وشے میں وید اور پرانوں کی کیا سمتی ہے؟ اس پر غور کیا جاتا ہے:۔

یم کا ارتھ سوریہ پتر کیوں؟ شریمد بھاگوت ۶-۶-۴۰:۔

विवस्वतः श्राद्ध देवं सं संज्ञाऽसूयत वै मनम्।
मिथुनञ्च महा भागा यमं देवं यमी तथा॥

سُوریہ پتنی سنگیا نے سوریہ سے شرادھ دیو منو کو اور یم یمی کو بھی اُتپن کیا۔ یہی مضمون وشنو پُران میں اس پرکار لکھا ہے۔ کہ سوریہ کی پتنی کا نام سنگیا تھا۔ جو وشوکرما کی پتری تھی۔ اُس سنگیا سے منُو۔ یم اور یمی تین سنتان ہوئے۔ ایک سمے یہ سنگیا سوریہ کے تیج کو نہ سہ کر پتی سیوا کے لئے اپنی چھایا روپی استری چھوڑ کر گھوڑی کے رُوپ میں بن کو چلی گئی۔ پھر ایک دن اس چھایا نے یم کو شاپ دیا۔ یم اور سُوریہ کو شراپ کا حال معلوم ہوا۔ تب سوریہ بھی اشو یعنی گھوڑے کا جسم دھارن کر کے سنگیا سے جا ملے۔ وہاں دو اشونی کمار اُتپن ہوئے۔ یہی کتھا کسی قدر تفاوت کے ساتھ وستار پُوروک پدم پُران میں درج ہے۔ جسے بخوف طوالت مضمون ہم یہاں درج کرنے سے احتراز کرتے ہیں:۔

یم کے بارے میں یہ کتھائیں کیا بھاو ظاہر کرتی ہیں۔ کیا واقعی یہ سُوریہ ونشیوں کی طرح دیہ دھاری ہے یا یہ النکار کے طور پر درج ہے؟ ناظرین آپ اس کی تحقیقات کریں:۔ رگ وید ۱۰-۱۷-۲

त्वष्टादुहित्रे वहतं कृणोती तीदं विश्वं भु-

वनं समेति। यमस्य माता पर्युह्यमाना महो
जाया विवस्वतो ननाश॥१॥

अपागूहन्नमृतां मर्त्येभ्यः कृत्वी सवर्णामद
दुर्विवस्वते उताश्विनावभरद् यत्तदासीदजहा
दु द्वा मिथुना सरण्यूः॥२॥

یہ دو وید منتر ہیں۔ جو کہ غلط فہمی کا باعث ہوئے ہیں۔ لفظی ترجمہ حسب ذیل ہے
پرکرتی روپی توشٹا ارتقات کنیا کا بواہ کرتا ہے۔ اس کارن سمست بھون اکٹھا ہوتا
ہے۔ پشچات سوریہ سے بواہتا ہونے پر وہ توشٹا کی کنیا یم ارتقات یمل (۲) جو
دو سنتان ساتھ ہی اُتپن ہوتے ہیں) سنتان کی ماتا ارتقات بنانے والی ہوئی یم کو
اُتپن کر مہان وِوسوان کی جایا ارتقات پتنی نیورست یا ہر چھپ گئی (منتر ۱)+

دیوگن منشیوں سے امرتا ارتقات سرنیو کو چھپا لیتے ہیں۔ اور اس کی جگہ میں
دسورنا کو بنا سوریہ کو دیتے ہیں۔ اور وہ سرنیو دو اشونی کماروں کو اتپن کرتی ہے
جب وہ سرنیو بھاگ جاتی ہے۔ تو وہ متھن (ایک جوڑی) چھوڑی جاتی ہے (۲)

ان منتروں کی ویاکھیا کرتے ہوئے مہرشی یاسک آچاریہ اپنی لاثانی تصنیف نرکت
میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ سوریہ کی پتنی راتری ارتقات اُشا ہے۔ وہ اُشا سوریہ کے طلوع
ہونے پر اپت یعنی غائب ہو جاتی ہے "وسورنا" نام روزانہ شب چھانکا ہے۔ جو پرات
کال کے بعد نظر آتی ہے۔ "توشٹا" نام برہم مہورت کے درشیہ کا ہے۔ اسی برہم
مہورت میں اُشا ارتقات قدرے پرکاش سہت پربھا اُتپن ہوتی ہے۔ اسی کارن
پربھا کو النکار کے طور پر توشٹا دیوی کی کنیا کہا ہے۔ پربھات ہوتے ہی سب پرانی
جاگ اُٹھتے ہیں۔ یہی ایک پرکار سے گویا تمام پرانیوں کا ملنا ہے اور تھوڑے سے کال کے
لئے اُشا اور سوریہ کا جو میل ہوتا ہے۔ وہ اُشا کا سوریہ سے بواہ ہونا ہے......

مہرشی موصوف نے بتلایا ہے کہ وہ منتر سورج ۔ چاند ۔ دن رات اُوشا وغیرہ کا وصف ظاہر کرتے ہیں ۔ افسوس! پُران بنانے والوں نے اصل مطلب کو نہ سمجھ کر عوام کو من گھڑت کہانیاں بنا کر غلط راستے پر ڈال دیا ؎

ثابت پر یہ اوپر کت لیکھ کا یہ ہے ۔ کہ یم نام دن اور رات کا ہے ۔ سورگ لوک کے کسی جیو وشیش کا نہیں ؎

دھرم راج چترگپت یم دوت ۔ یم کے دوت ۔ ان الفاظ کے معنی آج کل پیدا اکس جگت کا ہے ۔ وہ سراسر صداقت کے بعید تصور کئے جانے کے قابل ہیں ؎

اگر یہاں کے جیو جو ہلاک جاتے ہیں ۔ ان کا دھرم راج چترگپت وغیرہ نیائے کرتے ہیں ۔ تو یم لوک کے جیو اگر پاپ کریں ۔ ان کے لئے دوسرا یم راج چاہیئے ۔ اور یہ بت کے سماں اگر یم دوتوں کے شریر ہیں ۔ تو وہ نظر کیوں نہیں آتے ؟ اور مرنے والے جیو کے دوار تب اُن کا جسم تو در کنار ایک انگلی بھی نہیں آ سکتی ۔ پھر وہ سڑک و گلی میں کیوں نہیں رُک جاتے ؟ اگر آپ کہیں کہ وہ سُوکشم دیہہ کر دھارن کرتے ہیں ۔ تو اول تو پربت سماں شریر کے بڑے بڑے پاڑوں بیاج مہاراج بغیر اپنے گھر کے کہاں دھریں گے ؟ علاوہ ازیں جب جنگل میں آگ لگ جاتی ہے ۔ اور ایک دم بے جیو چیونٹیوں کے شریر چھوٹتے ہیں ۔ اُن کے پکڑنے کے لئے بیشمار یم دوت آویں تو وہاں اندھیکار ہو جانا چاہیئے ۔ اور جب آپس میں جیو پکڑنے کے لئے دوڑیں گے ۔ تب کبھی اُن کے سر پر چُھو کر لگ جاتے ہیں ۔ تو جیسے پہاڑ کے بڑے بڑے شکھر ٹوٹ کر پرتھوی پر گر پڑتے ہیں ۔ ویسے ان کے بڑے بڑے انگ گڑ پڑ کر ان کے بانچنے والے کے صحن میں گر پڑیں گے ۔ تو کیا وہ دب مر نہ جائیں گے ؟ (ستیارتھ پرکاش) ؎

جو لوگ کرموں کا پھل دینے کے لئے یم راج کا محکمہ ضروری سمجھتے ہیں ۔ وہ یہ بھی

کی ہتک کرتے ہیں۔ کیونکہ ایجنٹ یا پیغمبر یا دُوت کا ماننا پرماتما کو محدود ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ پرمیشور کو یہ بیماری نہیں۔ اس واسطے اُس کے ایجنٹ یا یم دُوت وغیرہ کوئی نہیں کیونکہ پرماتما سروویاپک ہیں۔ وہ سوئیم سب کے پُن پاپ کو دیکھ رہے ہیں۔ بہی کھاتے کا لکھنا بھُول کی بیماری کا علاج ہے۔ چونکہ پرماتما کو بھُول کی بیماری نہیں۔ اس واسطے اُس کے دربار میں لکھنے کا کوئی کام نہیں۔ اس کی صرف دُنیوی بادشاہوں کو جو تھوڑے گیان والے اور محدود ہیں۔ ضرورت ہے۔ چتر گپت جس کے ذمے پُرانکوں نے بہی کھاتہ لکھنے کا کام سپرد کیا ہے۔ محض فرضی ہستی ہے۔ دراصل انتہ کرن کا نام ہی چتر گپت ہے جو کچھ ہم بھلے بُرے کرم کرتے کرواتے سُنتے سُناتے دیکھتے دکھاتے سوچتے اور وچار کرتے ہیں۔ سب کا عکس انتہ کرن رُوپی تختی کے اوپر جا پڑتا ہے۔ اور پتھر کی لکیر کے سمان اُس پر سب باتیں نقش ہو جاتی ہیں۔ جیسے فونوگراف ہمارے شبدوں کو اپنے پر نقش کر لیتا ہے۔ جیسے فوٹوگراف میں عکس پڑتا ہے۔ ویسے ہی ہمارے انتہ کرن پر باہر کی باتوں کا عکس پڑتا ہے۔ وہ کبھی نہیں مٹ سکتا۔ چونکہ یہ اگیات رُوپ سے پرانیوں کے شُبھ اشُبھ کرموں کا چتر کھینچتا ہے۔ اس لئے اس کا نام چتر گپت ہے ❊

جس طرح سے یم راج یا دھرم راج کوئی شریر دھاری جیو نہیں اسی طرح چتر گپت اور یم دُوت بھی کوئی مجسم شے نہیں ❊

یم راج کے جو دو کتے بتلائے جاتے ہیں۔ وہ بھی النکار کے طور پر ہیں۔ اگر ان کا کچھ بھاو ہو سکتا ہے تو یہی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ سمیہ جو گزر رہا ہے۔ اس میں لگاتار دو گھٹنائیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ ایک دن۔ اور دُوسری راتری یہ ہی علیحدہ علیحدہ یم کے دو کتے ہیں۔ کتا کہنے کا کارن یہ ہے۔ کہ یہ راتری اور دن دونوں وقت پرانیوں کی پرم رکھشا کرتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا پالن پوشن یعنی استعمال ٹھیک طریقے پر ہو

ورنہ یہی وہ کتے پاگل ہوکر اس پرکار منشوں کو کاٹتے ہیں۔ کہ اس روگ سے نورت ہونا بہت مشکل ہوجاتا ہے ÷

گرڑ پوران میں یم پوری کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ وہ کبھی بھی حقیقی نہیں ثابت ہوسکتا۔ اخیر میں چار سوالات درج کرکے مضمون ہذا سماپت کیا جاتا ہے ÷

(۱) چار ہزار کوس میں رتنوں سے بنا ہوا سو کوس اونچائی کا پرکاشمان دھرم راج کا گرہ ہے۔ تو بتلانا چاہئے کہ کہاں ہے؟

(۲) یم کے مارگ میں پرانی کو بھوجن کے لئے ان جل اور سائے کے لئے ورکھش وغیرہ نہیں ہیں۔ اور سوریہ کا تیج پرے کے سمان ہوتا ہے۔ اور پرانیوں کے بھکشن کے لئے شیر۔ گدھ وغیرہ رہتے ہیں" یہ کتھن اگر گرڑ پوران کا لوگوں کو محض خوف دلانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ سچا ہے تو بتلانا چاہئے۔ کہ ان جل و سائے کے بغیر پرانی وہاں زندہ کیسے رہتے ہونگے ؟

(۳) یم اگر ساکار وان کوئی دیوتا ہے۔ تو اس کی اُتپتی کس پرکار ہوئی؟ اگر ساکار نہیں تو صاف اقرار کرو کہ گرڑ پران میں جو یم راج کا سوروپ بیان کیا ہے وہ فرضی ہے۔ نیز یم راج کی اگر مرتیو ہوتی ہے۔ تو اُن کا جیو کس یم کے پاس جاتا اور کہاں نیائے ہوتا ہے ؟

(۴) ویدوں میں یم نام والو۔ اگنی کال پرمیشور آدی کا پرتی پادن کیا ہے کسی شریر دھاری جیو کا نام نہیں لکھا۔ پھر تم وید کے خلاف کلپنا کیوں کرتے ہو۔ ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۸ منتر ۵۷ ÷

(۴) اجی چاہتا ہے توڑ دوں شیشہ فریب کا

پر شبد مرت ماتا پتا آدی کے لئے مستعمل نہیں ہوتا

زبردست شہادتیں

ناظرین! سناتن دھرم کا پتر شبد کے متعلق یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ مُردہ ماں باپ دادا پڑدادا وغیرہ کے لئے ہی پریوگ میں آتا ہے۔ زندوں کے لئے نہیں۔ مضمون ہٰذا میں اس دعوے کی وید۔ درشن۔ برہمن گرنتھ۔ اپنشد۔ نرکت سمرتی پران کوش وغیرہ وغیرہ گرنتھوں کی بنا پر پڑتال کر کے دکھلائی جائے گی۔ تاکہ راستی کے متلاشی اصحاب کو معلوم ہو کہ سناتن دھرم کا دعوےٰ کہاں تک معقول و قابل تسلیم ہے؟

یہ امر ظاہر ہی ہے کہ اگر پتر شبد کا اطلاق ہی مردوں پر ثابت نہ ہو تو مردوں کے شرادھ کا صفایا صاف ہوا پڑا ہے۔ کیونکہ شاستروں میں پتر لفظ آنے پر سناتن دھرمی سجن فوراً مُردوں کے شرادھ کا شور مچا دیتے ہیں۔ اور عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دیکھو پتر شبد صاف لکھا ہے۔

لیجیئے ناظرین باتمکین! اب شہادتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ذرا سماعت کے لئے تیار ہو جائیے۔ اور ان پر دت چت ہو کر وچار کیجئے۔

سب شاستروں میں پرم پرمان یا مستند بالذات چاروں وید ہیں۔ منو جی مہاراج فرماتے ہیں:- धर्म जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः
دھرم کے جگیاسوؤں کے لئے سب سے زیادہ پرمان شرتی یعنی وید ہے۔

(۱) اتھرو وید- देवाः पितरो मनुष्या गन्धर्वाप्स-
रसश्च ये उच्छिष्टाज्जज्ञिरे सर्वे दिवि देवा दिवि
श्रितः ।११।९।२७॥

(ارتھ) اُس پرماتما کی کرپا کٹاکھش سے کوئی دیو۔ کوئی پتر۔ کوئی سادھارن منش کوئی گندھرو کوئی اپسرائیں ہوتے ہیں۔

(نوٹ) اس منتر میں پتروں کو منشوں کے بھیدوں میں سے ایک بھید بتلایا ہے

:کہ مُردوں کا نام پتر ہے ٭

(۲) رگ وید
अरुरुचदुषसः पृश्निरग्रियउक्षा बिभर्ति भुवनानि वाजयुः। मायाविनो ममिरे अस्यमायया नृचक्षसः पितरो गर्भमादधुः॥

نृचक्षा- اس منتر میں سوریہ کے گن اور اُپکار ورنن کرتے ہوئے کہا ہے کہ
गर्भमादधुः - منشوں کے نیتر سوروپ جگت پالک سوریہ کرن
सः पितरः - گربھ ارتھات ورشا روپی گربھ دھارن کرتے ہیں۔ اس منتر کے ارتھ کرتے ہوئے
سائن آچاریہ کہتے ہیں کہ
पितरः पालका देवाः पितरो जग- پتر شبد کے پالک دیو اور کرن دو ارتھ ہیں ٭
द्रक्षका रश्मयः

(۳) اتھرووید
ये वो देवाः पितरो ये च पुत्राः स- چेतसो मे शृणुतेदमुक्तम्॥
ارتھات آپ لوگوں کے بیچ میں دیو۔ پتر اور پُتر ہیں۔ وہ سب ہی ساودھان ہو کر میرے اس بچن کو سُنیں ٭
اس منتر میں صاف ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ پتر زندوں سے مراد ہے۔ "پتروں" لفظ ساتھ آیا ہے۔ نیز آپ ہی وچار کریں۔ کہ بچن کو جیتے سُنیں گے یا مُردے ؟

(۴)
यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते तया मामद्य मेधयाग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा
ارتھات پتری گن ہمیشہ میدھا ارتھات بدھی کی اُپاسنا کرتے ہیں ٭
بدھی کی اُپاسنا مرت پرش کر سکتے ہیں یا جیوت ؟

(۵) رگ وید-
कत्यग्नयः कति सूर्यासः कत्युषासः कत्यु स्विदापः। नोपस्पिजं वः पितरो वदामि पृच्छामि वः कवयो विद्मने कम्॥ १०।८८।१८।

ہے پترد! آپ کو دُکھدائی وچن نہیں کہتا ہوں " کवय: ہے۔ پرم گیانی آچاریو! اگیان ہونے سے مجھے شُکھ پراپت ہو۔ اس کارن آپ سے پُوچھتا ہوں " اگنی کتنے پرکار کی ہوتی ہے؟ سوریہ کتنے ہیں؟ اُشائیں کتنے پرکار کی ہیں؟ اور جل کتنے پرکار کے؟ ❖

اس منتر میں جو پرشن پُوچھے گئے ہیں۔ کیا اُن سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ آچاریہ یا گورو سے مخاطب ہو کر پُوچھے گئے ہیں؟ کیا مرت پُرشوں سے اس قسم کے سوال کرنے سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے؟ پاٹھک نرپکش ہو کر فیصلہ دیں ❖

(۶) رگ وید۔ यशुदाजन् मितरे। गोमयं वसू-
ते नाभि न्दन् परिवत्सरे बलम्। दीर्घायुत्वमंगि-
रसो वो अस्तु प्रतिगृभ्णीत मानवं सुमेधसः॥

१० م ۹ اس منتر میں پتروں کے لئے दीर्घायुत्वमअस्तु الفاظ کے ذریعے پتروں کی درازیٔ عمر کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔

درازیٔ عمر کے لئے پرارتھنا جیتوں کے لئے کی جاتی ہے یا مردوں کے لئے یہ سوال ہے۔ جس کا جواب ہم سناتن دھرم سے مانگتے ہیں ❖

(۷) براہمن گرنتھ۔ شت پتھ براہمن میں بسنت گرمی وغیرہ رتوؤں یعنی موسموں کا نام پتر آیا ہے۔ سناتن دھرم کے پرمانک بھاشیہ کرتا مہیدھر جی بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ دیکھئے اُن کا بھاشیہ یجروید ادھیائے ۲ منتر ۳۲ ❖

(۸) درشن شاستر۔ سانکھ अष्टविकल्पो दैवस्तै-
र्यग योनश्च पञ्चधा भवति इत्यादि कारिका।
اس کی ویاکھیا کرتے ہوئے واچسپتی مشر کہتے ہیں۔ کہ براہم۔ پرجاپتی۔ اینڈر پِتر۔ گندھرو۔ یکش۔ راکھشس اور پشاچ یہ آٹھ پرکار کے دیو سرگ اور منش ایک

ہی پرکار کا سرگ ہے۔ اس سے بھی سدھ ہوتا ہے کہ جیسی دیو آدمی سرشٹی ہے۔ ویسے ہی پتر سرشٹی بھی ہے ✣

(۹) اپنشد۔ تیتری — स एकः पितृणां चिरलोकलोका

نामानन्दः میں پتری لوک کی بھی چرچا آئی ہے۔ یہاں پتری لوک ویاکرن کی گن برتھی - اتیادی پاری بھاشک سنگیا ہے ✣

(۱۰) برہدارنیک — दैवाः पितरो। मनुष्या इत एव वागे

یہاں ادھیاتمک ارتھ ہیں — व देवा मनः पितरः प्राणो मनुष्याः

پتری شبد ہے ✣

(۱۱) چھاندوگیہ اپنشد میں وسو، رُدر، آدتیہ برہمچاریوں کی مختلف اقسام سے آئے ہیں۔ اس کے بارے میں پنڈت لکھشمی چندر کی بار اول کی تقریر کے حاشیے میں فٹ نوٹ تفصیل سے لکھا گیا ہے ✣

(۱۲) نرکت یعنی ویدک لغات۔ — गन्धर्वाः पितरो देवा

کہتی ہے کہ گندھرو۔ پتر۔ دیو۔ اسر اور راکھشس یہ پانچ پرکار — असुर रक्षांसि — کے منش ہیں ✣

سناتن دھرمی دوستو! آیا مہرشی یاسک آچاریہ مصنف نرکت کا پرمان مندرجہ بالا صریح تمہارے دعوے کا کھنڈن نہیں کرتا۔ نیز کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ پتر منشوں کا صفاتی نام ہے۔ جیسے پڑھانے کی وجہ سے آچاریہ۔ مُردوں کا نہیں ✣

(۱۳) امرکوش میں پتر شبد کے ارتھ یہ لکھے ہیں کہ — तातस्तु जनकः

पिता پتر جنک یعنی پیدا کرنے والے کا نام ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ مرے ہوئے ماں باپ کا نام ہے ✣

(۱۴) منوسمرتی — यक्षरक्षः पिशाचांश्च गन्धर्वाप्स-

रसो सुरान ارتھات مریچ ایترے آدی رشیوں نے یکش راکشس پشاچ
گندھرو۔ اپسرا۔ اسُر کو اُتپن کیا اور
नागान् सर्पा सुपर्णांश्च पि-
तृणां च पृथग् गणान् ناگ۔ سرپ۔ سُپرن اور پتروں کے
علیحدہ علیحدہ گروہوں کو پیدا کیا (ادھیائے اول شلوک ۳۷)۔

اگر یہاں مرتک پتروں سے مطلب ہوتا تو یہ ذکر نہ ہوتا۔ کہ سرشٹی کے آدی میں پیدا کیے گئے۔ پھر اس شلوک سے اگلے شلوکوں میں بتلایا ہے کہ وہ پتری گن کتنے ہیں۔ اُن کے کیا کیا نام ہیں اور وہ کس کس رشی کے پتر ہیں "ہرنیہ گربھ منو کے جو مریچ آدی پُتر ہیں۔ اُن ہی سب رشیوں کے پُتر پتری گن ہیں" اس لیکھ کی کیا ضرورت تھی۔ اگر پتر مرت ماتا پتا کا نام ہوتا؟

वसून् वदन्ति वै पितॄन् रुद्रांश्चैव -- منو سمرتی (۵

पितामहान् प्रपितामहांस्तथादित्यान्श्रुतिरेषा-
सनातनी منوجی وسوؤں کو پتر رُدروں کو پتامہا اور آدتیوں کو پرپتامہا کہتے ہیں۔

اس پرمان سے بھی یہی عیاں ہوتا ہے کہ مرت ماتا پتا آدی کا نام پتر نہیں"

वसुरुद्रादितिसुताः पितरः श्रा- یاگیہ ولکیہ سمرتی (۱۶
द्धदेवता وسو۔ رُدر۔ آدتیہ نام کے پتر بھی شرادھ کے دیوتا ہیں۔

یہ الفاظ سپشٹ بتلا رہے ہیں۔ کہ شرادھ میں مرت ماتا پتا کا کوئی کام نہیں۔ بلکہ وسو۔ رُدر وغیرہ پتر کا ہی پوجن[1] کرنا چاہیے۔ اس مقام پر ہمارے بعض سناتن دھرمی بھائی کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ وسو۔ رُدر۔ آدتیہ۔ تینوں دیو پتروں کو اپنے اپنے بھاگ پہنچایا کرتے ہیں۔ مگر وہ یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں

[1] پوجن سے مراد پالن پوشن سیوا اور خاطر داری ہے۔

کرتے۔ کہ سوریہ۔ چندر۔ وایو آدی۔ اور آنکھ ناک۔ کان آدی دیوگن سیوا کے لئے
بنائے گئے ہیں۔ یہ اچیتن یعنی بے جان ہونے کے سبب ہماری باتوں کو نہیں
سُن سکتے۔ ہمارے سناتن دھرمی دوست معلوم کب اس قسم کی بوسیدہ
دلائل سے احتراز کرنا سیکھیں گے؟

سولہ شہادتیں پیش کرنے کے بعد اب ہم سناتن دھرم کے لٹریچر پرمانک گرنتھ
پورانوں سے بھی کچھ اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ انہیں اپنی رائے قائم کرنے
میں سہولیت ہو۔

(۱۷) پوران وشنو - सत्त्वमात्रात्मिकामेव ततोऽ-
न्यां जगृहे तनुमापितृवन्मन्यमानस्य पितरस्तस्य
जज्ञिरे ॥३-६-३३॥

..... تب برہماجی نے انیہ ساتوک تنو (شریر) دھارن کی۔ منن کرتے ہوئے
اس سے پتری گن اُتپن ہوئے۔ اگر پتر نام مرت پرش کا ہوتا تو برہماجی کے سرشٹی
کی ابتدا میں اُتپن کرنے کا ذکر نہ ہوتا۔ سناتن دھرمیو! تمہارے سدھانت تمہارے
مانیہ گرنتھوں سے ہی غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے انیہ پرشرم کریں

(۱۸) وشنو - पितरो ब्रह्मणा सृष्टा व्याख्याता ये
मयातवा अग्निष्वात्ता बर्हिषदोऽनग्नयः साग्नय-
श्च य ॥ ارتھات " میں پہلے کہہ آیا ہوں۔ کہ برہما نے پتروں کو اُتپن کیا۔ وہ اگنی
شوات۔ برہشد۔ ان اگنی۔ ساگنی ہیں۔ کیا وشنو پوران کے ان واکیوں نے
سناتن دھرم کے سدھانت کے کھنڈن کرنے میں کچھ کسر رکھی ہے؟

(۱۹) شندی پوران - विष्णुः पिताऽस्य जगतोदि-
व्यो यज्ञसएव च । ब्रह्मापितामहो ज्ञेयो ह्यहञ्च

प्रपितामह॥ پتا وشنو - پتامہا - برہما اور پر پتامہا کا نام رودر ہے ٭

(۲۰) آدتیہ پوران - मासाश्च पितरो ज्ञेया ऋतव-

पूच पितामहाः। सम्वत्सरः प्रजानाञ्च सुष्ठकेकः॥

पितामहः ماس پتا، رتو پتامہا اور سموتسر پر پتامہا ہے ٭

(۲۱) وایو پران पितृवन्मन्यमानस्तु पुत्रान्

—— प्रध्यायत्ता प्रभुः

ارتقات پتروں کے لیئے تین کو سمجھتے ہوئے پربھو برہما جی نے اپنے دونو پہلوؤں سے سانتی کال کو پتروں کو پیدا کیا ٭

اس پرمان سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ پتر شبد کا اطلاق مُردوں پر ہوتا ہے ناچار کہنا پڑتا ہے کہ سناتن دھرم کا پکش ہی اس بارے میں حد درجہ کمزور ہے

(۲۲) گرڑ پوران - پتر ستو تر ادھیائے ۸۹ एकत्रिंशत पितृ-

गणास्तथा विश्वो विश्व भुगाराध्यो धर्मो धर्म्यः

शुभाननः پتروں کے اکتیس گن بیان کیے گئے ہیں - وشو - وشو بھگ - آرادھیہ دھرم - دھنیہ - شبھانن وغیرہ - اس کے آگے تمام قسمیں بیان کی ہیں - اور آخر میں کہا ہے - کہ میرے پتری گن ترپت ہو کر پرسن ہوئیں اور سدا ہت کا اُپدیش کریں ٭

پیارے پاٹھک گن! آپ ہی اس پر غور کریں اور پھر بتلائیں - کہ کیا مُردے بھی اُپدیش کر سکتے ہیں؟ سناتن دھرمی بھائی عرصہ دراز سے شرادھ کرتے ہیں وہ بھی ازراہِ انصاف پکش پات کو چھوڑ کر اس سوال کا جواب دیں - اگر وہ ایسا کہ مُردے نیوتہ جیمنے والے برہمنوں دوارا اُپدیش دیتے ہیں - تو ان سے ہی تصدیق کرا دیں - اگر نہیں کرا سکتے - تو اس غلط سدھانت کو ہمیشہ کے لیے تلانجلی دینے میں تامل نہ کریں ٭

(۲۳) شتپد کلپ درم ۔ ناظرین کسی دوسری جگہ شتپد کلپ ورم کے اس شلوک کو پڑھیں گے ۔ جس میں بتلایا ہے کہ اگنی شوات پتر ۶۴ ہزار اور برھی شد پتر ۸۶ ہزار ہیں ۔ یہ تعداد صرف دو قسم کے پتروں کی ہے ۔

کیا پتروں کی یہ تعداد اس قول کی صریح تردید نہیں کر رہی کہ پتر مُردوں کا نام ہے ۔ اگر مُردوں کے لئے یہ نام مخصوص ہوتا ۔ تو اتنی کیوں بتلائی جاتی اور تعداد کس طرح شمار ہو سکتی ؟

(۲۴) مارکنڈے پران ۔ میں بھی گرڑ پران کی مانند پتروں کے اکتیس سموہ لکھے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس پران میں پتر سمبندھی ایک بڑا ستوتر ہے اور انیک پرکار کے پتروں کی چرچا آتی ہے ۔

یہ پران خود پکار پکار کر بآواز بلند منادی کر رہے ہیں کہ پتر شبد کا اطلاق مُردہ ماتا پتا آدی پر نہیں ہوتا ۔ نہ ہی پراچین شاستروں سے مُفت خوروں کا حلوا مانڈا سدھ ہوتا ہے ۔

ہمارے ناظرین دریافت کریں گے کہ پھر کیوں ان لوگوں نے یہ مایا جال پھیلا رکھا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

مجبور کر رہا ہے چسکا انہیں زباں کا
اندیشہ سُود کا ہے اُن کو نہ غم زیاں کا

(۵) پتر - پتر لوک اور چندر لوک

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

(۱) سناتن دھرمیوں کا خیال ہے کہ پتر لوک اور چندر لوک ایک ہی لوک ہیں ارتھات مر کر تمام لوگوں کے ماتا پتا چندر لوک میں پتر کی حیثیت سے رہتے ہیں ۔

خیال بوجوہات ذیل سراسر غلط ہے:۔

(اول) اگر پتر چندر لوک میں نواس کرتے ہوتے۔ تو انہیں چندر پرستہ ہونا چاہئے تھا۔ اور اس کے مطابق شکل پکش اور پورن ماشی پتروں کی ہوتی۔ مگر کرشن پکش اور اماوشیا تتھی پتروں کے لئے مخصوص ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ چندر لوک کا خیال صحیح نہیں ؟

(دوم) آپ کے انوسار چندر میں امرت پان کرنے والے پتروں کو پرتھوی لوک سے پنڈوں کے پہنچانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ چندر امرت تو دیوتوں کے لئے ہے پتروں کے لئے نہیں۔ تو ایسی صورت میں ان کا وہاں ٹھہرنا ہی بے فائدہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کرشن پکش میں امرت پیچھے پیچھے اماوشیہ کو بالکل گھٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس دن پرتھوی لوک پر شرادھ کرنا چاہئے۔ تو بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ جب راہو اور کیتو نام راکھشس تمہارے عقیدے کے بموجب امرت کا ایک گھونٹ پینے سے امر ہیں۔ تو پتر ہی ایک دن بغیر امرت زندہ نہیں رہ سکتے؟

(سوم) جب تمہارا سدھانت یہ ہے کہ جو پتر چندر میں رہتے ہیں وہ انہیں دیوگن کہا جاتے ہیں۔ تو اس صورت میں تمہارا یہ کتھن کہ اگنی شواتہ آدی پتر امر ہیں۔ کیونکر کسوٹی پر پورا اتر سکتا ہے؟

اصل میں اس غلط فہمی کا سبب یہ ہے کہ پتروں کے ناموں میں سے ایک نام سومیہ ہے۔ سوم نام ہے چندرماں کا اور سوم لتا کا۔ سوم لتا ودیا اور سوم یگیہ میں جو ماہر ہوتے تھے۔ وہ سوم یگیہ کے بڑے پریمی ہوتے تھے۔ انہیں گرہستی انہیں سوم رس بہت پلایا کرتے تھے۔ سمرتی میں لکھا ہے کہ جیسے چندرماں شکل پکش میں ایک ایک کلا سے بڑھتا اور کرشن پکش میں ایک ایک کلا گھٹتا ہے

اسی طرح سوم لتا کا بھی شکل پکش میں ایک ایک پتر پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اور کرشن پکش میں گرتا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ چندرما ان اوشدھیوں کی اُتپتی کا کارن ہے۔ پس ان خیالات کے سبب عام طور پر یہ زبان زد خلائق ہو گیا ہے۔ کہ پتر بغیر سوم لتا کے نہیں جی سکتے۔ اور چونکہ سوم لتا کا دارومدار چاند پر ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ یہ مشہور ہو گیا کہ پتر چندر لوک پر جیتے ہیں۔ یا چندر لوک پہ رہتے ہیں۔

(۲) چندر لوک میں پتر امرت پان کرتے ہیں۔ یہ دوسری غلط فہمی ہے جس کا سمادھان مندرجہ ذیل سطور کا بغور مطالعہ کرنے پر آسانی سے ہو جائیگا۔

پراچین زمانے میں یگیوں کے وقت سوم لتا کا ادھک پریوگ ہوتا تھا۔ سوم لتا ہی گویا چندر لوک ہے۔ اس لتا کے رس کا پان کرنا ہی امرت پان کہا گیا ہے یگیہ میں ایک وچتر اور آشچریہ آنند دایک رس تیار کیا جاتا تھا۔ اُس میں سوم لتا کی پردھانتا رہتی تھی۔ اس کارن اس کو سوم رس کہتے تھے۔ یہ نتویہ سینکڑوں پرانوں کے رس سے یکت ہوتا تھا۔ اس لئے اُمرت دھارا کی طرح اس کی چند بوندیں ہی ایک نربل پُرش کو طاقتور بنانے میں غضب کی سہائتا دیتی تھیں جب یہ رس پینے کے لئے پتروں کو ملتا تھا۔ تو وہ کہتے تھے

अपाम सोमममृता अभूम - ارتھات سوم پان کر لیا۔ اب امرت ہو گئے۔ یہی سوم رس روپ امرت پان پورانک چندر لوک امرت پان ہے۔

اس قدر عرض کے بعد فیصلہ پاٹھکوں پہ چھوڑ کر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

(۶) معجون مرکب

(۱) مرتک شرادھ کی قسمیں:-

(۱) انّل (अन्वाहार्यक) - الذاہارکیہ جو ہر مہینے کی اماوشیہ کو کیا جاوے۔
(۲) ماسک شرادھ - جو ہر ماہ مرنے کی تاریخ کو کیا جاوے۔
(۳) آدتیہ شرادھ - جو مرنے کے گیارہویں دن کیا جاوے۔
(۴) کھشیاہ شرادھ - جو ہر سال مرنیوالے کے مہینے اور تاریخ کو کیا جاوے۔
(۵) ایکو دشٹ - جو ایک ہی پتر کے لئے کیا جاوے۔
(۶) پاروَن شرادھ - جو انیک پتروں کے لئے کیا جاوے۔
(۷) ناندی مکھ " - اس میں گنیش کے سمیت سولہ ماترکاؤں کا پوجن ہوتا ہے۔

(۲) شرادھوں میں تلوں کا مہاتم کیوں؟

جب کوئی مرتا ہے - تو اس کے سمبندھی اُس کے نام پر تلانجلی دیتے ہیں۔ اور پتر کرم میں تل کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کی مفصلہ ذیل اغراض ہیں:-

(۱) اوّل تو شوک یعنی غم کے ظاہر کرنے کے لئے - کیونکہ تل بلا کالے رنگ کے ہوتے ہیں - اور کالا رنگ نہ صرف ہندوؤں کے ہاں غم کے ظاہر کرنیوالا مانا گیا ہے - بلکہ اور بھی بہت سی قوموں کے ہاں - انگریز بھی کسی معزز شخص یا رشتہ دار کے مرنے پر کالی ڈریس پہنتے ہیں۔ اخبارات میں بھی کسی مشہور شخص کی موت کی خبر سیاہ لباس پہنا کر ہی دی جاتی ہے - اسی بھاؤ کو مدنظر رکھکر سمبندھیوں میں تلانجلی کے بانٹنے کا دستور چلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(۲) جیسے تل سینہ یعنی تیل کو دھارن کرتا ہے - ایسے ہی آپ لوگ بھی سنیہ اتھوا پریم کو دھارن کریں - جو شخص گذر گیا ہے - اُس کے چرتر اور شبھ کرموں سے سدا محبت رکھیں۔

رکھشک اور وان پرستھی دونوں اقسام کے پتروں کو راتری میں روشنی کے لئے تیل کی آدشیکتا ہوتی تھی۔ اور تیل زمانہ سابق میں تلوں سے ہی حاصل ہوتا تھا اس لئے پتروں کو تل بانٹے جاتے تھے۔ جب شرادھ زندوں کے بجائے مُردوں کا شروع ہوا تو تلوں کے استعمال کا موقع تبدیل ہو جانا معمولی بات تھی +

۱۳ ترپن - ہمارے سناتن دھرمی بھائی مرتکوں کے لئے جہاں بھوجن پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں اُن کے لئے جل دان بھی کرتے ہیں۔ جس کو ترپن کہتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب پانی انجلی لے کر یہیں زمین پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو پتروں کو کیوں کر مل سکتا ہے؟ اگر کہو کہ سوریہ دیوتا اپنی کرنوں دوارا پہنچا دیتے ہیں۔ تو بالکل غلط ہے۔ جڑھ سورج کس طرح چیتن کا کام کر سکتا ہے۔ نیز کیا ایسی صورت میں جبکہ تمام پانی جو سورج بخارات کی شکل میں کھینچ لیتا ہے۔ بارش کی شکل میں واپس زمین پر آ جاتا ہے۔ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ کچھ پانی پتروں کے نمت پتر لوک میں چلا جاتا ہوگا؟ مزید براں ایک سوال اور بڑے معرکے کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب بھوجن ایک دفعہ کھلانے سے پتروں کی سال بھر کی ترپتی رہتی ہے۔ تو جل روزانہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بھی ایک دفعہ کا دیا ہوا سال بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں جب براہمنوں کو پتروں کے نمت بھوجن کھلاتے وقت جل بھی پلایا جاتا ہے۔ تو پھر علیحدہ کیوں دیتے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ وہ نہیں پہنچتا۔ تو سوال غور طلب یہ ہے۔ کہ کیا اُس وقت پتروں کو بھوجن کے بعد پانی کی ضرورت نہیں ہوتی؟ نیز کیا یہ پانی نیوتہ جیمنے والوں کے ہی نمت دیا جاتا ہے؟

کیا یہ ایک تمسخر کی بات نہیں کہ روٹی تو کھلائے موہن اور پانی پلایا جائے اُس

کی جگہ سوہن کو ہی ہمیں تراس کریا کی ہے ہیں ۔ راز معلوم ہوتا ہے - کہ پہلے زمانے میں پتروں کو سوم رس خوب پلایا جاتا تھا - اور اُن بردھ پتروں کے نمت چھ رسوں سے شکت بھوجن اندر پدارتھوں سے اچھے اچھے رس نکال کر دیا کرتے تھے - جب سوم لتا کا استعمال اور سچا پتری یجیہ بھول گئے - تو جہاں زندوں کے بجائے مُردوں کا شرادھ کرنے لگے - وہاں سوم لتا کے رس کے ستھان میں جل دان کرنے لگے ۔

ناظرین ! یہ نوٹ غیر مکمل رہیگا - اگر ہم اُس منتر کی حقیقت نہ ظاہر کریں جو کہ ترپن کے وقت پڑھا جاتا ہے :-

मनो मे तर्पयत वाचं मे तर्पयत प्राणं मे त-र्पयत चक्षुर्मे तर्पयत प्रजां मे तर्पयत पशून्मे तर्पयत गणान् मे तर्पयत गणा मे मावितृषन्। यजु

یجروید کے اس منتر کا ارتھ یہ ہے - کہ میرے من - بانی - پران - چکشو - شرود - آتما - پرجا - پشو آدی کو ترپت کرو - اس منتر کے دوارا یجمان پرارتھنا کرتا ہے - یہ نہیں کہتا - کہ پتروں کے من کو ترپت کرو - بلکہ یہ کہتا ہے کہ "میرے من کو ترپت کرو" ۔ نہ معلوم اس کے ذریعے سے پتروں کو کیا اثر پہنچیگا ؟

اُف ! بدھی کے اندر سوارتھ اور بکشیات ہونے کے سبب ویدمنتروں کی کیسی دُردشا کی جارہی ہے - اُن کا نام لے لے کر ہمارے ہندو بھائیوں نے کیا کیا پاکھنڈ رچے ہیں - اور اُنسے کمی قوت کو کیسی کیسی بیہودہ توہمات کی نذر کر رکھا ہے

(۳) پتروں کی اقسام اور اُن کی تعریف

(۱) اگنی شواتّ - جس نے اچھے پرکار اگنی کو گرہن کیا ہے - ارتھات اگنی ہوتر

۲ श्रोत्रं मे तर्पयत आत्मानं मे तर्पयत

آدی کرموں میں جو ماہر ہو۔ یا اگنی ودّیا میں جو خوب ہوشیار ہو ÷

(۲) اگنی وِگدھ۔ کے ارتھ بھی اگنی شوات سے ہی ملتے جُلتے ہیں۔ ارتھات اگنی ہوتر د اگنی ودّیا میں جو ماہر ہو اتھوا اگنی داچیہ ایشوری گیان میں اپنا تن من دھن لگا دیا تپ سے جس نے اپنے شریر کو جلا دیا ہو۔ وِدگدھ کے معنی گیانی اور پنڈت کے ہیں

(۳) نکھیات۔ جس نے شبھ کرم کرنے میں اپنے کو گاڑ دیا ہے۔ اتھوا جو شبولیہ دوارا پرکار کھیتر میں گاڑا گیا ہو ÷

(۴) پروپت۔ جس نے اچھے پرکار ودّیا روپی بیج کو بویا ہے۔ اتھوا جو اچھے پرکار چھپایا گیا ہے ÷

(۵) دگدھ۔ جس نے تپ آچرن میں شریر جلا دیا ہے۔ اتھوا جو وید ادھین روپ اگنی میں دگدھ کیا گیا ہے ÷

(۶) اُدھست۔ جس نے گرتے ہوئے کو اٹھایا ہے۔ اتھوا جو سب کے ہت میں ملنگ ہوا ہے ÷

(۷) سوموپیہ۔ سوم رس کا پینے والا۔ اور سوم یگیہ کرنے والا ÷

(۸) سوکالی۔ دنیا کے اپار جن میں جس نے اپنا سمے اچھی طرح صرف کیا ہے۔

(۹) نوگو۔ नवगाव جو نئی نئی ودّیاؤں کا موجد ہے ÷

(۱۰) برہی شد۔ سبھا میں بیٹھنے والے ÷

پتروں کی یہ اقسام ہی صاف بتلا رہی ہیں۔ کہ پتر زندہ ہو سکتے ہیں مُردہ نہیں کیونکہ اُن میں یہ اوصاف ہی نہیں پائے جاتے۔ پس اس لحاظ سے بھی مرتک شرادھ ناجائز ٹھہرتا ہے۔ اور مجبوراً ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ ؎

کرو بدنام مُردوں کو کرا کر شرادھ تم اُن کا
کچوری کھیر اور حلوہ اڑا لو جتنا جی چاہے ÷

فصل چہارم

منوسمرتی کے چند شلوکوں پر وچار

جیوت پتروں کا شرادھ

तासां क्रमेण सर्वासां निष्कृत्यर्थं महर्षिभिः।
पंचक्लृप्ता महायज्ञाः प्रत्यहं गृहमेधिनाम॥ मनु॰ अ॰ ३।६९

ترجمہ۔ ان پانچوں کے پراشچت کے لئے مہرشی گن نے پنچ مہایگیہ گرہستھی کو نتیہ کرنے بتلائے ہیں جن میں سے ایک پتری یگیہ بھی ہے ٭

ناظرین! اس شلوک میں پتری یگیہ کو نتیہ کئے جانے والے یگیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ نتیہ پتری یگیہ زندہ ماتا پتا کی صورت میں ہی ممکن ہے۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مُردوں کا شرادھ بنلانے والے اپنے ماتا پتا کا شرادھ انکی زندگی میں تو کرینگے نہیں۔ ہاں گھڑیاں گنتے رہیں کہ کب اُن کی آنکھ بند ہو اور کب ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ لُطف تو یہ ہے کہ بعد مُردوں گھر سے چیز جاتی ہے۔ مگر پتروں کو نہیں ملتی۔ دوسرے اس صورت میں سال میں ایک یا دو دفعہ یگیہ کر سکتے ہیں۔ نتیہ تو نہیں کر سکتے۔ اگلا شلوک اور بھی فیصلہ کُن ہے۔ ادھیائے ۳۔ شلوک ۸۲ ٭

कुर्यादहरहः श्राद्धमन्नाद्येनोदकेनवा॥
पयो। मूलफलैर्वापि पितृभ्यः प्रीति मावहन्॥

ترجمہ۔ پرتی دن پریتی پُوروک انّ جل دگدھ پھول اور پھل سے حتی الامکان شرادھ کرے ٭

تبلائیے پاٹھک! اب بھی آپ کو اپنا انتم فیصلہ سنانے میں تامّل ہے کہ ستیہ شاستروں منوسمرتی آدی میں شرادھ کا جہاں ذکر آیا ہے - وہ جیوت پتروں پر ہی گھٹتا ہے۔ مرتکوں پر نہیں۔ کیونکہ روزانہ بلاناغہ سیوا جیوت کی ہی ہو سکتی ہے۔ منوسمرتی میں آگے چل کر جو مرتک شرادھ کا ودھان ہے - وہ کسی گوبر گنیش کی کارستانی ہے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ جیتے جی تو اپنے والدین کو کھانے پینے تک سے دق رکھیں اور مرے ہوؤں کا پھیریں گندڑا

؎ جیتے مات پتا کو بھوجن بن ترسائے
مرے ہوؤں کے سکھ کے ہتو پھلگو پنڈ بھرائے

اماوشیہ شرادھ کا پھل

प्रथिता प्रेतकृत्यैषा पित्र्यं नाम विधुक्षये।
तस्मिन्युक्तस्यैति नित्यं प्रेतकृत्यैव लौकिकी॥

ترجمہ - اماوشیہ میں شرادھ کرنے سے پتروں کا اُپکار ہوتا ہے - بعوض اس کے پتر لوگ شرادھ کرنے والے کو گن - بیٹا - پوتا اور دولت وغیرہ سب کچھ دیتے

؎ ناظرین! اماوشیہ شرادھ کی چرچا منوسمرتی کے علاوہ اور بھی گئی گرنتھوں میں پائی جاتی ہے۔ نامناسب نہ ہوگا - اگر ناظرین کی تشفیٔ طبع و غور و فکر کے لئے اس وشیہ پر ذرا تفصیل سے لکھا جاوے :-

اول سنئے پرمان :-

(۱) آپستمب دھرم سوتر -

अमावस्यायां यदहश्चन्द्रमसं न पश्यति तदहः पिण्डपितृयज्ञं कुरुते।१। अपराह्णेऽधिवृक्ष सूर्ये वा पिण्डपितृयज्ञेन चरन्ति।२।

(۲) شانکھاین شروت سوتر -

पिण्डपितृयज्ञेऽपराह्णेऽमावस्यायाम्

ہیں۔ اِس لئے شرادھ ضرور کرنا چاہیئے۔

جب برہمچاری برہمچریہ آشرم کی سماپتی پر گھر کے کاروبار کا چارج اپنے ہاتھ

بقیہ حاشیہ صہ ۲۰۲ –

(۳) کاتیاین شروت سوتر –
अपराह्णे पिण्डपितृयज्ञ-
श्चन्द्रादर्शनेऽमावस्यायाम् ॥

(۴) منوسمرتی
पितृ यज्ञन्तु निर्वर्त्य विप्रश्चे-
न्दुक्षयेऽग्निमान् । पिण्डान्वाहार्यकं श्राद्धं
कुर्यान्मासानुमासिकम् । पितॄणां मासिकं
श्राद्धमन्वाहार्यं विदुर्बुधाः ॥

(۵) منڈک اپنشد
यस्याग्निहोत्रमदर्शमपौर्ण-
मासचातुर्मास्य मनाग्रयणम् ॥

(۶) شت پتھ براہمن –
मासि मास्येव पितृभ्यो
ददतो यदेवैष न पुरस्तान्न पश्चाद् ददृशे-
ऽथैभ्यो ददाति ० इत्यादि

اور
अथैनं पितरः प्राची. नावीतिनः सव्यं-
जान्वाच्या पासीदं स्तान ब्रवीन् मासि
मासि वोऽशन ॐ स्वधा ०

(۷) اتھروید
तस्मात् पितृभ्यो मास्युपमास्यं
ददाति प्रपितृयाणं पन्थां जानाति एवं वेद।
مذکورہ بالا تمام پرمانوں میں پتروں کو اماوسیہ کے دن ماس ماس کے
بعد بھوجن کھلانے کا وِدھان ہے۔ بحث طلب بات صرف یہ ہے کہ

میں لے لیتا ہے۔ تو اول تو اُسے ہر روز ہی اُتّم اُتّم بھوجنوں سے اپنے ماتا پتا کی آتما کو سنتُشٹ رکھنا چاہئے۔ ایک ماہ کے بعد تو خاص طور پر عمدہ عمدہ پدارتھ کھلا کر اُنہیں پرسن کرنا چاہئے۔ یہ شلوک جیوت پتروں کے شرادھ کو

بقیہ حاشیہ صہ ۲۰۳

پتروں سے مطلب یہاں زندوں سے ہے یا مُردوں سے؟

دھیان سے غور کرنے اور پرکرن جھان بین کے بعد یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ جیوت پتروں سے ہی یہاں مطلب سمجھنا چاہئے۔ جو ماتا پتا آدی بان پرستھ آشرم میں ہیں۔ اُن کو کم سے کم ماس میں ایک دن بلا کر بھوجن کھلانا چاہئے۔ اس کا یہ ابھپرائے نہیں۔ کہ وہ مہینے میں ۲۹ دن بھوکے رہتے تھے۔ وہ ہماری طرح ہر روز بھوجن کرتے تھے بن میں اُن کی خوراک اور پوشاک وغیرہ کا سب پربندھ ہوتا تھا گرہستھیوں کے ہاں ماسک ہی آنا جانا ہوتا تھا۔ کبھی کبھی آنے کا ایک تو یہ فائدہ ہوتا تھا۔ کہ وان پرستھیوں کی گرہستھیوں سے کم راہ و ربط ہونے کے سبب گرہستھ میں ادھک پریتی نہ ہوتی تھی۔ اور نہ ہی گھر سے علیحدہ ہونے کا اُنہیں کچھ رنج محسوس ہوتا تھا۔ دوسرے گرہستھیوں کی بھی اُن میں محبت رہتی تھی۔ ہمارے سناتنی بھائی اکثر اس موقعہ پر سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں شروع سے ہی سملت فیملی پرتھا رہی ہے۔ یعنی ماں باپ لڑکے۔ لڑکیاں تمام پریوار کے لوگ ایک گھر میں ہی رہتے رہے ہیں۔ پھر ایک ماہ کے بعد بلا کر بھوجن کرانے کے کیا معنے؟ اس کا جواب بھی سطور بالا میں آگیا ہے۔ وان پرستھ میں تو بہر حال ماتا پتا کو پتروں سے علیحدہ

بھی نی یا دن کرتا ہے۔ کیونکہ گن بیٹا۔ پوتا۔ دولت زندہ ہی دے سکتے ہیں۔
مُردوں نے دینا کیا ہے؟ ننگی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟ وہ خود ہی پترلوک
رُوپی صحرائے اعظم میں وانے اور پانی کے گھونٹ تک کو ترستے ہیں۔ دولت
بھی زندہ ہی بخش سکتے ہیں۔ اور بخشتے ہیں۔ مگر مُردے بیچارے دینگے کہاں سے؟

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۴۔

آبادی سے دور ڈیرہ لگانا پڑتا تھا۔ اس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ماس ماس کے بعد بلانا کس قدر عقل کے موافق ہے +

ایک امر یہ بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ پتروں سے مراد صرف ماتا پتا ہی نہیں ہے۔ بلکہ منو مہا راج کے شلوک ذیل کے مطابق پیدا کرنے والا جنیئو دینے والا۔ ودیا پڑھانے والا۔ ان داتا۔ بھے سے بچانے والا۔ یہ پانچوں پتر کہلاتے ہیں۔ اگر ماتا پتا کو نظر انداز بھی کر دیں۔ پھر بھی پچھلی چار قسموں کے پتر پالن پوشن و سیوا کے مستحق ہیں +

जनकश्चोपनेता च यश्च विद्यां प्रयच्छति। अन्नदाता भय त्राता पञ्चैते पितरः स्मृताः॥

خلاصہ ازیں یہاں مرتک سے تات پر یہ لیا جاوے۔ تو مندرجہ ذیل چار سوال پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) اگر پتروں سے مراد مُردوں سے لیتے ہو تو انتیس دن پتر کہاں سے کھائیں گے؟ اگر کہو کہ جس طرح سے جیتوں کی صورت میں تم مانتے ہیں۔ اسی طرح یہاں سمجھ لو تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ تم خود مانتے ہو کہ پتر لوک میں ان جل وغیرہ کچھ نہیں ملتا۔ اگر یہاں سے نہ پہنچائیں۔ تو

پتر لوک میں سکھ چین شاہی ہی نداردہے۔ ہاں اگر یمراج کا چلایا ہوا کوئی ڈاکخانہ ہو تو وہ جانے یا اُس کے ایجنٹ! اُن کی معرفت آتا ہوگا۔ حیرانی ہے تو اس بات کی کہ آج تک تو کسی پادھے جی نے پتر لوک سے منی آرڈر آنے کی کسی یجمان کو اطلاع تک نہ دی۔ ورنہ یہ دیتے یجمان کو بازاریں تو چلاتے دیکھے جاتے

بقیہ حاشیہ صہ ۲۰۵

(۱) بھوکے مرجائیں اور

(۲) اگر یہ کہو کہ ایک دن کے کھلانے سے انہیں تمام ماہ بھوک نہیں لگتی تو اس امر کے حق میں کوئی شاستری یا عقلی ثبوت پیش کرو۔ پتروں کا ایک ماہ کا کس پرمانک شاستر کے آدھار پر مانتے ہو؟

(۳) جب منوسمرتی کے انوسار براہمنوں کو ایک دفعہ کھیر کھلانے سے سال بھر پتر ترپت رہتے ہیں۔ تو ماہ کے بعد انہیں بھوک کیونکر لگیگی؟ کیا اس صورت میں اُن کے نمت برہمنوں کو بھوجن کھلانا نرارتھک نہیں؟

(۴) اگر ایک دفعہ کے بھوجن کھلانے سے ایک سال کے ستھان میں ایک ماہ کے لئے ترپتی مانو تو تمہیں تل۔ دہان اور جو براہمنوں کو کھلانے چاہئیں کھیر کیوں کھلاتے ہو؟ اگر کوئی سجن یہ وجہ بیان کریں۔ کہ چونکہ اماوشیہ تتھی ماس کے انت میں ہوتی ہے۔ اس لئے مہینے کے سنکار ارتھ یہ قاعدہ رکھا ہے۔ کہ اماوشیہ کو پتری یجیہ کرنا چاہئے تو بھی قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ماس کے انت کا کچھ وچار ہوتا۔ تو چندر ماس کی نسبت सौर ماس بہت پرسدھ ہے اور بھارت ورش میں ابھی تک جس قدر حساب सौर ماس کے انوسار ہوتا ہے اس قدر چندر ماس کے انوسار نہیں۔ تب پرتیک سنکرانت کے دن ہی شرادھ کی ودھی ہوتی جو نہیں ہے۔ لہٰذا یہ شنکا کچھ معقولیت نہیں رکھتی +

مگر ایسا کبھی کہیں مشاہدے میں نہیں آیا۔ ہماری رائے میں اماوشیہ کے روز
براہمنوں کو بھوجن کھلا کر اُس سے کچھ عرصہ بعد اُن سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ
"ہمارا مال کچھ پتر لوک سے آیا ہوگا۔ لائیے" پھر تو آپ دیکھیں گے یہ لوگ شرادھ کے نام
سے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلتے بنیں گے۔ جو لوگ اس شلوک کو مرتک شرادھ پر لگاتے
ہیں۔ اُن سے عرض ہے۔ کہ منوسمرتی کے وہ شلوک یاد کریں۔ جن میں کھیر دودھ کے
کھلانے سے پتروں کی ایک سال کی ترپتی لکھی ہے۔ اور پھر یہ بتلائیں۔ کہ جب بھوک ہی
اُنہیں سال کے بعد لگیگی۔ تو مہینے در مہینے کھلا کر کیا انہیں بیمار کرنا چاہتے ہو؟ پتر لوک
میں تو ڈاکٹر یا بید کی بھی دقت ہے۔ علاج کون کرے گا؟ کیا چورن بھی یہاں سے سفت
خوروں کی معرفت پہنچاؤ گے؟

مرتک شرادھ کرنیوالوں کو الارم

اندھکاری کو بھوجن کھلانے سے پاپ لگتا ہے

"بنجر زمین میں بیج بونے والا پھل نہیں پاتا۔ اسی طرح مورکھ براہمن کو
دیتا کی چیز بھوجن پانے سے داتا پھل کو نہیں پاتا" (شلوک ۱۴۲) ؛

شرادھ کے شردھالوؤ! براہمنوں کے ہمدردو! سناتن دھرم کا پکش رکھنے والو
جب مورکھ برہمن کو بھوجن کرانے کا پھل نہیں ملتا۔ تو تم نے کیوں ایسی اندھیر گردی مچا
رکھی ہے؟ نہ گُن دیکھتے ہو نہ وِدیا۔ نہ سوبھاؤ کی پریکشا کرتے ہو۔ نہ آچار کی۔ بلا کر جھٹ
سے پاؤں دھونے لگ کرتے ہو۔ اور اُن کے پاؤں کے دھوون کو فی الفور حلق کے اندر کرتے
ہو۔ اگر پھل نہ ملنے پر ہی بس ہوتی۔ تو بھی چنداں مضائقہ نہ تھا۔ مگر یہاں تو اُلٹا
ضد ملتا ہے۔ اگر معلوم نہ ہو تو سن لو۔ منو جی مہاراج کا صاف لفظوں میں اُپدیش
ہے کہ دیوتا پتروں کے جتنے لقمے مورکھ براہمن بھوجن کرتا ہے۔ اُتنی ہی بار شرادھ

کرنے والا آگ سے گرم کئے ہوئے لوہے کے ہنڈے اور دودھاریے شستر کو بھوجن کرتا ہے۔ تمہارے بڑھکر قابل رحم حالت کس کی ہوگی۔ جو گھر سے کھوئیں دام۔ اور اگلے جنم کا جائے انعام۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے۔ کہ صاحب! ہم نے تو دان دینا ہے۔ مورکھ کو دیا یا عقلمند کو۔ یکساں ہی ہے۔ اس کا جواب منوجی دیتے ہیں کہ دیوتا پتروں کو دینے کی چیز گیانی برہمن کو دینی چاہئے۔ جس طرح سے خون سے بھرا ہوا ہاتھ خون سے دہونے پر صاف نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مورکھ برہمن کے سنگ سے مورکھتا دور نہیں ہوتی۔

منوجی اسی پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اور بھی ارشاد فرماتے ہیں:۔

"دیوکرم و پترکرم میں سنڈک براہمنوں کو جو بھوجن کراتے ہیں۔ وہ راکشس بھوجن کرتے ہیں"۔ (شلوک ۱۶۹-۱۷)

"جو براہمن پنگت میں بٹھانے کے لائق نہیں ہیں۔ اُن کو دان دینے سے داتا سنیہ کا گوشت و خون وہڈی کھانے والا جانور بتلایا ہے"۔ (شلوک ۱۸۲)

"جو براہمن پنگت کے لائق نہیں وہ پنگت کے لائق جتنے براہمنوں کو بھوجن کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اُتنے کے پھل کو داتا نہیں پاتا"۔ (شلوک ۱۷۶)

منوسمرتی شلوک ۱۵۰ سے ۱۸۰ تک اُن براہمنوں کی صفات بتلائی گئی ہیں جو پنگت میں بٹھلانے کے لائق نہیں۔ شلوک ۱۵۰ میں ناستک ۱۵۱ میں وید یا حکیم مزدوری لے کر تین برس تک دیوتاؤں کی مورت کا پوجنے والا۔ بنیوں کے کرم سے جینے والا۔ شلوک ۱۵۲ میں بیاج سے گذر اوقات کرنے والا۔ شلوک ۱۵۴ میں پنچ مہایگ نہ کرنے والا۔ شلوک ۱۵۶ میں مزدوری لے کر پڑھانے والا۔ ۱۶۱ میں وید کی نندا کرنے والا۔ ۱۶۲ میں جیوتش ودیا سے گزر اوقات کرنے والا۔ بالخصوص توجہ کے قابل ہیں۔ سناتن دھرم کے حلقے کے جملہ براہمنوں میں سے کوئی مائی کالال برلاہی نکلیگا جو مذکورہ بالا حلقوں میں سے کسی میں بھی جکڑا ہوا نہ ہو۔ اگر کسی کو اس

اول کی صداقت میں شک ہے۔ تو بھارت ورش کے ایسے براہمنوں کی فہرست پیش کرے جو منوسمرتی کے تجویز کردہ معیار پر پورے کامیاب اُترتے ہوں۔ ورنہ شرادھ سدّھی کی دھن کو چھوڑ کر پہلے شرادھوں کے قابل براہمن تیار کرے ؛

ہمارا اس تحریر سے یہ منشا نہیں کہ دان کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔ یا برہمن بھوجن کا رواج حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ ودّیا دان اور سدا چاری کے مقابلے میں کسی نرا کھشر بھٹا چاریہ اور دُراچاری مفت خورے کو کمتر سمجھا جائے ورنہ بڑا دھوتا بڑا بھتا پنڈتا بگڑا بڑا۔ اکھشرم یہ جانا نی پور سنگھا سئے نمونہ اس کے برابر جب ایک شاستری پاس کو دکھشنا ملیگی۔ تو وہ یا تو اپنی تعلیم پر افسوس کرے گا۔ یا تمہاری عقل پر ؛

فصل پنجم

مرتک شرادھ چلا کب سے؟

یہ سوال بارہا آریہ سماج سے پوچھا جاتا ہے۔ اس کا نشچت اُتر دینا سخت مشکل ہے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس "مبارک" رسم کی ابتدا کرنے کا فخر کس "مہا نو بھاو" کو حاصل ہوا۔ مگر پھر بھی جہاں تک اتہاس کام دے سکتا ہے۔ عقل کی رسائی ہے قوت متخیلہ کی پہنچ ہے راسے رائے زنی کیا باقی ہے ؛

راجہ کرن کی کتھا

پیشتر اس کے کہ پرامین گرنتھوں کی تحقیقات کی جائے آؤ ذرا سادھارن ساتن دھرمیوں سے ہی یہ پرشن پوچھ کر دیکھیں کہ کیا جواب ملتا ہے ؟ کیوں پا دھا جی! یہ شرادھ کا دستور کب سے چلا ہے ؟ ابی مہا شے جی ! آپ نہیں جانتے۔ اس کے بارے

میں تو لوک پرسدھ ایک کتھا ہے۔ راجہ کرن ایک دانی تھا۔ اور سونے کا ہی دان کیا کرتا تھا۔ جب وہ مر کر دھرم راج کے پاس گیا۔ تو انّ وغیرہ بھوجن کے لئے بالکل نہیں دیا گیا۔ بلکہ سونا ہی سونا ملا۔ اُس نے دُکھی ہو کر دھرم راج سے فریاد کی۔ دھرم راج بولے "تم نے انّ دان نہیں کیا۔ سونا کیا تھا۔ سو سونا ہی ملیگا"۔ اس پر کرن نے پندرہ دن کی مہلت مانگی۔ تاکہ دان کر کے واپس آئے۔ جو سویکار کی گئی اُس نے سورگ سے لوٹ کر یہاں آ کر برہمنوں کو پرسنتا پورَوک بھوجن کرائے پھر سورگ میں گیا۔ تو اُسے بھوجن کے لئے انّ ملنے لگا۔ اُس وقت سے لے کر سب اپنے پتروں کا شرادھ کرتے ہیں[1]۔

مذکورہ بالا کتھا بجائے شرادھ کا پکش مضبوط کرنے کے اُن کا زبردست کھنڈن کرتی ہے۔ گذشتہ سوالات کے اتہاس وبھاگ میں اس کتھا پر خوب غور کیا گیا ہے۔ یہاں تو فی الحال صرف اس کتھا کے اندراج پر ہی اکتفا کیجاتی ہے۔

[1] شکر صد شکر ہے کہ آریہ سماج کے اعتراضات سے تنگ آ کر! بعض سناتن دھرمی پنڈت اگستی چندر آدی راجہ کرن سے شرادھوں کا آغاز ماننے سے انکار کرنے لگے ہیں۔ اور اب کناگت شبد کی اصل کرن اگن کے بجائے کنیاگت بتلانی شروع کی ہے۔ چہ خوب!

ततः प्रभृति कन्यायां यान्यहानि तु षो-
डश क्रतुभिस्तानि तुल्यानि पितृभ्यो दत्त
मक्षयम्॥ (کنیا کے سوریہ میں ہونیکے سبب کناگت کہلانے لگے)

سناتن دھرم کے دعوے بدلتے رہے ہیں اور بدلتے رہینگے۔ وقت آئیگا جبکہ آریہ سماج کی دلیلوں کی بوچھاڑ سے گھبرا کر سناتن دھرم، کنیاگت سے بھی انکار کریگا۔ بہرحال خیالات میں جس قدر تبدیلی ہو جائے یہی غنیمت ہے۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

مہابھارت کی کتھا

کرن کی کتھا تو دنت کتھا ہے۔ اس کا کسی شاستر میں چرچا نہیں ملتا لیکن جو کتھا ہدیۂ ناظرین کی جائیگی۔ وہ نہ صرف مہابھارت کے انوشاسن پرب ادھیائے میں مذکور ہے۔ بلکہ کسی قدر پاٹھ بھید کے ساتھ باراہ پران میں بھی ملتی ہے

युधिष्ठिर उवाच। केन संकल्पितं श्राद्धं कस्मि-
न्काले किमात्मकम्। भृगवंगिरसके काले मुनि-
ना कतरेण वा॥

یدھشٹر بھیشم پتامہ جی سے پوچھتے ہیں کہ کس کال میں کس منی نے اس شرادھ کو چلایا؟ بھیشم جی کہتے ہیں۔ کہ اتری کے گوتر میں نمی نام ایک بڑے تپسوی کا پتر شریمان نام مر گیا۔ نمی کی حالت اُس کے فراق میں بہت چنچل اور شوک بیکت ہو گئی۔ اور اُس کے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کا ہر وقت دھیان کرنے لگے۔ ایک اماوسیہ تتھی کو کچھ براہمنوں کو بلا دکشن کی طرف کو شریمان کے نام گوتر اچارن کر کچھ پنڈ رکھ دیے۔ پنڈ رکھنے کے پشچات انہیں بہت شوک اور پشچاتاپ ہوا۔ جس کا اظہار وہ اپنے الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:-

अकृतं मुनिभिः पूर्वं किं मयेदमनुष्ठितम्।
कथं नु शापेन न मां दहेयुर्ब्राह्मणा इति॥

اس سے پوروہ اس کاریہ کو کسی منی نے نہیں کیا ہے۔ ہائے! میں نے یہ نامناسب کام کیا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ براہمن لوگ مجھے بھسم کر دیں۔ چنتا کرتے ہوئے انہوں نے اپنے ونش کرتا اتری کا دھیان کیا۔ وہ آکے سمجھا گئے۔ کہ چنتا نہ کرو۔ برہما نے ہی اسے وچارا تھا۔ اب تم نے اس کو آرمبھ کر دیا۔ بھیشم جی فرماتے ہیں۔ اسی نمی سے یہ شرادھ چلا۔

ناظرین ! انہی سے پورو اگر مرتک شرادھ مروج ہوتا - تو وہ اپنے پتر کا شرادھ کر کے غمگین نہ ہوتا اور نہ ہی براہمنوں سے خوف کھاتا - نارد کے اس قول سے برہما نے اس کو وچار اچھا یا کسی کو بھرم ہو سکتا ہے - کہ ممکن ہے برہما نے آرمبھ کر دیا ہو مگر ذرا سے وچار سے یہ بھید بھی کھل جاتا ہے - پُرانوں اور مہا بھارت میں کسی پرسنگ کو چھپانے کے لئے کسی راجہ یا رشی کا نام خواہ مخواہ دھر گھسیٹا گیا ہے - پہلے ایک بات کو بیان کر دیا جاتا ہے - پھر اُسے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے - برہما جی نے تو ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس لاکھ اُنچاس ہزار برس سوچتے سوچتے گذار دیئے مگر ابھی تک اسی شش و پنج میں ہیں - کہ شرادھ جاری کئے جاویں یا نہ - اگر انہوں نے شرادھوں کا آغاز کر دیا ہوتا - تو نیمی کیوں ایسا کہتا کہ " یہ کرم کسی منی نے نہیں کیا " قصہ مختصر کتھا مذکورہ صدر بھی مرتک شرادھ کی قدامت سے انکار کرتی ہے اور اسے تھوڑے عرصے سے شروع ہوا بتلاتی ہے ۔

چینیوں کی نقل

بعض محققین کا خیال ہے - کہ شرادھ کی رسم چینی لوگوں کی نقل ہے - وہ بُدھ مذہب کے معتقد ہونے کے سبب " بودھ تیرتھ " گیا میں آیا کرتے تھے اور وہاں آکر بڑی دھوم دھام سے اپنے بزرگوں کا شرادھ کیا کرتے تھے - ان ہی چینیوں کی نقل یہاں کے لوگ بھی کرنے لگ پڑے - اُس سمے کے پنڈوں نے دیکھا - کہ اس میں تو خوب مال ملتا ہے - جھٹ اس کے پرچار کی خاطر میدان میں اُتر پڑے - شرادھ پدھتیاں لکھوا اتہاس پُستکوں رامائن مہا بھارت وغیرہ منوسمرتی نیز دیگر گرنتھوں میں ملاوٹ کرا اپنی اپنی دُکان جما کر بیٹھ گئے اور بیچارے پتر سرگ ہو ہو کہہ کر سادھارن لوگوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی سمیٹنے لگے - ممکن ہے کہ ہمارے بعض ناظرین اہل چین کے مرتک شرادھ پر شبہ کریں - اس لئے مناسب نہ ہوگا

اگر اُنکی چند رسوم پر روشنی ڈالی جاوے۔ **اول** چین میں جب کبھی کوئی بادشاہ مرتا تھا۔ تو اُس کے ساتھ داس داسیاں گھوڑے آدمی بھی مار کر جلائے جاتے تھے۔ تاکہ پرلوک میں اُسے مل سکیں۔ ایک بڑے مکان میں راجہ سمبندھی سامگریاں۔ پارچہ جات وغیرہ جملہ ضروری سامان رکھ کر بھسم کر دیا جاتا تھا۔ اب تک بھی یہ رسم کچھ نہ کچھ چلی آتی ہے۔ **دوم** ایک عجیب لیلا ان لوگوں میں اس وقت بھی پرچلت ہے وہ یہ کہ ہر سال کاغذوں گھوڑے بنا کر مرتکوں کے نام پر جلاتے ہیں۔ **سوم** چینیوں میں جو لوگ مرتے ہیں ترتیب وار سب کا نام ایک تختی پر لکھتے چلے جاتے ہیں اور اُسے ہمیشہ پوجا استھان میں لٹکائے رکھتے ہیں۔ اور روزمرہ صبح اُٹھکر اُنکی پوجا کرنے کے علاوہ شمشان میں سندر سندر مرتک بھون بنواتے ہیں۔ وہاں سالانہ بڑی دھوم دھام سے اُتسو مناتے ہیں۔ غرضیکہ اُن کے ہاں مکھیہ دھرم مرتکوں کی پوجا ہے ۔

اہل چین کی بزرگ پرستی کی نسبت علم جغرافیہ بھی شہادت دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو جغرافیہ عالم اردو مرتبہ ایچ ٹی نولٹن صفحہ ۲۰۶ جہاں مرقوم ہے کہ وہ اہل چین بزرگ پرست ہیں۔ شروع میں بزرگ پرستی کو حکیم کانفیوشی نے جاری کیا تھا۔ مگر بعد میں یہ بزرگ پرستی بدھ مذہب میں مل جل گئی ۔

مصنف نے تینوں خیال ناظرین کے پیش کر دیئے ہیں۔ ان میں سے خواہ کسی کو معتبر مان لیجیے۔ بہرحال یہ تو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ رسم پراچین کال سے نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ چند ہزار برس کی ایجاد ہے ۔

فصل ششم

مرتک سنسکار

اجل سے بعد مرنے کے بستر آرام پاتا ہے
مگر ان کا کمہ مرنے پہ بھی شور مچاتا ہے

یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۵ دوارا ایشور پرماتما اپدیش دیتے ہیں کہ اس شریر کا سنسکار بھسم کرنے پر نربت ہے یعنی سنسکاروں کا سلسلہ گربھادھان سنسکار سے آرمبھ ہوکر مرتک یا انتیشٹھی سنسکار پر ختم ہو جاتا ہے۔ مرتک سنسکار کے وشے میں تفصیل سے مہرشی سوامی دیانند جی نے اپنی سنسکار ودھی میں لکھا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ جب کوئی پرش یا استری مر جاوے۔ تو اسے سنان کرا کر چندن آدی سگندھ کا لیپن اور نوین وستر دھارن کرا لینے کے پشچات شمشان بھومی میں لے جاویں۔ اور شریر کے بھار کے برابر گھی (اگر زیادہ مقدور ہو تو زیادہ) اور اتنا ہی چندن ایک رتی فی سیر کستوری اور چندن کا چورا۔ کافور اور جست حیثیت۔ لاش آدی ست پورن کا شٹھ وہاں پہنچاویں۔ اور مرتک شریر کے اوپر ڈال کر وید منتروں کا پاٹھ کرتے ہوئے داہ سنسکار کریں اور تیسرے دن مرتک کا کوئی سمبندھی جا کر ہڈیاں اٹھا کر شمشان بھومی سے علیحدہ کسی جگہ رکھ دیویں۔

اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی۔ تو میں نے آریہ سماجک لٹریچر میں کہیں پڑھا ہے۔ کہ استھیاں کسی دریا وغیرہ میں ڈال دینی چاہئیں۔ استھیاں دریا میں کیوں ڈالنی چاہئیں۔ اس کے متعلق کسی پستک میں کوئی دلیل نظر نہیں آئی۔ حالانکہ اس میں کوئی فلاسفی ضرور ہے۔ میری سمجھ میں جو وجہ آئی ہے۔ پیش خدمت ہوں۔ اس پر امید ہے کہ ممکن ہے۔ ان سطور پر کسی آریہ ودوان کی نظر پڑے اور

وہ اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کرے ؞

میڈیکل سائنس بتلاتی ہے۔ کہ انسانی ہڈیوں میں Phosphorus فاسفورس ہوتی ہے۔ جو اکثر خود بخود جل اٹھا کرتی ہے۔ پانی میں ڈال دینے سے اس کی یہ خاصیت بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ دوسرے پانی سڑتا نہیں خواہ کتنا عرصہ رکھ چھوڑو ممکن ہے۔ ندی نالے یا دریا میں استھیاں ڈالنے میں مندرجہ بالا وجہ ہو پہلے پہل قریبی ندی نالے میں ڈالنے کا دستور ہوگا۔ بعد میں سوارتھیوں نے گنگا جی میں ڈالنے کا رواج چلا دیا ہوگا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ہردوار میں ہر لوڑی سے جو یاتری لوگ پانی بھر کر دور دراز لے جاتے ہیں۔ کتنے ہی عرصہ تک رکھ چھوڑنے پر بھی ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ بگڑتا نہیں۔ برخلاف اس کے گنگا جی کے کسی دیگر حصے کا پانی عام پانی کی طرح جلد خراب ہو جاتا ہے۔ اس کی تہ میں بھی یہی سبب بہت حد تک کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ جتنے لوگ اپنے مرتکوں کی ہڈیاں گراتے ہیں وہیں گراتے ہیں ؞

غم غلط کرنے کے لئے اگر مرتک کے سنبندھی گھر میں اپنشد۔ گیتا۔ اتھروا اور کسی اور پر مانک گرنتھ کرائیں۔ تو عین مناسب ہے۔ نیز جس ستھان پر کسی کا کال ہوا ہو۔ وہاں دس بارہ روز تک ہون بڑے پیمانے پر کرتے رہیں۔ تو درگندھ کے دور کرنے میں ممد ثابت ہوگا ؞

ان تو ہوا ویدک کرتیہ۔ اب ملاحظہ کیجئے۔ آج کل کرتیہ۔ کتنے عرصہ تک سنسکاروں کا چکر گھومتا رہتا ہے؟ کتنے دھن کا ستیاناش ہوتا ہے؟ سوارتھی لوگوں نے کیا کیا کریتیاں چلا رکھی ہیں؟ اُن سے کیا کیا نقصان ہیں؟

مروجہ رسوم پر سرسری نظر

گئو دان۔ سب سے اول تو جو شخص قریب المرگ ہوتا ہے۔ اس سے گئو دان

کرائی جاتی ہے۔ تاکہ اُسے پکڑ کر ویترنی ندی سے پار ہو سکے۔ گرڑ پوران میں اس کا برہم مہاتم لکھا ہے۔ ادھیائے ۸ شلوک ۵ میں مرقوم ہے کہ:-

स्वस्थावस्थ शरीरेतु वैतरण्यां व्रतं चेरत।
देयाच विदुषा धेनुस्तां नदीं ततुमि चच्छति॥

ثابت ہے کہ تندرستی کی حالت میں ویترنی ندی کو ترنے کے لئے گائے دان کرے ایک جگہ ایسا لکھا ہے۔ کہ شخص اس ندی سے ترنے کے وقت انگوٹھے کے برابر ہے۔ ہمنا کوئی ان کرتیہ کرانیوالوں سے پوچھے کہ جب شریر جل کر یہیں راکھ ہو گیا۔ پھر گئو کی دم کیا آتما پکڑتا ہے؟ پھر یہ بھی وچارنا چاہئے۔ کہ جو گئو ہم دان کرتے ہیں۔ وہ تو پروہت جی کے گھر یہیں بندھی رہتی ہے۔ ویترنی ندی کے کنارے کیونکر پہنچ کر مل جائیگی؟ بفرض محال اگر ایسا مان بھی لیں۔ تو انگشٹھ ماتر آتما اتنی بڑی گئو کی دم کس طرح پکڑیگا اور اگر ویترنی ندی کے چار سو کوس کے پاٹ کو تیرتی تیرتی تھک کر ڈوب مرے۔ تو گئو ہتیا کا پاپ کس کے ذمے لگیگا؟ اس سے تو اچھا تھا۔ کہ گئو بنا دان کرتے۔ تاکہ اس کی امداد سے پتر تیر سکتے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس ندی میں پانی نہیں بلکہ گرڑ پوران اُتت ادھیائے ۲ میں पयशोणित संकुलाम् ارتھات خون سے بھری ہوئی بتلاتا ہے۔ خون کا بہنا ندی پہاڑ سے تو ممکن ہو نہیں سکتا۔ ہاں کسی جسم سے نکل سکتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ شریر کس کا ہے۔ جس سے خون نکلتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شریر کس کا ہے۔ جس سے خون نکلتا ہے۔ خون کا خاصہ ہے کہ ٹھنڈا ہونے پر جم جاتا ہے۔ اس میں تیرنا کس طرح ممکن ہے۔ برف پر چلنے کے لئے گئو کا کیا سہارا؟ برف پر چلنے کے لئے ولائتی بوٹ دان کرتے۔ تو کچھ کام بھی آتا۔ سو کی ایک تو یہ ہے کہ جب ٹکہ پنتھی لوگوں نے دیکھا۔ کہ اب سیٹھ صاحب تو چلنے والے ہیں۔ جلتے جاتے تیس چالیس روپے اور کھرے کرو۔ گئو دان کا ڈھکوسلا

بنا دیا۔ اگر کوئی کہے کہ صاحب! ہم تو پُن سمجھکر دیتے ہیں۔ تو امر دیگر ہے۔ دینے میں کوئی برائی نہیں۔ مگر اس صورت میں بھی کسی مستحق کو ہی دینی چاہیئے۔ بعض گوئیں خوراک کی قلّت اور لاپرواہی کے سبب براہمنوں کے ہاں اس قدر نحیف اور لاغر ہو جاتی ہیں۔ کہ دیکھکر رحم آتا ہے۔ بعض مہربان اس قسم کے بھی ہیں۔ کہ جہاں گائے نے دودھ دینا بند کیا وہیں اُسے رام گئو بنا کر اُس کی جانب سے لاپرواہ ہو گئے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اکثر گوئیں بوچڑوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہیں۔ بس گئودان کرتے ہوئے خاص احتیاط کرنی چاہیئے۔

چارپائی سے نیچے اُتارنا سخت افسوس کا مقام ہے کہ مریض کو عین اُس وقت جبکہ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحے پورے کر رہا ہوتا ہے سخت اور کھُردرے فرش پر لٹا کر اُس کی تکلیف کو اور بڑھا دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض ابھی ہوش میں ہوتا ہے۔ کہ اُسے زبردستی زمین پر پھینک دیا جاتا ہے۔ اپنے آپ کو زمین پر پڑا دیکھ کر اُس کے رہے سہے ہوش و حواس بھی گم ہو جاتے ہیں۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ گھنوری کلاں میں ایک مریضہ اپنے وارثوں سے اصرار کرتی تھی کہ اُسے زمین پر نہ لٹایا جاوے۔ مگر اُنہوں نے ایک نہ سُنی زمین پر پھینک کر ہی دم لیا۔ لوگوں کے دل میں عام خیال یہ ہے۔ کہ جو شخص چارپائی پر مر جاتے۔ وہ پریت رہتا ہے۔ اُسے سورگ نہیں مل سکتا۔ یہ خیال کس قدر لچر اور بے بنیاد ہے فرض کرو ایک شخص تمام عمر نیک اعمال کرتا رہا۔ اتفاقیہ اُس کی موت ایسے موقعہ پر ہو گئی۔ کہ کوئی پاس نہ تھا۔ کیا محض چارپائی سے نیچے نہ اتارے جانے کے جُرم میں اُس کے نیک افعال کو پرماتما نظرانداز کر دیگا؟ بنگال میں اس سے بھی زیادہ دردناک سلوک کیا جاتا ہے۔ مرنے سے پہلے استری یا پُرش کو جیوت ہی گنگا میا کی بھینٹ کر دیتے ہیں۔ اس کا نام ہری بول کہتے ہیں۔

سر منڈانا۔ بہت سی جگہ مرتک کا کریا کرم کوئی سمبندھی سر منڈاتا ہے۔ بعض مقامات میں تمام لواحقین حتیٰ کہ اگر کوئی پردیش میں بھی ہو سماچار سنتے ہی سر کو صفا چٹ کرا لیتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ داڑھی مونچھ منڈوا کر اور تمام سر پر مشین پھرا کر کیوں پاگلوں کی سی شکل بنائی جاتی ہے۔ کیا اس سے مرتک کو کچھ سہارا ملتا ہے؟

بِوان نکالنا۔ بعض شہروں میں عمر رسیدہ بزرگوں کے پھول نکلنے کے لئے بہت سی لاگت لگا کر بوان تیار کئے جاتے ہیں۔ شال اور دو شالے اور زری دوز کپڑے ارتھی پر ڈال کر شمشان بھومی میں خوب خوشی مناتے ہوئے پہنچتے ہیں وہاں ارتھی پر سے کپڑے اتار کر مہا برہمن کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ کاش! لوگ اس طرح دھن کو گنوانے سے باز آئیں اور نرا کھشر بھٹاچاریہ اور سلفیوں کو دکھ دان کمانر اور نہ کیا کریں۔ حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے۔ کہ ہمارے ہندو بھائی جیتے بزرگوں کو تو ململ کا کرتہ سلوانے پر جیبیں ہوتے ہیں۔ اور مرے ہوؤں کے لئے چار دن کی واہ واہ کی خاطر گھر کو رہن تک رکھنے سے نہیں گھبراتے۔

راستے میں پنڈ۔ شمشان بھومی تک پہنچنے سے پیشتر راستے میں دو تین جگہ ارتھی کو نیچے اتار کر کچے آٹے کے پنڈ چھڑوائے جاتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب شریر سے نکلنے کے بعد آتما تو بھوجن کرنے کے لائق ہوتا نہیں اور دوسرا ابھی تک شریر اُس وقت تک اُس نے دھارن کیا نہیں ہوتا۔ تو (پورانک عقیدے کے موافق ہی سہی) کیوں کچے آٹے کے پنڈ چھڑوائے جاتے ہیں؟ نیز اُن کو کوئی براہمن کھاتا بھی نہیں۔ پھر ان کے پتروں کے پاس پہنچنے کا ذریعہ کیا ہے؟ اگر ہمارے بھائی برا نہ مانیں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ساری پوپ لیلا چند منصوری ٹکے کراتے ہیں۔

واد سنسکار - جس کی طرف خاص غور کی ضرورت تھی۔ افسوس! اُس کے ساتھ ہی بہت بے احتیاطی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سگندھت پدارتھوں کو چتا میں ڈالنے کی جگہ محض مرت شریر سے اُن کا سپرش کرنا ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کپال کریا کے بعد مُردے کو آگ لگتے ہی مارے بدبُو کے شمشان بھُومی میں چند منٹ ٹھیرنا بھی سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض اصحاب تو لکڑی میں بھی "ورکفایت" سے کام لیتے ہیں"

بچوں کا دفنانا - خورد سال بچوں کے دفنانے کی رسم اہل اسلام کی نقل معلوم ہوتی ہے۔ اسے ترک کرنا چاہیے۔ کیونکہ جو نقصان بوڑھوں اور جوانوں کی لاشوں کو دفنانے سے ہوتے ہیں۔ وہی کم و بیش ان کے دفنانے سے ہوتا ہے

ہڈیاں گنگا میں ڈالنا - جلانے کے تیسرے چوتھے روز مرتک کی ہڈیوں چُن کر گنگا کنارے ہردوار ہر پوڑی کے قریب گراتے ہیں۔ یہی مقصد جب قریب کے ندی نالے میں گرانے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیوں خواہ مخواہ دھن کا ستیاناش کیا جاتا ہے۔ اور تیرتھوں کے پنڈوں کو دان دے کر شراب کے ٹھیکے بڑھائے جاتے ہیں۔ کیا اس لئے کہ وہ سابقہ عمر میں جو لوگ پاپ کر کے مر گئے۔ گنگا میں ہڈیاں گرائے جانے سے وہ سورگ لوک کو جائیں گے۔ جیسے کہ گرڑ پران کے ادھیائے ۰ اشلوک ۴۸ میں لکھا ہے:-

पुर्ववयसि मापानि ये कृत्वा मानवामृताः
गंगायामस्थि पतनात् स्वर्गं लोकं प्रयान्ति ते॥

محض ہڈیاں گنگا میں گرانے سے سورگ لوک کے درشن ہو جاویں۔ تو اس سے آسان طریقہ ہندو کیا چاہتے ہیں؟ ہڈیاں تو گنگا جی میں (کسی خاص مثال کو نظر انداز کر دیجئے) تقریباً سب کی ہی گرائی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے تو سب

ہی سیدھے سورگ کو جاتے ہونگے۔ پھر مرتک شرادھ کرانے کی اوشیکتا کیا رہی؟
آف سادھارن لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے سوارتھی لوگ کیسے
کیسے سبز باغ دکھاتے ہیں ؎

پوپ لیلا کٹھن پھیلائے دیئی
گنگا نہلا کہیں بچھیڑی پجائی　　دھن ٹھگ لینا مکتی بنائے دیئی

پریت کریا دشاہی اور بارھواں۔ عام ہندوؤں کا وشواس ہے کہ مرنے کے بعد جیوآتما اتر ہو کر پریت کی حالت میں بھرمتا رہتا ہے۔ اُس کا کریاکرم ودھی انوکول نہ کیا جاوے۔ تو نہ تو اُس کو دوسری یونی ملتی

(۱) **پریت کریا**۔ دس روز تک متواتر جو پنڈدان کیا جاتا ہے اُس کا نام پریت کریا ہے۔ گرڑ پران وغیرہ سناتنی گرنتھوں میں بتلایا گیا ہے کہ ان پنڈوں سے پتر کا شریر بنتا ہے۔ کس کس دن جسم کا کون کونسا حصّہ؟ یہ ذیل کے شلوکوں سے معلوم ہوگا ٭

शिरस्त्वाद्येनपिण्डेनप्रेतस्य क्रियते सदा।
द्वितीयेन तु कर्णाक्षि नासिकास्यं स-
मासतः॥ गलांसभुज वक्षांसि तृतीयेन
यथाक्रमम्। चतुर्थेन तु पिंडेन नाभिलिंग
गुदानि च॥ जानु जंघे तथा पादौ पंच-
मेन तु सर्वदा। सर्व मर्म्माणि षष्ठेन-
सप्तेन तु नाड्यः॥ दन्त लोमान्यष्टमे-
न वीर्यं तु नवमेन चा दशमेन तु पूर्ण-
त्व तृप्तता क्षुद्विपर्य्ययः॥ دیکھو صفحہ ۱۲۱

ہے۔ نہ موکھش - اس لئے مرتک کے ایک سبندھی کو دس بارہ روز تک بجائے چارپائی کے لکڑی کی لمبی چوکی یا فرش پر لیٹنا پڑتا ہے - انتیشٹھی سنسکار کے دو تین روز بعد تک روزمرہ ایک چراغ چوراہے پر جلایا جاتا ہے - تیسرے دن سے دسویں روز تک متواتر ہر روز آٹے کا پنڈ بنا کر اور اس پر شہد گھی - چندن وغیرہ لگا کر مرت پرش کے نام अमुक नाम्ने प्रेताय- سے سنکلپ کرا کر تالاب میں ڈال دیا جاتا ہے मह्यतम उपतिष्ठत। ایک پانی کا گھڑا اس کے نیچے سوراخ کر کے کسی پیپل وغیرہ برکھش کی شاخ کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ دس روز تک مرتک

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ -

ارتھ - پرتھم پنڈ سے سر - دوسرے سے کان اور ناک - تیسرے سے گردن - شانہ - بازو - چھاتی - چوتھے سے ناف - لنگ اور جائے پاخانہ - پانچویں سے زانو - ران اور پاؤں - چھٹے سے سب مرم ستھان ساتویں سے ناڑیاں - آٹھویں سے دانت - نویں سے ویریہ - دسویں سے بھوک - پیاس وغیرہ پیدا ہوتے ہیں ٭

پرتھم تو اس میں یہی پرشن پیدا ہوتا ہے - کہ جب آٹے کا پنڈ جوں کا توں یہیں پڑا رہ جاتا کیونکہ اس کو تو برہمن بھی نہیں کھاتے - تو مردہ پتر کے پاس آٹا وغیرہ کیوں کر پہنچ جاتا ہے - یا دوسرے وہ شریر جو بنتا ہے - لنگ شریر ہے یا کسی جیو جنتو کا ؟ اگر کہو لنگ شریر تو ٹھیک نہیں - کیونکہ لنگ شریر نہ بنتا - نہ بگڑتا نہ گھٹتا نہ بڑھتا ہے سمان ہی رہتا ہے - اگر ایسا مانیں کہ کسی جیو جنتو کا شریر بنتا ہے تو یہ امر پہلے معلوم ہونا چاہیے - کہ کس جنتو کا شریر بنا ہے - تاکہ اس کے

باقی ۲۲۲

اس گھڑے سے پانی پیتا رہتا ہے۔ اور آٹے کا پنڈ کھاتا ہے۔ دسویں دن سب کٹمب کے لوگ تالاب کے کنارے حجامت بنواتے ہیں۔ اور عمدہ عمدہ بھوجن بہت قسم کے بنواکر اچارج (خاکم بدہن۔ مُفت خورہ کہنا چاہئے آچاریہ تو وید شاستر کے گیاتا کو کہنا مناسب ہے) کے گھر پہنچائے جاتے ہیں۔ اس رسم کا نام دشاہی مشہور ہے۔ گیارہویں دن ایک مہابرہمن سپنڈی ارتھات ایک بڑا پنڈ بناتا ہے۔ منتروں کے بل سے اُس میں پربت کولا کر کُشا کے تنکے سے تین برابر ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ایک ٹکڑے کو اُوپر کے پتروں میں ملا دیتا ہے۔ ارتھات ایک ٹکڑا سپنڈی کو پتا میں دُوسرے کو دادے میں اور تیسرے کو پڑدادا میں۔ اسی پرکار مرت استری کو نانا دادی پڑدادی کو گو یا چھ جگہ ملا دیتے ہیں۔ تب وہ گرڑ پران انوسار پریت سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۱ ؀

جسم اور اعضا کے برابر پنڈ دیئے جاویں۔ کیونکہ سب جانوروں کے مندرجہ بالا عضو نہیں ہوتے۔ یہ تو انسانوں کے ہی عموماً ہوتے ہیں۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ پُرش کا شریر بنتا ہے۔ تو بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ آدمی کے بچے کا جسم ماں کے پیٹ میں کم از کم چھ سات ماہ میں مکمّل ہوتا ہے دس دن میں کیونکر بن سکتا ہے؟ ساتھ ہی یہ بھی امر قابلِ غور ہے کہ وہ شریر کہاں بنتا ہے۔ کیا چندر لوک یا پتر لوک میں۔ یا آکاش میں؟ اگر کہا جاوے کہ آکاش میں۔ تو کم از کم پُتر کو گیارہویں بارہویں دن نظر آنا چاہئے۔ اگر پتر لوک میں مانیں تو پریت کریا کا بہانہ کرنا ٹھیک نہیں۔ غرضیکہ پریت کریا نہ صرف وید ورودھ ہے۔ بلکہ یُکتی وغیرہ کے بھی سراسر خلاف ہے ؀

پتر ہو جاتا ہے - بہت سے کپڑے - اناج - پلنگ - رضائی - تکیہ وغیرہ مہا برہمن کو بھینٹ کر کے یہ سمجھا جاتا ہے - کہ یہ سب اشیاء مرتک کے پاس پہنچ جائینگی اس تمام کارروائی ارتھات کریاکرم ہیں تمام رشتے دار سمّلت ہونا خاص فرض خیال کرتے ہیں - بارہویں دن مٹی کے کچھ گھڑے بھر کر بارہ یا اس سے زیادہ برہمنوں کو بھوجن کھلانے اور دکھشنا دینے کے علاوہ ہر ایک کو ایک گھڑا اور کچھ کپڑا دیا جاتا ہے - تاکہ مرت پرش کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو - اپنی طرف سے سال بھر کے لئے ضروری اشیاء پیشگی نام دھاری برہمنوں دوارا پتر دل کے پاس بھیجدیتے ہیں ؞

یہ تو ہوئیں رسوم - اب آئیے ذرا ان پر اپنا ترک چکّر گھما کر دیکھیں کہ کہاں تک راستی د معقولیّت پر مبنی ہیں - (۱) کسی جیو کا ہمیشہ کے لئے پریت بن جانا من گھڑت بات ہے - کیونکہ بہت سے منتوں نے (فرض کیا) تمام عمر اچھے کرم کئے - اور کریا کرم کسی کارن سے اُن کا نہ ہو سکا - تو اس نیم انوکول تو اُن سب کو آئندہ کے لئے پریت یونی ہیں ہی رہنا پڑیگا - کرموں کے پھل کیا بھگتینگے ؟ ممکن ہو سکتا ہے کہ نیائے کاری اور انتریامی ایشور کسی شخص کو اُس کے بھلے یا برے کرموں کے انوکول جزا یا سزا نہ دے ؟ (۲) بجائے چارپائی کے چوکی یا تخت پوش پر مرتک کے کسی سنبندھی کے سونے کی رسم بھی قابل ترک ہے - کیونکہ اُس کی صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے (۳) دس دن تک آٹے کا پنڈ دینا اور مرتک کے لئے گھڑا باندھنا دیرتھ ہے کیونکہ ایشوری آگیا نوکول جس یونی میں جیو جائیگا - وہاں اُس کے لئے سامان خود بخود مل جائیگا - گرڑ پُران انوکول سوکھشم شریر ہی تو اُس وقت مرت پرش کا مانو گے - وہ پانی یا آٹا ہرگز ہرگز نہیں بھکشن کر سکتا - کیونکہ یہ کام

بھوتک شریر کر سکتا ہے۔ دوسرے پرتیکش یہ مان ہے کہ گھڑے کے پانی اور آٹے کے وزن میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (ہنگار انت آپ کا خیال چھوڑ دیجئے) پھر ہم کس طرح مان لیں کہ مرتک آکر اُن کو بھکشن کرتا ہے؟ (۴) گیارہویں کرم کے دن جو سپنڈی بنائی جاتی ہے۔ وہ عجیب مضحکہ خیز ہے۔ جب وہ پتر اوپر کے چھ پرش اور استری پتروں میں مل گیا۔ پھر وہ الگ پتر کیونکر رہا؟ بلکہ ہر ایک پتر میں ملتے جلتے بڑے موٹے پتر بن گئے ہونگے۔ پتر اُن کی جنم پھر کسی جونی میں ہوتا ہے یا نہیں؟ ہوتی نہیں ہوتا۔ تو چوراسی لاکھ یونی میں جیو کا بھٹکنا جھوٹا رہا۔ اگر پتر سے کسی اور یونی میں جاتا ہے تو کتنے دنوں میں؟ اور اس کے بعد شرادھ کیوں کئے جاتے ہیں؟ (۵) بارہویں سال دن جو جو گھڑے اور بھوجن وغیرہ دان کر کے پتروں کے نمت براہمنوں کو دیئے

۱۵ دوادشاہ شرادھ - (بارہویں) مرتو کے بعد دس دن تک دش گاتر پنڈ دے کر گیارہویں دن کریا کرم اور بارہویں دن دوادشاہ شرادھ کیا جاتا ہے۔ بغیر اس کے سمجھا جاتا ہے کہ مرتک پرتھوی پر ہی بھرمتا رہتا ہے۔ براہمن کا بارہویں دن۔ کھشتری کا چودھویں۔ ویش کا ستارہویں دن۔ شودر کا بتیسویں دن کیا جاتا ہے اگرچہ نام سے بارہویں ہی دن موسوم ہے۔ یہ دنوں کی تفریق پکشپات کو ظاہر کرنے کے علاوہ بیہودہ بھی ہے۔ کیونکہ چاروں ورن براہمن کھشتری۔ ویش شودر قریب دس ماہ میں ہی سنتان اُتپن کرتے ہیں۔ غرضیکہ اُتپتی میں کوئی بھی بھید نہیں۔ اسی پرکار چاروں ورن عموماً یکساں ہی عمر میں لڑکے، جوان اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں مشاہدے میں آیا کہ براہمن کے ہاں بالک

جاتے ہیں۔ یا اُس سے پہلے و شاہی کے دن جو چھتیس پکوانوں کا نذرانہ مُردہ خوروں کی تعینات کیا جاتا ہے۔ تو وہ پتروں کو کیونکر پہنچ سکتے ہیں؟ ہاں دان لینے والوں کے گھر گھی کے جل جاتے ہیں۔ کوئی عقل کے دشمن بچاروں سے پوچھے کہ جب تمہیں مرتکوں کا ستھان اور یونی ہی کیا ت ہے۔ بالفرض اگر تمہارا سامان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۴:-

جب ہی اُتپن ہوتا ہوا ر کہشتری کے اس کے بعد اور شودر کے بہت دیر میں۔ مگر اس شرادھ کے کرنے میں دونوں کا فرق کیوں؟ کیا پرماتما کا اٹل قانون مرتک برہمن کو یہاں بارہ دن اور شودر کو ۲۲ دن بھرنے دیگا؟ علاوہ ازیں ویدوں اُپنشدوں سمرتیوں وغیرہ میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ شمشان بھومی میں جو رچائیں پڑھی جاتی ہیں ان میں بھی شرادھ کا گندھ تک نہیں۔ نہ ہی مرنے کے سمئہ پتا اپنے پُتر کو پہلے زمانے میں اس کرم کے کرنے کے لئے کہہ جاتے تھے +

مرنے کے بعد یہ جیو تین مارگوں سے جاتا ہے۔ سب۔ اُپنش دیویان پتھ سے اور مدھیم پتری یان پتھ سے اور سب سے نچلے درجے کا پُرش

तं प्रेतं (چھ سے یہاں پر بھی) जायस्वमूवस्व

(چھاندوگیہ) दिष्ट पिताऽ ननय च हरन्ति

اُپنشد) کیوں اگنی میں بھسم کرنے کا ذکر پاتے ہیں مگر دوبارہ جنم لیا کا یہاں بھی نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ یہاں پر کہا گیا ہے کہ پرتھم ارچی۔ دن۔ آپُورے مان پکش۔ اُترائن۔ سموتسر۔ آدتیہ۔ چندر دوپت آدمی کے دوار ابرہم وشا کو پراپت ہوتا ہے +

اب پاٹھک خود وچار سکتے ہیں۔ کہ اگر دادا پتا شرادھ نہ کرنا دنڈ

پہنچ نہیں جاوے۔ تو کس کام کا ہاں گا سے اور جنہیں وغیرہ کی پرنوں میں سے گئے ہوئے
پیچھو تمہاری ذی ہوئی رضا تمہارا اور تو شکوں کو سے کر کیا کرینگے ؟؟ تو پتہ لگے۔ جو
مہاجن لگ اپنے کاروبار کے چلا سے ہیں غضب کی ہوشیاری برتتے ہیں وہ
دھرم وشئے میں مطلق نہیں سوچتے۔ دست مہاجن مہاراج ما استے کام ہے۔ ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۵۔

ہوتا۔ تو ان گرنتھوں میں ضرور اس قسم کا لیکھ ہوتا۔ کہ مرت یا پریت پرش
بارہ دن پرتھوی پر گھیر کر پنہ آن مارگوں کے دوارا براہمی دستا کو
پراپت ہوتا ہے ؛

منوسمرتی اور دوآدشاہ شرادھ۔ منوسمرتی میں بھی اس کرم کا
کہیں وہ ہاں نہیں۔ ہاں شدھی کے بارے میں مندرجہ ذیل شلوک
ضرور آیا ہے :-

शुद्धयेद्विप्रो दशाहेन द्वादशाहेन भूमिपः।
वैश्यः पंच दशाहेन शूद्रो मासेन शुद्धयति॥

المطلب۔ براہمن دس دن میں۔ کھشتری بارہ دن میں۔ ویشیہ پندرہ
دن میں شودر ایک ماہ میں شدھ ہوتا ہے ؛

اس شلوک کے ٹھیک مطلب کو نہ سمجھ کر بعض اشخاص دوادشاہ
شرادھ کی سدھی اس سے کیا کرتے ہیں۔ ان کی غلط فہمی کو رفع کرنے
کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ شلوک مندرجہ بالا کا تات پریہ لکھا جاوے
یہ نیم غالباً منوجی مہاراج نے یہ سمجھ کر بنایا ہوگا۔ کہ عام طور پر مرتک
کے سمبندھیوں پتر پوتر آدی کو رنج و غم ہوتا۔ وہ بھولک بات ہے دس
دن بعد وپر یعنی برہمن شوک تیاگ کر کام میں لگ جاوے کھشتری ۱۲

ذکار ن ہے۔ کہ سوار رہتی اور کہ پنیھتی لوگ ان سے گول گول خوب گنواتے ہیں اور گھچرے اڑاتے ہیں۔

نارائنی بلی - ناظرین! اسپنڈی کرن کی ہن نارائنی بلی ہے جس کا یہ اُدیش بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چارپائی پر مرنے کا پاپ چھوٹ کر مرتک پریت پیڑا سے بچ جاتا ہے اور پتر لوک کو حاصل کرتا ہے۔ یہ سپنڈ بھاگوت کی کتھا بھی اسی غرض سے کرائی جاتی ہے۔ نارائنی بلی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شت دھنا رائنی بلی جس میں یہ ہوتا ہے۔ کہ سوا لاکھ گائتری منتر چار آنہ فی ہزار (آج کل تو اس کا بھی نرخ بڑھا ہوا ہوگا۔ کیونکہ تقریباً سب اشیاء کے نرخ غضب کے بڑھے ہوئے ہیں) کے حساب سے براہمن لوگ جپتے ہیں۔ اور ایک ایک لوٹا ایک ایک آسن گؤمکھی مالا چندن ہر روز کھانا لے کر کہہ دیتے ہیں کہ جا تیرے پتر کی گت ہو گئی۔ وہ بیچارہ قہر درویش بجان درویش کے مصداق بڑے کی جان کو رو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہ اپنا بوریہ بندھنا سنبھال کر رفو چکر ہوتے ہیں۔ شری گورو گوبند سنگھ جی نے استریوں کے بارے میں کہا ہے۔ کہ اگن میں ۳۶ ...

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۶:-

دن کے بعد علی ہذالقیاس۔ جتنے جتنے اَیام ادھک ہیں اُتنا ہی وہ شوق زیادہ کرینگے۔ اس لئے اُن کے لئے میعاد زیادہ رکھی گئی ہے۔

آپ یہ دیکھ کر حیران ہونگے کہ جب وید منو سمرتی ...

ہ شوتر ... کی پر ... گرنتھ میں اِس کرم کا ... تک بھی ذکر نہیں۔ تو یہ رسم کیسے چل گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے ... پنتھی ... دیگر بہت سی رسوم محض اپنے پیٹ پالن کے لئے گھڑی ہیں ۔ اسی طرح (۳۱) کو بھی ... فرما لیجئے۔

ہوتے ہیں۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ استریوں کے بارے میں تو ایسا کہنا اصلیت کے خلاف ہے۔ البتہ اگر ان پترلوک کے ششکیہ اردن ہیں ۳۶۰ چھوڑ کر ۳۶۵ بھی بتلا دیئے جاویں۔ تو کم ہیں۔ شرادھ نارائنی کی نسبت تو آپ سن ہی چکے۔ آیئے اب ذرا شرادھ نارائنی " پر بھی " رام ست " کا ورد کر لیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ شرادھ نارائنی کی طرح کریہ کرا کر ایک آٹے کا پتلا بنا کر اسے پربت قرار دیتے ہیں۔ اور اس پر پھونک مار کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے تیرے پتر کو ودھی پورک پھونکا ہے آپ اگر ان سے سوال کریں۔ کہ آپ کی پھونک کی اطلاع اتنی دور پترلوک میں کیسے پہنچی جبکہ اس لوک میں اور پرتھوی میں کوئی ذریعہ آمد و رفت نہیں؟ تو آئیں بائیں شائیں کر کے چپ ہو جائیں گے۔

پگڑی باندھنا۔ کریا اس سے ایک دو روز بعد جو پگڑی باندھنے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ وہ ضرار شک نہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی کا باپ گزر جاتا ہے۔ تو برادری والے اور رشتہ دار جمع ہو کر اس کو اس کے باپ کے استھان پر بٹھاتے ہیں۔ بعد ازاں اسے روپیہ اور پگڑی بطور نذرانہ دیتے ہیں۔ اسی طرح ودھوا کو زیور وغیرہ دینے کا رواج بھی اچھا ہے۔

ودھوا کا کپڑا اتارنا۔ ودھوا کو تمام کنبے کی عورتوں کا کسی تیرتھ یا مقدس مقام تک روتے پیٹتے ہوئے لے جانا اور وہاں دل کھول کر ماتم و زاری کرنا معیوب ہے۔ اس سے اس کے قلب کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ بعض حالتوں میں اس کے گھل گھل کر مر جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ہندو جاتی کے لیڈر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ اگر کسی مرد کو اس کی عورت کے انتقال پر کوٹ اتارنے کے لئے کہہ کر ننگا کر کے ہوئے برہنہ جانا پڑے۔ تو بیوگان کی تکلیف کا اندازہ ہو سکے۔

اے توانا رسے پاش کرنے کی وانی اکچھیت
حال شمشیر است کہ شمشیر بلا بر سر ما خورند۔

سیاپا۔ آف! کتنا ڈراونا لفظ ہے۔ جس فعل کا یہ نام ہے۔ جس وقت دل میں آجاتا ہے۔ پتھر تو کوئی سنتا بھی انسان ہی اُسے ضبط کر سکے۔ تو کر سکے مگر عوام کے دل تو اتنی طاقت برداشت نہیں رکھتے۔ مرنے کے گھر میں ماتم کے لیے شہر بھر کی عورتوں کا اجتماعی طور پر دھڑا دھڑ چھاتی پیٹنا ایک دردمند شخص کے دل کو کمپاتمان کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بعض مقامات میں رونے والی عورتوں کا ایک گروہ ہوتا ہے جو اجرت لے کر ماتم کرتا ہے۔ اکثر شہروں میں یہ ڈرل متواتر پانچ برس تک جاری رہتی ہے۔ اتنے عرصے تک قبیلے کی عورتیں اُلٹی لباس پہنے رکھتی ہیں۔ نہ اچھا کھاتی ہیں۔ نہ کسی خوشی کے کام میں شریک ہوتی ہیں۔ مانا کہ استریوں کے ہردیہ کومل ہوتے ہیں۔ وہ اظہار رنج کیے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ لیکن انہیں ایسا تو نہیں کرنے دینا چاہیے کہ پیٹ پیٹ کر اپنے جسم کا ستیاناش کر لیں۔ اور اپنے قیمتی وقت کو اسی طرح ضائع کرتی رہیں۔ مناسب ہے کہ اس بد رسم کے قلع قمع کرنے کے لیے خوب کوشش کی جائے۔ سوشل ریفارم کے حامی بدیں جانب خاص توجہ دیں۔ اور سب قومی سبھائیں اس مذموم رسم کے خلاف جد و جہد کریں۔ تاکہ فرقہ نسواں کی صحت تباہ ہونے سے بچ رہے۔

پاسل کو مارنا یا داغنا! کیسی مذموم ہے۔ جسے حوالہ قلم کرتے ہوئے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے

قلم رکتی ہے نہ مجھ سے کام ہو
کرتا ہوں سب کی ہمت گر کلیجہ تھام لو

رسم مذکورہ کا بھارت ورش میں عام طور پر رواج ہے۔ ایک سادھارن یا کم عمر کے مرنے پر بھی بیل کو داغا جاتا ہے۔ لوگوں کے دل میں یہ خیال فاسد جاگزین ہے کہ جب تک بیل کو داغا نہ جائیگا۔ ہمارے پتروں کی سدگتی نہ ہوگی اس پر طرفہ یہ کہ داغنے کے وقت بیل جتنا زیادہ چلائے۔ اور اپنے نادان مہربانو کے نیچے سے جان بچا کر بھاگنے کی کوشش کرے۔ اُتنی ہی جلدی پتروں کا سورگ میں پہنچنا تسلیم کیا جاتا ہے۔ جن گؤوں کی رکھشا کا ہندو لوگ دم بھرتے ہیں۔ اُن کو اپنے ہاتھ سے ترشول سے داغنا کتنی بڑی آشچریہ جنک اور انرتھ کی بات ہے۔

رسم کا آغاز۔ کس طرح سے اور کب ہوا؟ یہ بتلانا مشکل ہے۔ البتہ مؤرخ اس بارے میں قیاس کرتے ہیں کہ چینیوں سے نقل کی گئی ہے۔ جیسے گیا شرادھ ان کی دیکھا دیکھی جاری کیا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ یہ مذموم رسم بھی ان سے ہی لی گئی ہو۔ چونکہ وہ گئے تک کے مانس کو بڑے پریم سے کھاتے ہیں۔ اور بزرگوں کی وفات پر بیلوں اور گھوڑوں کا بدھ زمانہ گذشتہ میں اکثر ہوتا تھا۔

سوال ہو سکتا ہے کہ چین کے بودھ لوگ کیونکر مانس اور ہنسا کے پکشپاتی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ اہنسا پرمو دھرم بدھ مذہب کا سنہری اصول تھا؟ لیکن جب چین کے علاوہ جاپان۔ تبت۔ لنکا کے باشندوں کے طرز معاشرت کا مطالعہ کرنے کے لئے جغرافیہ کا ورق الٹتے ہیں۔ تو یہ شک حرف غلط کی طرح مٹ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان ملکوں کے لوگوں نے مہاراج بدھ کے [illegible] پر عمل درآمد نہیں کیا۔

پہلے پہل ہندوستان میں چین والوں کی دیکھا دیکھی بیل کا داغنا آغاز ہوا تھا۔ مگر بدھ دھرم کے زوال اور ویدک دھرم کا از سر نو عروج ہونے پر

نارمینہ ،، کی جگہ داغنے پر اکتفا کی جانی آرمبھ ہو گئی ٭

ہمارا تعجب اس ظالمانہ رسم کے اجرا پر جس قدر ہے ۔ اسی قدر اس امر پر ہے کہ ہمارے سناتنی پنڈتوں نے اس قسم کی جملہ رسوم بد پر ویدوں کے پوتر منتروں کا اطلاق کرنا آرمبھ کر دیا ۔ اور سادہ لوح انسانوں کو وید کا نام لے کر دھوکا دیتے ہیں ٭

پاٹھک گن ! بیل کے داغنے کے وقت جو منتر پڑھا جاتا ہے ۔ وہ مع ارتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ آپ اس کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ مارنے یا داغنے کا حکم پہلے تو درکنار ۔ اشارہ کنایۃً بھی اس میں پایا جاتا ہے ۔ اتھرو وید

पितावत्सानां पतिर[illegible]नाम्थो पिता महतां गर्गराणाम् । वत्सो जरायु प्रतिधुक् पीयूष आमिक्षा घृतं तद्वस्य रेतः ॥

ارتھ ۔ بیل بچھڑوں کا پتا یعنی جنک ہے ۔ گؤوں کا پتی ہے ۔ اور بڑے بیلوں کا بھی پتا ہے ۔ اسی کے کارن بچھ گرم دودھ پیتے ۔ اسی کا بیج یا گودھ روپ امرت آمکشا اور گھرت ہے ٭

کتنا ظلم اور اندھیر ہے کہ منتر میں تو بیل کی فضیلت اور گئو کے دودھ کی مہاتما جتلائی گئی ہے ۔ مگر استعمال کیا جاتا ہے اسے بیل کی جان لینے یا داغنے کے موقع پر اس منتر کا پرانک مہاشیوں کے ارتھ کرتے وقت فرمایا ہے کہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] जुहोति इत्यादि

[illegible]

پہلا یعنی نو صرت بڑھکر قالی نہ ہے۔ اور دوسرا اُس سے کم ہے۔ بہر حال یہ اقوال
افسوس و عجب ہے کہ سناتنی بھائی اپنے پوجیہ بیلوں کے ساتھ ایسا مکروہ سلوک
روا رکھیں۔ اور پھر گؤ بھگت ہونے کا دعوے کریں۔ اور دیگر اقوام پر گؤ بدھ
کا الزام لگائیں ۔

بیل کا وواہ ۔ بیل کے بدھ کی چرچا تو آپ سن ہی چکے۔ اب لگے ہاتھوں
ناظرین کو بیل کے وواہ کا ذکر بھی سنا دیا جائے۔ تو کچھ کم دلچسپی کا موجب نہ ہوگا
شرادھ وویک وغیرہ دیگر پستکوں میں مرقوم ہے کہ شرادھ میں گؤ اور بیل
کا وواہ بھی کرائے۔ اور بہار اور بنگال صوبجات میں اس کا رواج بھی موجود ہے ۔

गोविवाहोऽथवाकार्यो माघ्यां वै फाल्गुने-
ऽपिवा चतस्रो वत्सिका भद्रा क्लीबा संभवेतो-
पिवा । [illegible] सर्वाङ्ग सम्पूर्णः कन्या सा वत्सि-
काभवेत् विवाहे नैकवत्सा न नीलेन भवते सदा ॥
वृषभेणाऽश्वमेधस्य यागस्य फलदायकम् ।

ترجمہ: شلوک کسی ویدوں شن پر ماتک سمرتی اپنشد وغیرہ سے نہیں بلکہ
پوپ لیلا گڑھ پر اوھیائے سے لئے ہیں۔ جن میں گھر سے اور بچھڑی کے وواہ سے
اشومیدھ یگیہ کے برابر پھل بتلایا ہے۔ یہ معلوم نہیں اس وواہ میں منتر کونسے
پڑھنے چاہئیں۔ اور کون کون سے رسوم ادا ہونی ضروری ہیں۔ کیا "لاوان"
سپت پدی وغیرہ تمام ؟

افسوس! صد افسوس!! کہ اس آریہ ورت کی سرزمین کو کلنکت کرنے
کے لئے ہمارے خود غرض رہنماؤں نے کیسے کیسے مایا جال رچے ہیں۔ اور اپنی
دکشنا کے لینے کے کیا کیا وسائل سوچے ہیں ۔

ع ٹوٹ کوش جمان بھرا گھر بہا آت کی ڈوبی نیّا
اجی بھنگ میں مست تمہیں تو بھنگ ہوئی جمنا میّا

ان سطور کے بعد یہ کرن ختم ہوتا ہے۔ اور مصنف اپنے پاٹھکوں سے بڑے زور سے التجا کرتا ہے۔ کہ ان رسوم بد کا قلع قمع کرنے کے لئے جلد کمربستہ ہوں۔ اور اپنے دیش کی مجلسی حالت کا سدھار کریں اور سادہ لوح بھائیوں کو تکہ پنتھی براہمنوں کے ظلم و ستم سے بچا دیں۔ جن کی نسبت کہ ایک شاعر کا قول ہے کہ

اگر آلہ بیٹھے ہیں جی میں جو چاہتے ہیں لیتے ہیں
بھرے گھر میں صفائی کرے جیجمان بیٹھے ہیں
لہو پانی کو اک کر کے جو دن بھر میں کماتے ہیں
پروہت دیوتا کی بھینٹ پوجا میں ہی جاتے ہیں

آریہ بھائیو! یاد رکھو۔ یہ کریتیاں اور پاکھنڈ جو ہماری قوم کی رگ رگ میں سرایت کر چکے ہیں۔ اس وقت تک بند نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ ہم خود بڑے زور سے ان کی جڑ پر تیز کلہاڑا نہ رکھیں۔

باب پنجم

پہلی فصل

کیسر کی کیاری

المعروف بہ

گلدستۂ سوالات

ذیل میں وہ سوالات اُن سجنوں کے لاجھ کی خاطر مرتک شرادھ کے متعلق ہمت سے پرشن درج کئے جاتے ہیں۔ جو بوجہ کمی وقت شاستر ارتھ کرنے کے دوران میں کام نہ آسکے۔ یہ سوالات بڑے بڑے پنڈتوں کو خاموش کرانے کا امکان رکھتے ہیں سناتن دھرم کے ودوان فرداً فرداً تو کیا اگر سا تسلی بخش جواب دینگے سب مل کر بھی ایڑی چوٹی کا زور لگالیں۔ پھر بھی کامیابی کا منہ دیکھنا کارے دارد اگر ان کا کوئی صحیح جواب ہو سکتا ہے۔ تو یہ کہ اس غلط رسم اور ہانت کو ہی ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا جائے۔

سہولیت کے لئے تمام پرشنوں کو تین حصص میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول ترک سمبندھی۔ دوم شاستر سمبندھی سوم اتہاس سمبندھی۔ ناظرین بالمکین سلسلہ وار ملاحظہ فرمادیں۔

(اول) ترک سمبندھی

(۱) براہمن کے کھانے کے پیچھے پتروں کو پہنچاتا ہے یا پہلے؟ اگر پہلے ہی
پہنچ جاتا ہے۔ تو برہمن کو کھلانا فضول ہے۔ اگر پیچھے پہنچتا ہے تو جب براہمن نے اناج
آدی وغیرہ کھایا۔ تو اس اناج کا رس بننے لگتا ہے۔ اگر رس پہنچیگا۔ تو کھانے والے کے
شریر سے (رس) نکل جانے کے کارن اس کا خون نہ بننے سے برہمن مر جائیگا اگر
خون بن کے پہنچتا ہے۔ تو ایک تمہارے پتروں نے برہمن کا خون پیا۔ ہتیا کی۔ دوسرے
نیوتہ جیمنے والے برہمن کو دُربل ہونا چاہیئے۔ اگر کہو برہمن کے شریر سے جو مکھ دوارا
واشپ ارتھات بخارات نکلتے ہیں وہ پہنچتے ہیں۔ تو وہ پہنچتے ہی اُسے کھا کر بھی تمہارا
پتر نہیں بچیگا۔ کیونکہ وہ ابان والیو ارتھات کاربانک ایسڈ گیس نام کی زہریلی ہوا
ہوتی ہے۔ اگر برہمن کے کھانے سے بچا ہوا پہنچتا ہے۔ ایسا مانو تو پتروں کے
نمت برہمنوں کو کھلانے سے فائدہ ہی کیا۔ دوسرے ہم پوچھتے ہیں ان جل تول لیں
اور پتر ارپن کر کے تولیں۔ اُتنا ہی کم ہوتا ہے۔ جتنا ادھر اُدھر زمین پر گر گیا۔ پھر
ہم کیسے مان لیں۔ کہ پتروں کو مل جاتا ہے۔ اگر سورج کی کرنوں دوارا پہنچتا مانا جاوے
تو پرتھوی پر کے ان جل آدی حلوائی کے لڈو۔ کچوری وغیرہ پدارتھوں میں سے
بھی بھاپ کھنچتا رہتا ہے۔ وہ آپ پہنچ جاوے گا۔ پھر تم شرادھ کیوں کرتے ہو؟

۲۔ ویراگ اُتپن کرنے کے لئے اگر پتروں کا شرادھ مانا جاوے۔ تو اُن کی
پرکرتی ارتھات فوٹو و تصویر اپنے پاس رکھنے سے اُن کی سمرتی سمرن ہو کر ویراگ
اُتپن ہو سکتا ہے۔ پھر دھورتوں کو اتم اتم بھوجن کیوں کھلائیں؟

۳۔ استریوں کو اگر شرادھ کرنے کا ادھیکار نہیں تو پالنے کا کیوں ہے

۴۔ کن گنوں میں حجامت بنوانے اور کپڑے دھونے سادا اُنکے آدی کا کس
شاستر میں نشیدھ کیا ہے؟ کیا میلے رہنے سے ہی پتر پرسن رہتے ہیں۔ ایسے

قلنبجی کی دہار سے پتر ڈرتے ہیں؟

۵- موکش گت جیووں کے نمت شرادھ کرنا چاہیئے یا نہیں؟ اگر چاہیئے تو وہ کس پرکار پاتے ہیں؟

۶- سپنڈی کرن شرادھ میں دو پنڈ جو کہ جیو کا شریر مانا جاتا ہے کاٹ کر استری پرش میں ملایا جاتا ہے۔ ایسی اوستھا میں رہنا کا پاپ لگنا کیوں نہ مانا جاوے؟

۷- اگر وہ جیو جس ہی سپنڈی سے میل کیا جاتا ہے۔ بیل گدھے۔ سؤر آدی یونیوں میں ہو تو جس کا میل کیا ہے۔ وہ اس میل کے کارن انہی یونیوں کو جائیگا۔ انکو کوئی اور گتی پائیگا؟

۸- شرادھ کا ادھیکار اچھوت جاتیوں کو ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو براہمن ان کے گھر بھوجن کیوں نہیں کھاتے؟ اگر نہیں تو ان کے پتر سناتن دھرم کے سدھانت کے مطابق کیا بھوکے نہیں مرتے ہونگے؟

۹- "پیو رکھشیاہ" (क्षयाह) شرادھ میں دودھ دینے سے اگر برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ تو بیچ میں یعنی کناگت کے دنوں میں انہوں کا شرادھ کرنا انہیں بیمار نہیں کرتا کیا؟ بلا بھوک کے کھانا بدہضمی پیدا کرتا ہے۔ جو سب بیماریوں کی ماں ہے۔ اگر بیمار کر دیتا ہے۔ تو براہمنوں دوارا دوائیاں بھیج کر ان کے علاج کی کیوں ضرورت نہیں؟

۱۰- کووں اور پتروں میں کیا سمبندھ ہے۔ جو شرادھ میں انہیں کا گور بھوجن یا کاگ بلی دی جاتی ہے؟ کیا کوے پتروں کے کارندے یا ہرکارے ہیں؟

۱۱- موسم برسات یعنی اسوج ماس میں جب ندی نالے۔ تالاب جھیل وغیرہ پانی سے لبالب بھرے ہوتے ہیں۔ تب جل دان یعنی ترپن کرنے کی کیا ضرورت

ہے؟ گرمی کے موسم میں بہار بیساکھ جیٹھ کیوں نہیں کرتے؟

۱۲- کیا "तृप्यन्ताम्" کہنے سے پتروں کو جل مل جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو کسان اپنے پتروں کو جل کے پاس بٹھا کر गाजर मूली तृप्य- "گاجر مولی ترپینتام" کہہ کہہ کر اپنے کھیت न्ताम्, गेहूं बेझर तृप्यन्ताम् کیوں نہیں آسانی سے سینچ لیتے ہیں؟ بے فائدہ تمام دن کسی لئے کیوں مارے مارے پھرتے ہیں؟

۱۳- ماتا پتا اتیادی سمبندھ بہت شریر جیو سے ہے یا بغیر شریر جیو سے؟ یدی بہت شریر سے ہے۔ تو شریر بغیر جیو کس کا ماتا پتا ہے؟ اور اس کے لئے شرادھ کرنے کا کون ادھیکاری ہے؟

۱۴- جو آدمی لاولد مر جاتے ہیں۔ اُن کے پتر کہاں سے کیا کھاتے ہیں؟

۱۵- جو بال برہمچاری رہ کر سنیاسی ہو جاتے ہیں۔ اُن کی مکتی ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہزاروں رشی ایسے ہوتے ہیں۔ بھیشم پتامہ وغیرہ جن کے کوئی سنتان نہیں تھی۔ وہ سدگتی کو پراپت نہیں ہوئے؟ اگر ہوئے ہیں۔ تو مرتک شرادھ کی اوشکتا ہی کیا ہے؟

۱۶- شرادھ تین پشتوں تک کیوں ہوتا ہے۔ اوپر کی پشتوں کے پتر کیا

سلہ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۵۹ جس میں بتلایا ہے کہ کتنی ہزار کمار باوجود نہ ہوئے سنتان کے سورگ کو چلے گئے ہیں؟

अनेकानि सहस्राणि कुमार ब्रह्मचारिणाम।
दिवं गतानि विप्राणाम कृत्वा कुल सन्ततिम॥

سلہ منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۸۶ میں مرقوم ہے۔ کہ باپ دادا اور پڑدادا ان تینوں کو پنڈ اور جل دینا چاہئے۔ چوتھا دینے والا

بھوگ کے رہتے ہیں ؟ اگر کہو اُن کی مُکتی ہوجاتی ہے ۔ اس لئے ضرورت نہیں تو انما سناب ہے سب پُرشوں کی مُکتی ماننی پڑے گی کیا ؟

۱۷ - پتر جبکہ کسی یونی میں ہوں ۔ اور اُن کے سنتان ہوں ۔ تو ان سنتانوں کے سمبندھ سے ان پتروں میں پتری بھاو ماننا کونسی دانائی ہے ؟ اور وہی پتر کداچت پُتر کے گھر پیدا ہوا اور اس کا پتا شرادھ کرے ۔ تو وہ پتر اس کا پُتر بنا ہوا ہے ۔ پھر شرادھ جائز کیسے ہے ؟

۱۸ - مرتک پتر جبکہ یوگی نہیں ۔ سروانتریامی نہیں ۔ پھر کیسے وہ جیا ہی کے لئے آجاتے ہیں ؟

۱۹ - اگر مرتک پتر पित्त کا شریر بعارضہ بخار بیمار ہو ۔ اس کے لئے موہن بھوگ سے شرادھ کیا جائے ۔ تو شرادھ کرتا کو پاپ لگیگا یا نہیں ؟

۲۰ - جبکہ مرتک پتر کو شرادھ کا بھوجن پہنچتا ہے ۔ تو وہ بھی تو اپنی سنتان بھیجتے ہونگے ۔ وہ کیوں نہیں پہنچتا ۔ یہ کیا ؟ ایک طرف سے جانا مانا جاوے اور دوسری طرف سے آنا نہ مانا جاوے ۔ یہ گھر کی اَنیائے سدھی کیسی ؟

۲۱ - شرادھ اگر پُنیہ کے لئے کرتے ہو تو وہ پُنیہ شرادھ کرنے والے کو ملتا ہے ۔ یا اس کے پتر کو ؟

۲۲ - شرادھ دُراچاری براہمن کے ذریعے پہنچتا ہے یا نہیں تو کیا ایشور پاپ پھل دینا چاہتا ہے کہ دُراچاری سیوا کرا کر بڑھ جاویں ۔ اگر سداچاری کے ذریعے پہنچنا تسلیم کیا جائے ۔ تو وہ بھی کس طرح ممکن ہے ۔ کیونکہ وہی پتر ہمارے تمہارے پاپ کرم خود کرتے رہے ۔ اُن کے لئے سداچاری براہمنوں کا نیم باندھنا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۶ - ہے ۔ پانچواں کوئی نہیں شلوک مذکورہ حسب ذیل ہے :-

त्रयाणामुदकं कार्यं त्रिषु पिण्डः प्रवर्त्तते।
चतुर्थः संप्रदातेषां पंचमो नोपपद्यते ।।

بھی ناجائز ہے۔ سداچاری لوگوں کی سیوا کرا کر پرماتما سداچار کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ تو آئیے صرف سداچاری پتروں کے ہی شرادھ کی آگیا دینی چاہئے تھی سب کے نہیں۔ سداچاری براہمنوں کے ذریعہ مرتک پتروں کو پہنچا کیسے سدھ کروگے؟

۲۳۔ پتر کے نمت جس برہمن کو بھوجن کھلاتے ہو کیا اُس کی مقدار خوراک پتر کی خوراک کے برابر ہوتی ہے یا کم بیش؟ اگر کہو برابر ہونے کی کوئی شرط نہیں تو فرض کیا اور براہمن دیوتا کوئی زیادہ کھانے والے ہوتے۔ تو پتر کیا باقی بھوجن کو پلکس بنا کر پیٹ پر باندھینگے؟ اور اگر ہوتے کوئی کم کھانے والے۔ پتر جی رہ گئے نیم سیر۔ پتر لوک میں بیٹھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی کھڑکائینگے کیا؟

۲۴۔ اگر ایک پتر کے نمت کئی براہمنوں کو بھوجن کرانا مریاد اپورو کہا ہے تو بتائیے کیا پتر اکیلا سب براہمنوں کے بھوجن کو کھا سکتا ہے۔ جو کہ شرادھ میں نمنترت کئے جاویں؟ یدی نہیں تو کس براہمن کا بھوجن پتر کے پاس پہنچیگا۔ اور کس کا غبن ہو جاویگا۔ کوئی نیم درمیان ہو تو بتلائیں؟

۲۵۔ اگر تمہارے سدہانت کے انوسار تمہاری معرفت بھوجن پتروں کو ملتا ہے۔ ایسا ایک لمحے کے لئے ٹھیک مان لیں۔ تو تمہاری کھشدا نورتی (رفع اِشتہا) تو اس سے ہو نہیں سکتی۔ پھر تم آریہ سماج کا گلہ (شکایت) کیوں کرتے ہو؟ کہ اس نے ہمارا کھانا پینا بند کر دیا۔ دھنیہ واد کیوں نہیں ادا کرتے۔ کیونکہ مدت سے جو تمہارے ذمّے مُفت پینے کا کام تھا۔ اُس سے تمہیں آزاد کر دیا؟

۲۶۔ شرادھ کے بھوجن پہنچانے کے ادھیکاری برہمن کیوں قرار دیئے گئے ہیں جبکہ یہ کام شودروں کے کرنے کے لائق ہے۔ بوجھہ ڈھونا اور

ایک ستھان سے دوسرے ستھان پر کوئی وستو پہنچانا۔ یہ کام زر دان اور سوسمبدائے کے لئے موزوں نہیں۔ بیوہار میں دیکھو۔ کیا قلی بننے کا کام کرنے کے لئے پنڈتوں کو تلاش کیا جاتا ہے؟

۲۷۔ پترول کو پتر لوک میں جب بھوجن کی آوشیکتا ہوتی ہے۔ تو کام شانتی کے لئے .... کی بھی ضرورت پڑتی ہوگی۔ کیا برہمنوں وہ ادار کا بھی پربندھ کرتے ہو؟ اگر نہیں تو کیوں؟ نیز جن لوگوں کو زندگی میں افیون وتمباکو وغیرہ منشیات کے بغیر ایک گھنٹہ جینا محال تھا۔ اُن کے مرت برہمن دیوتاؤں کو افیم کا گولہ کیوں نہیں چھکاتے۔ جس سے آنا فاناً ہی اس بات کا پتہ لگ جائے کہ شرادھوں میں دیا بھوجن پتروں کو ملتا ہے یا نہیں؟

۲۸۔ جب تم مرتک پتروں کو بھوجن کا پہنچانا ثابت نہیں کر سکتے تو صاف لفظوں میں اقرار کیوں نہیں کرتے۔ تاکہ تمہاری ایک دفعہ کے اقرار سے ہی ہمیشہ کے لئے آریہ سماج کے اعتراضوں سے خلاصی ہو جائے؟

۲۹۔ پتریجیہ ریتیہ کرموں میں لکھا ہے اگر اسے مُردوں کے لئے ہی مانا جاوے تو وہ لوگ جن کے والدین ابھی زندہ ہیں۔ پترکرم سے محروم رہ جاوینگے اگر یہ کہو کہ وہ باقی چار کرم کر لیا کریں۔ لیکن ایسا کرنے پر وہ ریتیہ کرم کے ایک جُز کو تیاگ دینگے اور جُز کے تیاگ کرنے پر کل کا تیاگ ہونا سمجھو ہے۔

۳۰۔ پورانک لوگ انت کال کے لئے مکتی مانتے ہیں لیکن پتر لوگ بھوجن کے لالچ سے مکتی سے کس طرح لوٹتے ہونگے؟

۳۱۔ مرتک کے واسطے جو شرادھ کئے جاتے ہیں۔ وہ اُس کی پراربدھ بن کر اُس کو پراپت ہوتے ہیں یا سیدھے پہنچ جاتے ہیں؟ پراربدھ تو اس لئے نہیں بنتے۔ کیونکہ پراربدھ اپنے کرموں سے بنتی ہے۔ اور سیدھے

پہنچنے میں بھی کوئی ہیتو نظر نہیں آتا ۔

۳۲ - آدی سرشٹی میں جب ایلیتھنی سرشٹی تھی - اُس وقت مُردہ پِتر تو تھے ہی نہیں - تو کیا سو سال تک شرادھ بند ہی رہا تھا ؟ کیونکہ جو آدی سرشٹی میں پیدا ہوئے اُن کے باپ دادا اور پڑدادا تو تھے ہی نہیں ۔

۳۳ - جو لوگ ایسا مانتے ہیں کہ پِتر براہمنوں کے شریر میں آکر بھوجن کرتے ہیں - اُن سے ہمارے نمن لکھت پرشن ہیں :-

(ا) بھلا جو پِتر گربھ میں سمقت ہیں - وہ براہمن کے پیٹ میں کیونکر آسکتے ہیں (ب) جو پِتری گُن مکت ہو چکے ہیں وہ موکھش سے لوٹ کر کس پرکار براہمنوں کے پیٹ میں آسکتے ہیں ؟ (ج) فرض کیجئے - کہ کوئی پِتر پشو یونی میں گئے ہیں تو ایسی اوستھا میں براہمن کے من کی مٹھائی کھلانے سے اس پشو یونی میں مقیم پِتر کی ترپتی ہوگی یا گھاس وغیرہ پشو کو حسب خواہش کھلانے سے ؟ ساتھ ہی یہ بتلائیے کہ یہ ویوستھا کون کریگا - کہ فلاں فلاں کے پِتر فلاں فلاں یونی میں گئے ہیں - تاکہ اُس کے مطابق ہی بھوجن براہمن دیوتا کے پیٹ میں ڈالا جائے - (د) براہمن کو کھلایا ہوا بھوجن پِتروں کو پہنچ جاتا ہے اس میں وید کا پرمان کیا ہے ؟

۳۴ - کیا پرماتما نے براہمنوں کو کوئی لائیسنس دیا ہوا ہے یا اُن کے پیٹوں پر کوئی لیبل لگا ہوا ہے کہ یہ صرف شرادھوں کے لئے مخصوص ہیں ؟

۳۵ - پراچین سمے میں دوج ماتر (براہمن - کھشتری - ویش سنیاس لے لیا کرتے تھے - اور سنیاسی کے لئے شرادھ کرم کی ضرورت نہیں حتی کہ انہیں شرادھ کرم تک کے دیکھنے کا ادھیکار نہیں - تو کیا اس سے یہ سدھ نہیں ہوتا - کہ شرادھ شودروں کے لئے ہے ؟

دوسری فصل

شاستر سمبندھی

(۱) پترسنگیا مرتکوں کی ہے یا جیوتوں کی؟ اگر مرتکوں کی ہے تو مرتک پتر گر... دھان کیسے کر سکتے ہیں؟ کیونکہ یجر ادھیائے ۲ منتر ۳۳

आधत्त पितरो गर्भं कुमारं पुष्कर स्रजम यथे इह पुरुषोऽसत ॥ यजु अ०२ मंत्र ३३

میں پتروں کو گربھادھان کرنے کی آگیا ہے۔ یدی مرتک پتر لوگ گربھادھان کر سکتے ہیں۔ تو بنا وہ بہت شریر کے یا باشریر کے۔ یدی کہو شریر رہت تو گربھادھان کیوں کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر سشریر مانو تو ان کا شریر پنچ بھوتک ہے یا ابھوتک؟ یدی بھوتک ہے تو وہ کہاں رہتے ہیں؟ اگر بھوتک تو گربھادھان کیسے کر سکتے ہیں؟

ऊर्जं वहन्तिरमृतं घृतं पयः कीला- (۲)
लम् परिस्रुतम् स्वधास्थ तर्पयत मे पितॄन् ॥ आग
न्तु नः पितरः सोम्यासोऽग्निष्वात्ताः पथिभिर्दे
वयानैः । अस्मिन्यज्ञे स्वधया मदन्तोऽधिब्रुव-
न्तु तेऽवन्त्वस्मान् ॥

ان یجروید کے منتروں سے آنا جانا۔ ترپت ہونا۔ وستر دھارن کرنا پتروں کا سدھ ہوتا۔ اگر جیتے پتروں سے یہاں ذات ہے یہ نہیں تو بتاؤ مرتک پتر کیسے

ستر آدی دھارن کرتے ہیں ؟ یجر وید منتر پرمان سے سدھ کرو +

(۳) आसीनासो अरुणीनामुपस्थे रयिं धत्त दाशुषे मर्त्याय पुत्रेभ्यः पितरस्तस्य वस्वः प्रयच्छतत इहोर्जं दधात ॥

مندرجہ بالا منتر ادھیائے ۱۹ منتر ۶۳) یجروید میں بزرگوں کو اُن کے لال آسنوں پر بیٹھنا لکھا ہے۔ اگر پتر سے مراد یہاں مرتک سے لیتے ہو۔ تو بتاؤ۔ کہ مردہ پتروں کا آسن پر بیٹھنا کیسے ممکن ہے ؟

(۴) اگر کہو جیوتوں کا شرادھ کرنا چاہئے مرتکوں کا نہیں ایسا وید میں کہاں لکھا ہے ؟ اس لئے مُردوں کا ہی شرادھ کرنا چاہئے ۔ تو ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ وِواہ آدی سنسکار جیوتوں کا ہی کرنا چاہئے۔ مرتکوں کا نہیں۔ ایسا پرمان کیا دکھلا سکتے ہو ؟ اگر نہیں تو مرتکوں کا وِواہ آدی سنسکار کیوں نہیں کراتے ؟ جیسے مرتکوں کا وِواہ آدی اسمبھو ہے۔ ویسے ہی شرادھ اسمبھو ہے ایسا تم کیوں نہیں مانتے ؟

(۵) ادویت کے سدھانت ماننے والے سوامی شنکر آچاریہ کے انویائیوں سے پرشن ہے کہ جبکہ آپ کا مُول منتر یہی ہے کہ सर्वं खल्विदं ब्रह्म जب سب کچھ سنسار میں برہم ہی ہے۔ नेह नानास्ति किंचन تب پتا پُتر سمبندھ کہاں ؟ اور اُس کے بغیر شرادھ کس کا ؟

(۶) मांसाभि धात: पिण्डा: भविष्यन्ति اس کو پہل گریہ سوتر انوسار شرادھ کر سکتے ہو یا نہیں ؟

(۷) مرتک شرادھ گیانیوں کے لئے جب پُران کا رنشیدھ کرتے ہیں تو کیا اگیانیوں کا شرادھ ہوتا ہے۔ ایسا تم مانتے ہو ؟ گرڑ پُران ادھیائے

۱۱، شلوک ۱۰۴، ۱۰۰

(۸) گرڑ پوران میں ورنن چار سہسر کوسوں میں رتنوں سے لدا ہوا سو کوس اونچا دھرم راج کا گرہ کہاں ہے؟

(۹) گرڑ پوران ادھیائے ۳ شلوک ۲۶ नीयन्ते ततुकामां-
तं महावैतरणीं नदीम् शत योजनविस्तीर्णां पूय शोणित संकुलाम्॥
میں ورنن سو یوجن یعنی چار سو کوس لمبی چوڑی پیپ سے بھری ویترنی ندی کہاں ہے؟

(۱۰) برہمانڈ پوران اتر کھنڈ شلوک ۵۵ राम नाता पठन म-
ध्यायः श्राद्धे भोजये द्विजान्। तस्य पितरः सर्वे यान्ति विष्णोः परमं पदम्॥
کے انوسار جو منشیہ بھگتی سے گیتا کا پاٹھ کرتا ہوا شرادھ میں بھوجن براہمنوں کو کرائے۔ تو اس کے سب پتر موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ جب اس ذریعے سے ایک دفعہ ہی براہمنوں کو بھوجن کھلا کر پتروں کی موکش کرا سکتے ہیں۔ پھر ایک کی نہیں بلکہ سب کی تو ہر سال شرادھ کرنے کی ضرورت ہی کیا؟

(۱۱) شاستر کا سدھانت ہے۔ کہ اپنے کئے کا پھل اپنے آپ کو مل سکتا ہے پھر مرتک شرادھ میں پتر کا دیا بھوجن پتر کو کیسے مل سکتا ہے۔ جیسے کہ کہا ہے
नामुत्र हि सहायार्थं पितामाता च तिष्ठतः न पुत्र-दारान्न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः॥

(۱۲) شوتیا شوتر اپنشد کے नैव स्त्री न पुमानेष न चैवायं नपुंसकः। यद्यच्छरीरमादत्ते तेन तेन स युज्यते॥ کے انوسار جیو آتما نہ استری ہے نہ پرش وغیرہ وغیرہ تو بتلاؤ مرے

بعد اُس کی پتر سنگیا کیسے قرار دو گے ؟

(۱۳) اتھرووید ۱۸-۱-۵۲- आचया जानु दक्षिणतो निषे-
द्येदं हविरभिगृणन्तु विश्वे। मां हिंसिष्ट पितरः केन-
चिन्नो यद्व आगः पुरुषता कराम॥

...ں کہا ہے ''پترو! تم سب بائیں گھٹنے جھکا کر دکشن میں بیٹھ کر اس یگیہ کا ابھنند...

...ر کیا مُردہ پتر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ سکتے ہیں ؟

(۱۴) ये च जीवा ये च मृता ये च जाता ये च यज्ञि-
याः। तेभ्यः घृतस्य कुल्यैतु मधुधारा व्युन्दती

اتھرووید کانڈ ۱۸ انوواک ۴ منتر ۵۷ (مندرجہ بالا) میں جیوتوں کے شراد...

...دان کیوں کیا گیا ہے ؟

(۱۵) وید میں اگر پنڈ پتری یگیہ کا ورنن ہے - تو کس منتر میں ؟ نیز سناتن ...ھ کا ابھیمان کرنے والے اس کو شرادھ کرم کیوں کہتے ہیں ؟ اُس پنڈ کا کسی ...بھوجن کرا کے پرلوک میں بھیجنا کہاں لکھا ہے ؟

(۱۶) جو منتر ویدوں کے پریت کرم میں ہیں - انہی کا ونیوگ چتا کرم میں آ... ان منتروں سے آدھونک شرادھوں کی سدھی کیسے کی جاتی ہے ؟

(۱۷) کرشن پکش کو پتروں کا دن ماننے والے بتلائیں کہ اگر کسی کا کھشیاہ... ادھ شکل پکش میں ہو - تو اس کا اُس دن شرادھ کرنا پتروں کو رات کو جگا... ...کرنا نہیں تو کیا ہے ؟

(۱۸) कर्मकरमाहूय वृषभं दक्षिण पार्श्वे
त्रिशूलेन वाम पार्श्वे चक्राकृत्येन चांकयेत

ارتھات کرم کار کو بلا کے دکشن پارشو میں ترشول سے اور بائیں میں چکر

سے بیل کو داغنے۔ ایسی آگیا تمہاری شرادھ پدھتیوں میں ودیمان ہوتے ہوئے
تمہیں گؤ رکھشک کس طرح سے کہا جا سکتا ہے؟

(۱۹) شرادھ دوہان ہیں پستم کے حوالے سے لکھا ہے کہ "درمسنگ ہیں
تریٹیہ تک اور گند سے پرے پڑی ہوئی دیکھ کر پتر نراش چلے جاتے ہیں۔ اور بڑا
بھاری شاپ دے کر چلے جاتے ہیں" کیا اس کی رو سے تاک دھاریوں کو بھوجن
کھلانا نرارتھک نہیں؟ نیز جب پتر نراش چلے جاتے ہیں۔ تو بھوجن برہمن
دیوتا کے پیٹ میں ہی غلبن نہیں ہو جاتا؟ جبکہ تقریباً تمام براہمن تاک لگاتے
ہیں۔ تو شرادھ کرنے کے لئے براہمن کہاں سے آئینگے؟

(۲۰) مہیدھر بھاشیہ کے ایک شلوک کے حوالے سے آپ ایسا مانتے ہیں کہ
"مدھیم پنڈ کو یعنی باپ۔ دادا۔ پڑدادا کے نمت جو پنڈ دئیے جاتے ہیں۔ اُن
سے بیچ کا پنڈا اٹھا کر کھا لیوے۔ تو اُس کے پتر پیدا ہو سکتا ہے" پھر کیا وجہ
کہ سناتن دھرم کے حلقے میں باوجود پوری شردھا سے شرادھ کرنے کے بھی
اکثر لوگ لاولد نظر آتے ہیں؟ وہ مندرجہ بالا نسخہ کو استعمال میں لاکر سنتان
کیوں نہیں پیدا کر لیتے؟

(۲۱) بالمیکی رامائن میں جاوالی رشی کی زبانی مرتک شرادھ کا کھنڈن
موجود ہے دیکھو ایودھیا کانڈ سرگ ۱۰۸ شلوک ۱۵ پھر تم مرتک شرادھ کیوں
کرتے ہو؟

यदि भुक्तमिहान्येन देहमन्यस्य गच्छति।
दद्यात् प्रवसता श्राद्धं तत्तस्य प्राशनं भवेत्॥

ارتھ:۔ اگر اپنے کو کھلانے سے اپنے کے شریر میں جاتا ہے۔ تو سفر
میں گئے ہوئے کسی شخص کے لئے کسی دوسرے شخص کو بھوجن کھلایا جائے
وہ اُسے نہ پہنچیگا؟

(۲۲) شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ شرادھ آدک کرنے سے پتروں کے
نام اور سنجیہ آدک میں دیوتا کے نام پر جو لوگ دیتے ہیں۔ وہ سب پتروں کو پہنچتا ہے"
اگر اس کتھن کے انوکول آپ کا سدھانت ہے۔ تو پھر برہمنوں کو بھوجن کھلانے کی
کیا اوشیکتا ہے؟ کیونکہ پرماتما سرو ویاپک ہیں۔ نیز اُس صورت میں پتروں کا
شرادھوں سے کیا سمبندھ ہے؟

(۲۳) منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۱۸۹۔ نیوتا پاتے ہوئے برہمن کے
پاس پتر لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ اور بصورت ہوا ہوکر برہمن کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں"
کیا تم مندرجہ بالا شلوک کو مانتے ہو؟ اگر مانتے ہو تو بتلاؤ کہ اگر پتر کسی دوسری
یونی میں ہوں تو کیا شریر کو چھوڑ کر آئینگے؟ اگر کہو ہاں تو آتما کے نکل جانے
سے شریر مردہ ہو جائیگا اور لوگ اسے جلا یا دبا دینگے۔ تو بھوجن کھانے کے بعد
آتما کس شریر میں پرویش کرے گا؟

نیز اس سوال کا بھی جواب دو۔ کہ برہمن دیوتا وایو روپ دھارن کئے ہوئے
پتروں کو بھوجن کس ذریعے سے پہنچاتے ہیں؟ سوکھشم شریر ستھول بھوجن کو
کیسے کھا سکتا ہے؟

مزید برآں اگر اس شلوک کو آپ صحیح مانتے ہیں۔ تو یہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ
بھوجن پتروں کے پاس پتر لوک میں پہنچ جاتا ہے۔ یا وراٹ۔ رودر وغیرہ
دیوتاؤں دوارا پتروں کو ملتا ہے۔ یا اگنی دیوتا پہنچاتا ہے وغیرہ وغیرہ *

(۲۴) منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۳۷ "جب تک کھانا گرم رہتا ہے اور
کھانے والے بولتے نہیں ہیں۔ تب تک پتر لوگ بھوجن کرتے ہیں" کیا پتر لوگ
براہمنوں کے ساتھ ہی بھوجن کرنے لگتے ہیں۔ یا براہمن کے پیٹ میں پہنچا ہوا
بھوجن پتروں کو ملتا ہے؟ اگر صورت اول ہے۔ تو پتروں کے لئے براہمنوں کو

بلا نا لا حاصل ہے اگر صورت دوم ہے۔ تو پتروں کا ہیڈ کوارٹر براہمنوں کے پیٹوں میں ماننا پڑے گا۔

(۲۵) جبکہ منوسمرتی کے ادھیائے ۳ کے شلوک ۲۷۳ میں لکھا ہے کہ "موسم برسات میں ترو دشی تتھ کو مگھا نکھشتر میں میٹھی چیز دینے سے اکھشے یعنی لازوال پھل ہوتا ہے"

مندرجہ بالا شلوک کے مطابق ایک دفعہ شرادھ کرنے سے "اکھشے پھل" کی پراپتی ہوسکتی ہے۔ پھر بھی ہر سال شرادھ کرنا فضول خرچی اور حماقت میں داخل نہیں ہے؟

(۲۶) منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۷۷ میں لکھا ہے کہ سم تتھی اور سم نکشتر میں شرادھ کرنے سے سمپورن کاما ملتی ہے۔ اس کو یکتی دوارا ثابت کرو

(۲۷) منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۸۹۔ جس نے اپنے دھرم کو چھوڑ دیا۔ اور جو اُتم ورن کی استری میں نیچ ورن کے بیرج سے پیدا ہو۔ اور جو جھوٹا سنیاس دھارن کئے ہوئے ہو۔ اور جو خلاف شاستر آتما کا تیاگ کرنے والا ہو اُس کے لئے پنڈ نہ دیئے جاویں"

مندرجہ بالا اوصاف والے پتر کے لئے پنڈوں کی ممانعت کیوں ہے اگر یہ کہا جاوے کہ "چونکہ وہ پاپی ہیں"، تو کیا پنڈدان کا سلسلہ دھرماتماؤں کے لئے ہے؛ دھرماتما لوگ تو نرک کو جائینگے ہی نہیں۔ پھر اُن کے لئے پنڈدان کی ضرورت ہی کیا ہے؟

(۲۸) منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۶ اور ۳۲ میں بتلایا ہے کہ "دیوتا پتروں کو بھوگ لگا کر مانس کھانے سے منش پاپی نہیں ہوتا"، اس پر پرشن ہے کہ اگر کسی کا پتر مانس آہاری نہ رہا ہو وہ مانس کا سیون کس طرح کریگا؟

اگر یہ کہا جاوے۔ کہ جو مانس پتروں کو دیا جاتا ہے۔ وہ پتروں کی یونی کے انوکول بھوجن بن کر مل جاتا ہے۔ تو مانس پتروں کو پہلے دے کر پھر کھانے کے پابندی عائد کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

نیز جبکہ پتر ایک دفعہ کے مانس کھلانے سے کئی ماہ یا کئی سال تک ترپت رہتے ہیں۔ تو جو آدمی خود اڑانے کے لئے مانس ہر روز پتروں کی بھینٹ کریگا۔ وہ اس کو کیسے کھا سکیں گے؟ کیا وہ براہمن دیوتاؤں کے ڈیڈ لیٹر آفس میں ہی غلبن نہ ہو جائے گا؟

فصل سوم

اتہاس سمبندھی

(۱) پدم پوران کے اتر کھنڈ میں لکھا ہے۔ کہ ایک برہمن کے ماتا پتا پورو کرم انوسار ماتا گنا اور پتا بیل آتپن ہوا اپنے پتر کے ہی گھر میں تو اس کرتے تھے شرادھ کے دن میں پتر نے ماتا پتا کا ودھی وت شرادھ کیا لیکن اس دن اس بیل اور گتے کو کام کی زیادتی کے سبب سے بھوجن کھلانا یاد نہ رہا۔ گویا ماتا پتا نرآہار رہ گئے۔ پھر بتلائیے شرادھ کی کیا ضرورت؟

(۲) شری کرشن جی رکھش راج سے یدھ کر رہے تھے میں ان کے بھگت تھی تک نہ آنے کے سبب انہیں مرا جان کر مرتک شرادھ کیا گیا۔ جس پشٹ ہو کر شری کرشن جی نے رکھش راج کو مارا تو بتلاؤ شرادھ تو مرتک

کے نمت ہوا تھا۔ انہیں کیسے ملا؟ نیز اس کتھا سے تمہارے سدھانت کے وردھ جیوت کو شرادھ کا پہنچنا سدّھ نہیں ہوتا؟ آج کل جو لوگ لڑائی میں لڑ رہے ہیں۔ ان کے سمبندھی یدی ان کے نمت عمدہ عمدہ بھوجن براہمنوں کو کھلائیں۔ تو کیا ان کا پیٹ بھر جائیگا؟ یدی بھر جائیگا۔ تو بڑی خوشی کی بات ہے آپ شرادھوں کے ذریعے سرکار برطانیہ کی فوج کو میدان جنگ میں رسد بہم پہنچانے کی تکلیف رفع کر سکتے ہیں۔ اس کام میں دیری نہیں کرنی چاہیئے۔ یدی کہو ویسا نہیں ہو سکتا۔ تو وجہ معقول بتلاؤ۔ کرشن جی کو کیونکر پہنچ گیا اوروں کو کیوں نہیں ملتا؟

(۳) وراہ پوران میں لکھا ہے۔ کہ نمی رشی نے اپنے پتر شریمان نامی کے مرنے پر شوک موہ سے بیاکل ہو کر ایک دن برہمن کو گنتاؤں پر آن کھلایا اور پیچھے سے وہاں برہم رشی نارد آگئے۔ انہیں دیکھ رشی اپنے اویدک کرم پر پشچاتاپ کر کہنے لگا:-

शोक स्नेह प्रभावेन एतत् कर्म मया कृतम्। नच श्रुतम् मया पूर्वं नदेवै ऋषिभिः कृतम्॥ भयं तीव्रं प्रविशामि मुनि शापात् सुदारुणात्।

"ہے منی! یہ کرم میں نے شوک اور سنیہ یعنی محبت کے بس ہو کر کیا ہے جو پہلے کبھی سنا نہیں نہ کسی رشی منی نے کیا ہے۔ اب میں ڈر رہا ہوں۔ کہیں آپ دگدھ نہ کر دیویں" وغیرہ وغیرہ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ موہ و شوک یکت پرشوں نے پیچھے اس کا شرادھ بنا لیا۔ اس گاتھا کی موجودگی میں تم شرادھ کو قدیم اور پرمانک کس طرح سدّھ کرتے ہو؟

(۴) گیا شرادھ سے اگر مکتی ہوتی ہے۔ تو دھندکاری کی مکتی مہاتما گوکرن کے گیا شرادھ کرانے پر کیوں نہیں ہوئی؟ شریمد بھاگوت میں دھندکاری خود

کہتا ہے کہ गया श्राद्ध शतेनापि न मे मुक्तिर्भविष्यति। उपाय मपरं किं चिद्धि चारय साम्प्रतम्।

کہ ہے گو کرن! میری مکتی سینکڑوں گیا شرادھوں سے بھی نہیں ہوگی۔ کوئی اور اپائے کر۔

(۵) راجہ کرن سے آرمبھ جو شرادھ مانتے ہیں۔ اُن سے مندرجہ ذیل سوالات ہیں:-

(الف) کرن راجے دو ہوئے ہیں۔ ایک علاء الدین خلجی کے عہد میں اب سے اندازاً سات سو برس پیشتر۔ دوسرا مہابھارت کے زمانے میں اب تقریباً پانچ ہزار برس قبل۔ ان دونوں میں سے شرادھ کی رسم جاری کرنے کا سہرا خواہ کسی کے سر پر باندھو۔ مگر شرادھ پانچ ہزار برس سے زیادہ قدیم سدّھ ہونا محال ہے سرشٹی تو ہوئے ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس لاکھ انچاس ہزار برس بیتے ہیں۔ راجہ کرن سے پہلے کیا لوگوں کے پتر بھو کے مرتے تھے؟ اگر کہو اس وقت شرادھ کی ضرورت نہ تھی۔ تو اب کیوں پڑی ہے؟

(ب) کرن سے شرادھوں کا آغاز مان کر اُن کو سناتن کس طرح سدّھ کرو گے؟

(ج) کیا کرن کا پتر لوک سے لوٹ کر پندرہ دن میں آن دان کرنا ممکن ہو سکتا ہے؟ پتر لوک سے بہت شریر کے آیا تھا۔ یا بلا شریر کے۔ اگر کہو بغیر شریر کے تو پندرہ دن میں دان پُن کرنے کے قابل نئے شریر کو بنا لینا سمجھو ہو سکتا ہے کیا؟ کیونکہ پانچ چھ ماس تو بالک ماتا کے گربھ میں رہتا ہے۔ اگر سہت شریر کے آیا مانو تو پرشن ہے۔ کہ شریر پورا نا دھارن کیا ہوا تھا۔ یا پتر لوک سے کوئی نوین شریر لے کر آئے تھے؟ اگر پرانا کہو تو ٹھیک نہیں کیونکہ وہ تو شمشان بھومی میں جل کر راکھ ہو ہی چکا تھا۔ اگر دوسری صورت مانتے ہو۔ تو کیا چند روز کے

اندر "وَیترنی" کا کارآمد بن جانا سمجھ ہے؟ نیز اس صورت میں یہ بھی بتلانا پڑیگا کہ زمین تک کس ذریعے سے پہنچتے ہیں۔ کیا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر؟

(۴) اگر اس کتھا کو بہ فرض محال صحیح مان لیا جاوے۔ تو کیا اس سے یہ سِدّھ نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ دیا جاتا ہے۔ اُس کے صلے میں وہی ملتا ہے۔ کیونکہ راجہ نے سونا دان دیا تھا۔ سو سونا ہی باوجود ہزار رد و کد کے اُسے پترلوک میں ملا۔ اناج کا دانہ نہ ملا۔ کیا تمہاری ہی لگائی تھا سے تمہارے ہی دیئے ہوئے "پترجس یونی میں ہوگا۔ براہمن کو کھلایا ہوا بھوجن تدانوسار ہی شکل تبدیل کر کے اُسے ملتا ہے"! کا کھنڈن نہیں ہوتا؟

(۵) راجہ کرن کو جب اپنے پھل کے تبدیل کرانے کی خاطر یہاں خود آنا پڑا۔ تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ کہ ہر شخص کو اپنے کئے کا ہی پھل مل سکتا ہے دُوسرے کا نہیں؟

(۶) شریمد بھاگوت میں لکھا ہے کہ "راجہ اچھورک [illegible] نے اپنے بڑے بیٹے کو شرادھ کے واسطے جنگل میں شکار لانے کو بھیجا۔ اُس نے خرگوش کو مار کر تھوڑا سا کھا لیا۔ راجہ نے وشِشٹ جی کو شرادھ کے واسطے بلایا۔ اُنہوں نے یوگ بل سے جان لیا۔ کہ مانس شرادھ کے لائق نہیں رہا۔ کیونکہ اُس کے لڑکے نے اُس میں سے کچھ کھا لیا تھا"۔ کیا اس کتھا سے یہ سِدّھ نہیں ہوتا کہ شرادھ میں برہمن کو مانس کھلانا چاہیئے؟ نیز کیا اس سے تمہارے اسم پکش کا کھنڈن نہیں ہوتا۔ کہ شرادھ میں مانس کا دوھان تو تمہارے گرنتھوں میں اُن دیشوں کے لئے آیا ہے۔ جہاں اَنّ نہیں ہوتا؟

(۷) رشی پنچمی کی کتھا میں یہ کتھا آئی ہے کہ ایک شخص کا باپ اور ماں مر کے اُسی کے گھر میں بیل اور کتا بنے ہوئے تھے۔ ایک روز اُس نے اپنے ماتا پتا کا شرادھ

کیا۔ جب کھیر تیار ہوئی۔ تو گُنتیا نے یہ جان کر کہ اُس میں سانپ نے وِش ڈال دیا ہے چھُو لی۔ جس سے اس کو بڑی مار پڑی اور پھر دوبارہ بھوجن بنا کر براہمنوں کو کھلایا گیا۔ لیکن وہ بیل اور گُنتیا اُس روز بالکل ہی بھوکے رہے۔ بھوک کے مارے وہ دونوں اکٹھے ہو کر آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ کہ ہمارے پُتر نے ہمارا شرادھ تو کیا۔ مگر ہم تو بھوکے ہی رہے۔ یہ بات اُن کے پُتر نے سُن لی اور پھر بھوجن تیار کر کے اُن کو کھلایا۔ تو اُن کی ترپتی ہوئی ؛

کیا یہ کتھا برہمنوں دوارا پتروں کو بھوجن پہنچنے کا زبردست کھنڈن نہیں کرتی ؟ نیز کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اپنا کھایا ہوا ہی بھوجن بھی ہر ایک پرانی کی کھشدا کی نورتی کا کارن ہو سکتا ہے دُوسرے کا نہیں ؟

باب ششم

فصل اول

شریمتی اینی بیسنٹ کے دربار میں اپیل

صاحبہ ممدوحہ کی ایک انگریزی کتاب پر

چند شنکائیں

مرتک شرادھ کے حق میں چند دلائل پر تحقیقاتی نظر

شریمان مہاشہ لچھمی چند جی ودیارتھی ہیڈ ماسٹر سکول کنڈاگھاٹ نے خاص اس کتاب کے لئے حوالہ قلم کیا

؎ میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

مسز بیسنٹ تھیوسوفسٹ کی گروہ کی مسلمہ لیڈر ہونے کے علاوہ سناتن دھرمی جگت کی بھی سرگروہ کہلانے کا فخر رکھتی ہیں۔ سناتن دھرمیوں کے سدہانتوں کی پشٹی میں انہوں نے کئی مضمون اور پستکیں تصنیف کی ہیں چونکہ تھیوسوفیکل دائرے میں افراد کی آزادیٔ خیالات تسلیم کی جاتی ہے اس لئے راقم الحروف کو آپ کے خیالات پر چند شنکائیں پیش کرنے کا ساہس ہوا ہے۔ ورنہ زمانہ حال کے ممتاز ترین لیڈر کے اقوال و تحریرات پر نکتہ چینی کرنا شایان خرد تو نہیں ہے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ زبان ہٰذا کے ذریعے مسز اینی بیسنٹ تک یہ آواز پہنچنی سخت دشوار ہے۔ تاہم بریں امید کہ آپ کے احباب friends آپ تک پہنچا دینگے۔ یا سناتن دھرمی بھائی خود جواب باصواب سے مطلع فرما دینگے قلم کو جنبش دینے کی جرأت ہوئی ہے ٭

In defence of Hinduism نامی پستک کے صفحہ ۱۳ سے زیر فصل ۷ و ۸ صاحبہ ممدوحہ نے مسئلہ مرتک شرادھ کے حق میں چند دلائل دینی شروع کی ہیں۔ اے کاش! مضمون ہٰذا میں سناتن دھرم کی پرمانک دھارمک پستکوں سے بھی پرمان دلائل کی پشٹی میں پیش کئے جاتے۔ تاکہ ارباب فہم و فراست کو نتیجہ نکالنے میں سہولیت ہو سکتی۔ تاہم موجودہ پر ہی قناعت کر کے باقی مطالبات کو زمانہ مستقبل کے لئے چھوڑ کر اصل مضمون پر خامہ فرسائی کی جاتی ہے ٭

(۱)

صفحہ ۳۲ پر Zoroastrians زور سٹرینز کے متعلق مرتک شرادھ کو ثابت کرتی ہوئی یوں رقمطراز ہیں :-

The offerings of food, clothes etc havebecome diverted from their

earlier purpose; these should be distributed among the people, who are still embodied, as they are useless to the disembodied.

اُردو ترجمہ - بھوجن اور وستر آدمی کے عطیات اپنے پراچین مقاصد سے گر گئے ہیں۔ اُن کو مجسّم اشخاص میں تقسیم کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ غیر مجسم (مُردہ اشخاص) کے لئے بے سود ہیں۔

اعتراضات - ہمارے سوال کو تو ایک طرف چھوڑیئے۔ کیا سناتن دھرمی دُنیا کو فقرات خط کشیدہ پر کوئی شنکا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو تسلیم کریں۔ تاکہ سناتن دھرم اور ویدک دھرم کے درمیان سے ایک سدھانت کا تفرقہ مٹ جائے۔ نیز ثابت ہو جائے۔ کہ برہمنوں کو دیئے ہوئے حلوے مانڈے۔ کھیر کپڑے بالکل نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ ان سے یا تو برہمن دیوتاؤں کی پرورش مدنظر ہے یا محتاجوں کی حاجت روائی؟ اگر شنکا ہے۔ تو مسز صاحبہ ممدوحہ سے دریافت کریں۔ کہ آپ نے تو ہمارے شرادھوں کی اچھی حمایت کی۔ مسنگاچرن میں ہی مُردوں کو بھوجن اور وستروں کے عطیات بے سود بتلا دیئے۔ نیز کیا لوک مانیہ شریمتی جی یہ بتلائیں گی۔ کہ جب شرادھوں میں بھوجن مُردہ ماتا پتا کو دینا بیہودہ ہے۔ تو وہ پھر کس مرض کی دوا ہیں؟

(۳)

جس طریق پر شریمتی جی نے Budhists اور عیسائیوں کی مختلف شاخوں میں جو [illegible] ادائگی رسوم بشکل Definite services یعنی مقررہ ودیہیں اور Active help to those pu- ssing onwards ارتھات مرتک لوگوں کے لئے اُن کی مرنا یاترا

میں سرگرم امداد بتلائی ہیں۔ اگر وہ کرپا کر کے سناتن دھرمیوں سے منوا دیں تو اس طریقے کو کون معیوب خیال کرے گا؟ سناتن دھرمی پھر کیوں نہیں اپنے سرگروہ کے خیالات پر چلتے ہوئے دعاؤں پر اکتفا کرتے ہیں؟ جس سے کم از کم کنا گتوں کا ڈھونگ تو دور ہو جائے اور پتر بھی خوش ہو جائیں ۔

(۳)

ان مے کوش پران مے کوش اور منومے کوش کی ہستی کو تسلیم کرتی ہوئی منومے کوش کے زیر عنوان آپ فرماتی ہیں :-

The matter of this mano-mai kosh is rearranged so that the coarse-parts are all on the outside, and these are called the Kam-rup; the desire body, while is wearing this Kam-roop, the man is called a pret, a departed one, and he lives in pretlok, the place of pretas.

اردو ترجمہ - منومے کوش کی پرکرتی کو پھر ترتیب دیا جاتا ہے - تاکہ کثیف حصے باہر آ جائیں - اور ان کو کام روپ یا इच्छा मय शरीर اچھا شریر کہتے ہیں - اور جبتک وہ اس کام کو اختیار کئے ہوئے ہے - اسے پریت کہتے ہیں یعنی مرنے والا اور وہ پریتوں کی جگہ یا پریت لوک میں رہتے ہیں ۔

اعتراضات - اول کام روپ کی ہستی کے لئے پرمان پیش کریں سناتن دھرمی شاستروں سے - دوم مرنے کے کتنے عرصے بعد سے لیکر کتنے عرصے تک پریت لوک

ہیں رہتا ہے؟ آپ منتروں سے پرمان دیئے جاویں تو بہتر ہوگا۔ سوم پریت آتما ہوتی ہے یا جسم؟ اگر آتما سے مراد ہے تو "thoughts emotions" "desires & passions" یعنی خیالات ۔ حرکات ۔ خواہشات جذبات بغیر شریر کے اس میں کس طرح سے ہو سکتے ہیں ۔ اگر جسم سے مراد ہے تو چھننا کہاں سے آ گئی؟ اور کیا یہ جسم بالطبع ان صفات کو رکھ سکتا ہے؟ اگر دونوں مل کر مراد ہے ۔ تو کیا یہ افعال بغیر سادھن کے ہو سکتے ہیں؟ اور در یں صورت وہ سادھن کونسے ہیں؟ اپنے اُتر کی تائید میں پرمانوں سے کام لیں ۔ چہارم "آتما کے شریر سے علیحدہ ہونے کے وقت کوئی پردہ Coating رہتا ہے" یہ آپ کس شاستر کے کتھن کے آدھار پر تحریر فرماتی ہیں ۔ نیز اس پردے coating کی خاصیت بتلائیں ۔ اگر وہ دیتا ہے ۔ تو مرتیو کس کی ہوئی ۔ کیونکہ مرتیو آتما کے شریر سے علیحدہ ہونے کا نام ہے اور شریر سے وہ اس اوستھا میں بھی ڈھنپا ہوا ہے ۔

(۲)

آگے چل کر آپ پترادہ پترلوک کے متعلق ارشاد فرماتی ہیں کہ :-

When this calm-rup is wornout the inner parts of the Mano-mai-kosh make the outermost coating and the man becomes 'pitr' and lives in pitr lok.

ترجمہ جب یہ سوم روپ گر جاتا ہے تو منومی کوش کے گوشے آتما کے باہر کی coating یعنی بیرونی پردہ بناتے ہیں ۔

اعتراضات ۔ اوّل اس بات میں مُردہ انسان کتنا عرصہ رہتا ہے؟ دیکھئے آپ کی اپنی کتاب "Dea[illegible]" ہیں تحریر ہے کہ وہ تھا

درجے والے مردہ شخص کو پندرہ سو برس ٹھیرنا پڑتا ہے۔ تو اس لحاظ سے تو کم از کم دو
یا اڑھائی ہزار برس تک اس قسم کے پتر کا شرادھ کرتے رہنا چاہئے۔ پھر پرتھا
کی قید کیوں لگائی گئی؟ نیز باقی ماندہ پتروں کو امداد کیسے پہنچ سکیگی؟ اگر شاستر
انکو ہی دینا چاہئے۔ تاکہ سناتن دھرمی اس پر عامل ہونے کے لئے مجبور ہوں

(۵)

پتر اور سورگ لوک کے متعلق آپکا ارشاد اور بھی نرالا اور غور طلب ہے۔ سنئے آپ
کیا کتھن کرتے ہیں۔

After awhile this coating decoys and live only the finest parts of the mano-mai Kosh and a man becomes a dweller in Swarg lok; the happy shining world of the Devas.

ترجمہ:- کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی اتر جاتا ہے۔
اور منومے کوش کے لطیف ترین حصے ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ اور مردہ شخص سورگ
لوک کا باسی بن جاتا ہے۔ جو کہ دیوتاؤں کی خوش کن اور روشن سرزمین ہے۔

اعتراضات:- اول نجات اور پتر جنم میں فرق بتلاؤ؟ سورگ لوک کے
بعد جیو پھر جنم لیتا ہے؟ یا اس کی مکتی ہو جاتی ہے اور وہاں سے واپس نہیں آتا
اگر جنم لیتا ہے۔ تو یہ مہاشے اپنے سناتن دھرمیوں سے منوائیں۔ دوم شاستر سے
برہان پیش کریں۔ سوم یہ فرمائیں کتنی مدت تک سورگ لوک میں ٹھیرنے کے
بعد جنم لیتا ہے؟ اگر نہیں لیتا تو پتر کا پد میں رشی کس طرح ہوتی ہے؟ جب
گیت اُتو سار آپ پتر کا انادی مانتے ہیں تو کیا سورگ لوک میں ہی جیو کا انادی تک نواس
رہتا ہے؟ اگر نہیں جاتا۔ تو مکتی سے پتر آوری کیونکر مانی جاوے؟ اگر آپ مانیں

تو مانتے ہیں۔ تو اپنے سناتن دھرمی انویائیوں سے اقبال کرا دیں۔ اگر آپ آتما کو پرماتما کا انش یا جز کا کل میں مل جانا مانتے ہیں۔ اور موکھش اوستھا میں انش یا جز کا کل میں ملجانا تسلیم کرتے ہیں۔ اور سورگ اس کے لئے دو مقام ہے۔ تو جیو نے اپنے کرموں کا پھل کس جگہ بھوگا؟ شاستریہ پرمان دیں۔

(۶)

آپ فصل ۸ صفحہ ۳۸ پر کس قسم کے براہمنوں کو شرادھ میں بلانا چاہئے اس بارے میں مہابھارت سے پرمان پیش کرتے ہوئے یوں رطب اللسان ہیں:۔

"They only should be invited to such ceremonies as are versed in the Vedas, Dharm shastras, puranas Bhashyas, the rules of Grammer to follow the standard laid down in the shastras, versed in the science of emancipation devoted to truth & to yoga........ A man of intelligence should examine the Brahmins (Anushashan parv)

ترجمہ۔ صرف ان لوگوں کو ان رسوم کی ادائیگی کے وقت بلانا چاہئے۔ جو وید شاستر، پران، بھاشیہ، قواعد ویاکرن میں ماہر ہوں۔ جو شاستروں میں بتلائے معیار کی پیروی کرنیوالے ہوں۔ موکش ودیا میں پرپن ہوں۔

اعتراضات۔ اول مردے کے پاس مال پہنچتا ہے یا اس کا اثر؟

اگر سامان پہنچتا ہے۔ تو اس قسم کے براہمنوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ بیوہار میں بھی
ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی سناتنی کو اپنے سمبندھی کے پاس میل دو
میل کے فاصلے پر روٹی پہنچانی ہوتی ہے۔ تو کوئی شاستری یا اس یا مہا مہا پادھیائے
یا وید تیرتھ کو ڈھونڈھتا نہیں پھرتا۔ بلکہ یہ کام ادنیٰ درجے کے بے علم آدمیوں سے
ہی لیا جاتا ہے۔ دوسرے آپ خود اس قسم کے سامان بھیجنے کو تسلیم نہیں کرتے (دیکھو
نمبر ۲) اگر صرف اثر پہنچتا ہے۔ جس کے لئے صفات متذکرہ سے مزین براہمنوں
کی ضرورت ہے۔ تو آپ اس قسم کے براہمنوں کی فہرست پیش کریں۔ اگر نہ ملتے ہوں تو
To remove an evil is
شرادھ کیا فائدہ؟ اس پر
to produce a greater evil.
یعنی برائی کا علاج کرتے ہوئے اس سے بھی زیادہ برائی پیدا کرنے کی مثل صادق
آئیگی۔ شرادھ کرنے سے پیشتر کاشی کے برہمن کیوں نہ ایسے پیدا کر کے دکھا دیں
جو سارے بھارت ورش میں پھیل کر شرادھ کے کام کو نبٹا سکیں۔ اور جب یجمان کو
براہمنوں کی پریکشا کرنا ضروری رکھا گیا ہے۔ تو اپنے دیش کے ایسے یجمانوں کی بھی
فہرست پیش کریں۔ جو ایسے ودوان براہمنوں کی لیاقت کی پریکشا کر سکیں۔ یا دہان
سناتن دھرمیوں پر تو "او نا ماسی دھرم۔ باپ پڑھے نہ ہم" کی ضرب المثل صادق
آتی ہے۔ وہ برہمنوں کی پریکشا کیسے کر سکتے ہیں؟ اندیشہ ہے کہ پتروں کو فائدہ
پہنچانے کے بجائے کہیں نرک میں کھینچ کر نہ لے آئیں۔ اور پتر ہمیشہ کے لئے بد دعا ہی
سنائیں۔ دوم آپ وچار کر دیکھیں کہ آج کل بھارت ورش میں کس قسم کی پرجا
ہے۔ میرے وچار میں جملہ اصحاب تین حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ اول امراء
دوم اوسط درجے کے۔ سوم غریب۔ جن گنوں والے برہمنوں کو شرادھ میں بلانے
سے مدعا حاصل ہو سکتا ہے۔ ان کو امیر ہی بلا سکتے ہیں۔ اوسط درجے کے اور غریب

آدمیوں کی تو بساط ہی کیا ہے ہ کہ ایسے پنڈتوں کی کرائے دار بھینٹ پوجا اور ریل فرسٹ یا سکنڈ کلاس کرائے کے خرچ کے متحمل ہو سکیں۔ اس کنگال دیش میں بدقسمتی سے آخر الذکر اشخاص کی ہی زیادہ تعداد ہے۔ جس کے لئے نہ صرف یہ کہ اس قدر تعداد براہمن مہیا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ بلانے سے بھی معذور رہیں۔ ایسی صورت میں ان کثیر التعداد لوگوں کے پتروں کا کیا انجام ہوگا ہ خصوصاً موجودہ صورت میں جس قسم کے شرادھ ہو رہے ہیں۔ جن لوگوں کے لئے مسز صاحبہ نے مہابھارت کا یہ پران رکھ کر وافیس پیش کیا ہے۔ اُن کے لئے ایک طرح سے مرتک شرادھ کا بالکل کھنڈن کر دیا۔ اور اگر میں سمجھنے میں غلطی نہیں کرتا یہ بتلایا ہے۔ کہ پتروں کی بہتری کے لئے اگر دعائیں اور پرارتھنائیں کی جاویں۔ تو زیادہ اثر کر سکتی ہیں۔ برخلاف اس کے نہ تو اس قسم کے براہمن ہی مل سکتے ہیں نہ عام لوگ مہیا کر سکتے ہیں۔ غرض مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کا شرادھ Impossibilities یعنی ناممکنات کے پیچھے بھاگتا ہے۔ جو ملامت جہل تصور کئے جانے کا مستحق ہے ؛

(۷)

ایک بات اور سرادرس صفحہ ۳۶ پر مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر غور کے قابل ہیں:- "Such are the ideas underlying the ceremonies of shradh and all occultists know that these ideas are true." (P. 36)

And we in turn shall have the help of their willing aid

when they are beyond pret lok. ... (P. 39)

ترجمہ ۔ شرادھ کی رسوم کے زیریں متذکرہ خیالات ہیں اور تمام یوگی جانتے
ہیں کہ یہ خیالات درست ہیں۔ ... ... صفحہ ۳۸ ... ...
اور ہم کو اپنی باری تب جب مردہ اشخاص پریت لوک سے باہر چلے جاتے ہیں
تو رہنما مدد سے اور مستحقانہ امداد اس دنیا میں پہنچ سکتے ہیں (صفحہ ۳۹)

اعتراضات ۔ شریمتی جی تھیاسوفسٹ ہیں اور سناتن دھرم کی سرگردہ ہیں
لیکن اصول آواگون سے موت کی قدرتی طور پر مخالف ہیں۔ کیا وہ بتلا سکتی ہیں کہ ان تینوں
گروہوں کے یوگی یکساں ہی ہوتے ہیں یا ان میں کچھ بھید ہوتا ہے؟ کیا ان تینوں
سوسائٹیوں کا کوئی یوگ درشن الگ الگ ہے؟ اگر ایسا ہے تو یوگ درشن اور یوگیوں
کے نام بتلائیں۔ اگر آخری منزل کے یوگی اور یوگ درشن ایک ہی ہے تو کیا یہ
کی بات ہے وہ ثابت کریں سوامی دیانند یوگی نہیں تھے ۔
اولڈ ڈائری لیوز جلد ۲ نامی کتاب Old Diary leaves volume II
میں کرنل الکاٹ صاحب اور میڈم بلیوٹسکی صاحبہ Madam Blavtasky
نے اُن کا یوگی ہونا تسلیم کیا ہے تو کیا سوامی دیانند
شرادھ کے حق میں لکھتے ہیں؟ اور کیا وہ مختلف طبقات میں آتما کا سفر کرنا بھی
بتلاتے ہیں؟ دوم اگر شریمتی جی کو مخالف مثال دینی منظور ہے تو سناتن دھرمی
یوگیوں کے ہی واقعات کسی پرانک گرنتھ میں ہی سے پیش کر کے دکھلائیں
ورنہ زندہ یا مردہ تھیوسوفیکل یوگیوں کے نام پیش کریں۔ جنہوں نے ان
امور کی تاکید کی ہے۔ سوم یہ تو بازاری گپ معلوم ہوتی ہے کہ مردہ زندہ
کی مدد کریگا۔ اگر مردہ مدد کر بھی سکتا ہے۔ تو شریر دھارن کر کے ہی کر سکتا ہے
اُس صورت میں وہ زندوں میں ہی شمار ہوگا۔ اور اس پنر جنم کے مسئلے

کو آریہ سماج کب تسلیم نہیں کرتا۔

آخری التماس - بہت کچھ عرض کرنا تھا۔ لیکن چونکہ شریمتی جی نے اتنے ہی امور زیر ریویو کتاب میں درج فرمائے ہیں۔ اس لئے بطور مشتے نمونہ از خروارے اس قدر عرض معروض پر ہی اکتفا کی ہے۔ مندرجہ بالا اعتراضات کے جوابات شافی ملنے پر بشرطِ ضرورت و فرصت پھر تصدیع دی جا سکتی ہے۔ پاٹھکوں سے پرارتھنا ہے کہ بنظرِ غور سطور بالا پڑھیں۔ اور شریمتی جی کی دلائل اور اُن پر لیکھک کی جرح کو میزانِ عدل پر رکھیں اور دیکھیں زبان ترازو کس طرف چلتی ہے؟ ؎

دل اگر دانا بود در ہر سخن اسرار ہست　　چشم گر بینا بود یوسف بہ ہر بازار ہست

نوٹ - لائق مضمون نگار نے جس طریق سے تھیوسافیکل سوسائٹی کے مضمون کا کھنڈن کیا ہے وہ ہر پہلو قابل داد ہے۔ اگر ناظرین نے اس مضمون کو پسند فرمایا۔ تو صاحب ممدوح سے اس سلسلے کے دیگر مضامین بھی قلمبند کرانے کی آشا ہو سکتی ہے۔ تھیوسافیکل سوسائٹی جس ڈھنگ سے سناتن دھرم کے اکثر سدھانتوں کا منڈن اور آریہ سماج کے سدھانتوں کا کھنڈن کرتی ہے۔ اُس سے آریہ سماج کے وِدوان تقریباً ناواقف و لاپرواہ ہیں وجہ شاید یہ ہے۔ کہ سوسائٹی مذکور آریہ سماج کا نام لے کر کھنڈن نہیں کرتی۔ بلکہ اشارات و کنایات میں دبی چوٹیں کرتی ہے بقول کسے ؎

ٹٹی کی آڑ میں وہ کیا کرتے ہیں شکار
مُنہ وہ چھپائے رکھتے ہیں اپنا نقاب میں

علاوہ ازیں تھیوسوفسٹ لیڈروں کی کتب تقریباً تمام کی تمام انگریزی میں ہیں۔ جن کو اکثر آریہ پنڈت بوجہ زبان سے ناواقفیت کے اور لوگ نہ

تک نہیں کر سکتے۔ بدیں وجہ انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب پر یہ سوسائٹی اپنے خیالات کا سکہ بالخصوص مدراس دیوپی میں خوش اسلوبی سے بٹھاتی چلی جا رہی ہے۔ کاش آریہ سماج کے انگریزی دان ودوان اس طرف توجہ مبذول کریں۔ تاکہ "یہ شیریں زہر" آریہ جاتی کے نونہالوں کے دماغوں میں زیادہ سرائت نہ کرنے پائے۔ (مصنف)

فصل دوم

شریمتی اینی بیسنٹ کے دربار میں اپیل نمبر ۲

صاحبہ ممدوحہ کے مضمون متعلقہ مرتک شرادھ مندرجہ ہندوازم " (ہندو مذہب) پر چند اعتراضات۔

(از ماسٹر لکھشمی چندر جی ودیارتھی)

سنتے ہیں آپ یوں تو زمانے کا دردِ دل
کہئے تو میں بھی قصہ دردِ جگر کہوں

میں نے اپنے پہلے آرٹیکل مندرجہ شاستراتھ مرتک شرادھ میں "مسز اینی بیسنٹ کے دربار میں اپیل" کے زیرِ عنوان شریمتی جی کی تصنیف In defence of Hinduism یعنی در حمایت مذہب ہنود" میں مندرجہ دلائل پر چند شنکائیں پیش کی تھیں۔ آج اسی سلسلہ میں

شریمتی جی کی دیگر تصنیف "Hindu ism" بسلسلہ The universal te t book of Religions and Morals pt 3 Vol. I کے مضمون شرادھ فصل دوم ص۱۴۰ سے ص۲۳۳ تک میں پیش کردہ دلائل کا ریویو کرتا ہوں ۔

میرا خیال ہے کہ سناتن دھرم کے بالمقابل تھیا صوفیکل سوسائٹی کا اثر زیادہ خطرناک ہے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے اُس کی تصانیف کا جواب دینے کے لئے تاحال اہل قلم نے اپنی توجہ نہیں کی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تھیوسوفی نے صرف اپنے "باطل عقائد" کو ہی بھیک تصور کیا ہوا ہے۔ بلکہ اُن میں سے چند کے ذریعے سے سناتن دھرم کی بھی پُشٹی کی ہے۔ اِس لئے میں شرد منی شریمتی کی ہی دلائل کو لینا چاہتا ہوں۔ موت واقع ہونے پر انسانی رُوح کو دو الفاظ "پریت" اور "پتر" سے تعبیر کر کے ہر دو کی نجات اور بہتری کے لئے جداگانہ دو رسومات "پریت کریا" اور "پتر کریا" بتلائی گئی ہیں۔ چنانچہ ان ہر دو کے ثبوت میں شریمتی جی نے کتب ہذا میں دلائل اور پرمان ہر دو سے کام لیا ہے۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ پہلی تصنیف In defence of Hinduism میں کوئی پرمان مرتک شرادھ کے حق میں شریمتی جی نے پیش نہ کیا تھا۔ لیکن اِس میں اس کمی کو پورا کرنا چاہا ہے ۔

(۲) پرمان

کل پرمان پیش کردہ تعداد میں ۱۴ عدد ہیں۔ مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ اِن میں سے مرتک شرادھ کے حق میں ایک بھی نہیں (۱) چھاندوگیہ اپنشد ۵-۹-۲-(۲) رگ وید ۱۰-۱۴-۹ -(۳) رگ وید ۱۰-۱۶-۱-- ہر سہ محض انتیشٹی سنسکار کے متعلق ہیں۔ جس اس شریر سے آتما کے نکل جانے اور شریر کو داہ کرنے

کے متعلق بتلایا گیا ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۶-۱۴۲-۹۷-۱۶۸ و گرہ سوتر ۲-۴-۱۰ ان پانچ پرمانوں کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس قسم کے شرادھ ہوتے ہیں۔ وہ فضول بے فائدہ اور واہیات ہیں۔ کیونکہ اُن کی رُو سے پتروں کی رُوح کو بجائے فائدے کے نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے اُن کی ادائیگی قطعی بند ہونے کے قابل ہے۔ ع جادُو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

بانی کے چھ پرمانوں میں محض شرادھ ودھی (طریق ادائیگی شرادھ) منوسمرتی اور گرہ سوتر سے بتلائی گئی ہیں۔ ان کا جواب دو طریق پر ہے:۔

(۱) شریمتی جی سناتنیوں سے یہ کہلوا دیں۔ کہ منوسمرتی کا ہر ایک شلوک مانیہ ہے۔ تو ثابت کیا جاویگا۔ کہ منوسمرتی میں مندرج شرادھ ودھی پر کس قدر متضاد خیال ہیں؟ جن کو سناتنی خود اب ملاوٹ سے تعبیر کرنے لگ گئے ہیں:۔

(۲) وید سنگتا سے تائیدی طور پر بھی منتر پیش کریں۔ تاکہ معلوم ہو کہ ویدک کال میں بھی یہ طریقہ رائج تھا۔ یہ پرمان ہیں۔ جن کو محض دل خوش کرنے کے لئے لکھ ڈالا ہے:۔

(۳) دلائل

(اوّل) مقتول غذائیں یا پراکرت پدارتھوں سے کس قسم کے اجسام بنینگے؟ (دوم) اس صورت میں چھوڑا ہوا اَنّ سے کوش پھر دوبارہ پیدا ہو جائیگا۔ پران مے کوش اور منومے کوش پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ (سوم) کس طرح سے مرتک کی پرورش اُس سے ہو سکتی ہے۔ (چہارم) اس سے پترلوک سے پہنچنے میں کیا اور کس طرح مدد ہو سکتی ہے؟ کیا یہ سراسر گپ نہیں ہے؟

(۵)

It must beremembered that

Pitra loka and Pretloka and yam loka, are both regionsin Bhurloka and influence from the earth, Bhurloka reaches both of these (p23)

ترجمہ - یاد رکھنا چاہیے کہ پتر لوک اور پربت لوک یا یم لوک ہر دو بھور لوک میں طبقات ہیں۔ اور زمین سے یعنی بھور لوک سے اِن ہر دو تک اثر پہنچتا ہے

اعتراضات - (اول) پتری لوک اور پربت لوک زمین سے کس قدر بلندی پر ہیں؟ اس کے لئے وید سنگھتا یا کسی دیگر گرنتھ کا پرمان دیں۔ دوم - جیو آتما ہوا ہے یا پرندہ ہے؟ بصورت اول ساکن ہے۔ یا غیر ساکن؟ ستھائی ہونے کی صورت میں ان لوکوں میں کہاں اور کس طرح رہ سکتا ہے؟ استھائی یعنی متحرک ہونے کی صورت میں قوت ثقل کے خلاف کس طرح کام کر سکتا ہے؟ یا پرندہ ہے۔ جو ایک خاص عرصے تک اِن لوکوں میں رہتا ہے؟ (سوم) آخر الذکر صورت میں رہنے کی کیا اودھی Duration وید سنگھتا سے پرمان پیش کریں۔ ورنہ واقفیت کے لئے اُپنشدوں سے بھی پرمان دیں۔

کریا اندر آس کے متعلق پرمانوں کے جواب کے بعد دلائل کو پیش کیا جاتا ہے:-

(۱) آن اللہ مے کوش کا خاتمہ مردہ کے جلانے کے تین دن بعد تک اُن کی استھیوں یعنی ہڈیوں کو اکٹھا کر کے دفن کرنے یا پانی میں بہانے سے ہو جاتا ہے۔ الفاظ دفن کرنے یا پانی میں بہانے قابل نوٹ ہیں۔ یہاں پر یہ کہیں نہیں لکھا کہ گنگا میں بہائے یا دفن نہ کرے۔ سناتنی اس کا جواب دیں۔

پران مے کوش اور منومے کوش کے خاتمے کے لئے تاکہ پریت سے جیو آتما پتر ہو جائے۔ ایکودشٹ شرادھ اور سپنڈی شرادھ بتائے گئے ہیں۔

اعتراض - (۱) پران مے کوش اور منومے کوش کے خاتمے کی کیا ضرورت ہے

(۲) دوئم اُن کا کتنے عرصے کے بعد خاتمہ ہوتا ہے؟ اور اس میں پرمان کیا ہے

(۳) شرادھ اس میں کس طرح اثر پذیر ہوتا ہے؟

(۴)

If these ceremonies & should be properly performed, the subtle parts of the offerings made during their performance feed the deceased till he goes to pitra lok. P. 20.

اگر ان رسومات کو ٹھیک طور پر ادا کیا جائے۔ تو ان کی ادائیگی کے دوران میں پیش کردہ اشیا مردہ (مرتک) کی پرورش کرتے ہیں۔ جب تک کہ وہ پتر لوک میں چلا جائے۔

اعتراضات - اول اس کا مقابلہ شریمتی جی کی دیگر تصنیف کے فقرہ مندرجہ ذیل سے کیجئے:-

The offerings of food, clothes, etc have become diverted from their earlier purpose, these should be distributed among the

people, who are still embodied, as they are useless to the disembodied :

ترجمہ - بھوجن اور وستر آدمی کے عطیات اپنے پراچین مقاصد سے pr گئے ہیں۔ ان کو مجسم اشخاص میں تقسیم کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ غیر مجسم (مُردہ اشخاص) کے لئے بے سود ہیں ٭

پھر آگے چل کر یہ دلیل پیش کی ہے :-

Shradhas, may generally speaking be regarded as serving the same purpose with refrence to the subt ler bodies, as is served by the prenatal and natal samskaras with refrence to the gross physical body (P. 23)

ترجمہ - عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لطیف اجسام کے لئے شرادھ وہی کام دیتے ہیں۔ جو کثیف اجسام کے لئے قبل از پیدائش اور بعد از پیدائش کے سنسکار رکھتے ہیں ؞

اعتراضات - یہ تو خوب ہمارا نیا ہے (۱) قبل پیدائش بچے پر سنسکاروں کا اثر پہنچنے کا کارن یہ ہے۔ کہ بچہ ماتا کے گوشت و پوست و خون سے پرورش پا رہا ہے "نادہ" کے ذریعے سے ہر قسم کی غذا اور پھر اس سے نائی وغیرہ پر اثر ہو رہا ہے۔ اس صورت میں جبکہ بچہ ماتا کی آتما اور اس کی جان سے

اس لئے جس قسم کے اثرات بصورت سنسکار آتما پر پہنچیں گے۔ بچے پر ایک حد تک اثر زن ہو نگے۔ اسی طرح بعد از پیدائش کے سنسکارات اثر کرتے ہیں۔ لیکن بعد الموت لطیف جسم کا رہنا اور اس کا پربت کریا (انتیشٹی سنسکار) کا ذریعہ اثرات بننا کس طرح ممکن ہے؟ تو ویسی ہی دلیل ہے۔ جیسے اکثر براہمن لوگ "دان پہنچنے" کی مثال دے کر ظاہر کیا کرتے ہیں ۔

ڈاک پر تار مادی موجود ہے۔ دونوں طرف اسٹیشن۔ ثانی یعنی ساکن ہیں۔ لیکن بصورت ہذا کہیں بھی ساکن ہونے کا ثبوت نہیں۔ دو تم ہو گئے کے ساو حصن کہاں ہیں ؟

(۷)

الغرض آخر میں صرف دو سوالات لکھ کر مضمون کو ختم کرتا ہوں ۔

شری مہتی جی!

(اول) یہ بتلائیے کہ مرنے کے بعد دوبارہ جنم لینے تک جیو آتما کو کتنے روز رہنا پڑتا ہے؟ اس کا ثبوت وید سنگھتا۔ اپنشدوں اور درشن شاستروں سے دیں۔ آپ تو اپنی کتب میں ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اوسط درجے کے آدمی کو دوبارہ پیدائش تک پندرہ سو برس تک رہنا پڑتا ہے۔ فرا سناتن دھرمی پیروکاروں سے تو یہ منوا دیں۔ تاکہ شرادھ کے اور کئی پہلوؤں کا بھی صفایا ہو جاوے ۔

(دوم) مرنے کے بعد شریر داہ ہو کر جیو آتما جہاں جہاں جاتا ہے کس روپ میں اور کہاں رہتا ہے؟ ان مقامات کا ثبوت دلائل اور پرمان وید سنگھتا اور اپنشدوں سے دیں ۔

میرا خیال ہے۔ کہ مرنے کے بعد کا جس قدر پول پنجر انھیو سوفی نے تیار کیا ہے اور فرضی تصاویر پیدا کی ہیں۔ وہ محض دھوکہ اور مطلب براری

معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ کیوں تھیوسافسٹ پرمانوں دوارا اُس کے متعلق بحث نہیں کرتے ۔

آریہ سماجیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تھیوسوفی کی بھی خبر لیں۔ تاکہ بہت سے بھولے بھائیوں کو پتہ لگ جائے کہ حقیقت کس طرف ہے ؟

باب ہفتم

فصل اول ۔ مُردہ زندہ ہو گیا

ایک عجیب و غریب سچا واقعہ

پاسلہ ضلع جالندھر کا ایک ہندو لوہار مُسمّی اُتّم ولد بہالا مزدوری کرنے کے لئے پُل بنانے پر نوکر تھا۔ یہ پُل دریائے جہلم پر بن رہا تھا۔ ایک روز پُل بناتے بناتے اُتّم لوہار پُل پر سے گر پڑا۔ اور تیز بہتے ہوئے دریا کی لہروں کی لپیٹ میں آکر بہہ گیا۔ پکڑو پکڑو کا شور بلند ہوا۔ لیکن تیز لہروں نے کسی کو اندر گھسنے کا حوصلہ نہ دیا۔ وتستا ندی کے برفانی پانی نے اُتّم کو بے سُدھ کر دیا۔ بیچارے نے ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن بیسود اور کچھ ہی منٹوں میں برفانی پانی نے اس کا جسم اکڑا دیا ۔

(۲)

مُدّت تک اُتّم کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ اور تمام لوگوں نے یہ فیصلہ دے دیا! کہ اُتّم کو دریا نے غرقاب کر دیا ہے۔ اور مچھلیوں نے اُسے ناشتہ بنا لیا ہے

جہلم کے پُل بنانے والے انجینئر نے بھی اُس کا نام کارندوں کے رجسٹر سے کاٹ دیا۔ اور اُس کے نام کے آگے درج کر دیا، دریا میں ڈوب کر مر گیا، لکھ کر گھر والوں کو اُس کے مرنے کی اطلاع دے دی +

(۳)

دریا میں غرقاب برفانی پانی کی لہروں پر اُچھلتا اور اُبھرتا ہوا آتم دریا کے ساتھ میلوں دُور چلا گیا۔ اب لہروں نے اُسے زور زور سے اُچھالنا شروع کیا اور بہتے ہوتے آہستہ آہستہ اپنے کنارے کے اوپر پھینک دیا۔ یہ نرجن جگہ تھی۔ کوئی آدمی اُس پاس نہیں تھا۔ آتم کی لاش کو کون اُٹھاتا۔ لیکن اُسی وقت تیز چمکتے ہوئے سورج نے اُس کی مدد کی۔ بے ہوش آتم کے جسم کے اندر گرمی کا اثر پا کر اندر کی گرمی سُلگی۔ دل کی مشینری اس گرمی سے حرکت کرنے لگی اور آہستہ آہستہ آتم اُٹھ بیٹھا دیکھا۔ کہ نہ زیر تعمیر پُل ہے۔ نہ سینکڑوں مزدور ہیں۔ نہ لوہے کی کھٹ کھٹ ہے۔ بلکہ سنسان بیابان ہے اور دریا کا شور ہے +

آتم نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ کپڑے خشک کئے اور گرتا پڑتا پاس کی آبادی میں جا داخل ہوا +

(۴)

ایک سال، دو سال، تین سال، اسی طرح کئی سال گزر گئے۔ آتم کا ہر سال باقاعدہ مرتک شرادھ کیا جاتا۔ اور برہمن دیوتا جی پیٹ بھر کر خوشی خوشی کھاتے +

اسی اثنا میں آتم کی عورت کی آنکھیں درد کرنے لگیں۔ پیارے پتی کی جدائی میں رو رو کر آنکھوں نے جواب دینا شروع کیا۔ آنکھوں کا علاج ہونے لگا۔ لیکن جتنا علاج ہوتا تھا۔ اُس سے دگنا آتم کی عورت اپنے پتی کی جدائی سے آنسو بہا بہا کر نقصان کر دیتی تھی۔ اس لئے آنکھیں بگڑ گئیں +

جب کل علاج بے اثر ثابت ہوئے۔ تو مجبوراً عورت نے پاہندا جی کو

بلایا اور پوچھا" پاہندا جی! دیکھو تو سہی مجھ کو کیا ہو گیا ہے کیا مصیبت آئی ہے"
پاہندا جی نے پوتھی کھولی۔ کچھ گن من کی۔ انگلیوں کو ادھر اُدھر کیا۔ ورق گردانی بھی کی اور آخر کہا دیکھو اُتم ڈوب مرا ہے۔ اور پوتھی کہتی ہے۔ کہ اب وہ پریت بنا پھرتا ہے۔ اور تمہاری آنکھوں کے اوپر آکر بیٹھا ہوا ہے۔

عورت۔ تو پھر وہ پریت کیسے دور ہو؟

پاہندا۔ اُس کی گتی کرانے کے لئے دان پُن کرنا ہوگا۔ ورنہ یہ نہیں اُترنے کا

عورت۔ کیا کروں؟

پاہندا نے دان کی فہرست لکھوائی اور غریب عورت نے قہر درویش بجان درویش اپنے پتی کی سد گتی کرنے کے لئے سب کچھ اکٹھا کیا۔ اور پوجا پاٹھ کے لئے ایک دن مقرر کر کے سب کچھ دان دیا۔

(۵)

اُتم کی اس غرقابی نے اُس کی کایا پلٹ دی۔ دُنیا سے اُسے کچھ نفرت سی ہو گئی۔ اور وہ گورو گورکھ ناتھ کے ٹلے پہنچکر گورو کا چیلہ بن گیا۔ اور اب وہ شہر بشہر گاؤں بگاؤں پھرنے لگا۔ انہیں دنوں میں پاسلے کے ربابی ایک موقعہ پر موضع دھیبیاں میں جا گئے۔ اور وہاں انہوں نے اُتم کو دیکھا۔

ربابی جب واپس آئے۔ تو انہوں نے اُتم کے رشتہ داروں سے کہا۔ کہ اُتم زندہ ہے اور فلاں جگہ موجود ہے۔ لوگوں نے اس پر یقین نہیں کیا۔ جس نے بھی سُنا اُس نے مخول اُڑایا۔ آخر ربابیوں نے شرط لگائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اُتم کا چچا بدھو ٹلے گیا۔ اور اُتم کو اپنے ساتھ واپس لے آیا۔

پاسلہ میں جب اُتم داخل ہوا۔ تو لوگ اسے جوق درجوق دیکھنے آئے۔ جو بھی اُسے دیکھتا حیران رہ جاتا۔ اور ساتھ ہی مُردے سے زندہ ہونے کی مبارکباد دیتے

بھی نہ دینا +

(۶)

چند روز جبرانی اور مبارک بادیں بیت گئے۔ اب گھر والوں نے اتّم سے پوچھا کہ ہم نے تم کو کریا اور ستار رہویں کے دن فلاں فلاں چیز براہمن کے ذریعے بھیجی تھی کیا پہنچ گئی ہے؟

اتم۔ مجھے تو کچھ نہیں ملا

بدّھو (اتّم کا چچا) ہر سال تمہیں لڈّو۔ پوری۔ حلوہ۔ کھیر اور طرح طرح کی چیزیں بھیجتے تھے۔ کیا وہ چیزیں مل گئیں؟

اتم۔ مجھے تو کبھی کسی نے نہیں دیں +

بدھو۔ پچھلے ہی سال تمہیں دو گونڈے دہی کے بھیجے تھے۔ وہ بھی کیا نہیں ملے؟

اتم۔ بالکل نہیں +

بدھو۔ اور جب تم پریت بنے پھرتے تھے۔ تو تمہاری سدگتی کے لئے بہت کچھ بھیجا تھا۔ وہ بھی ملا یا نہیں؟

اتم۔ نہیں جی مجھے تو خبر ہی نہیں؟

بدھو۔ بلاؤ ذرا پاندھا جی کو۔ یہ اچھی ایمان داری ہے۔ یہ سب چیزیں آپ ہی ہضم کر گئے ہیں +

پاندھا جی کو اب گھر سے نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ جس طرف سے وہ نکلتے ہیں یہی سوال ہوتے ہیں۔ کہ کیوں جی اتّم کی چیزیں کہاں ہیں؟

(۷)

یہ واقعہ بالکل سچّا ہے۔ اور اس کی گواہی دینے کے لئے ابھی تک پاندھا

ضلع جالندھر میں لوگ موجود ہیں ۔

مرتک شرادھ کرنے والے اس واقعہ کو غور سے پڑھیں۔ اور بھوت پریت کے وہمی بھی دیکھیں۔ کہ لوگ اپنا اُلو کس طرح سیدھا کرتے ہیں؟ اس قسم کے واقعات ہونے پر بھی جو لوگ فضول توہمات اور اویدک باتوں کو نہیں چھوڑتے یقیناً اُن کا سر دماغ سے خالی ہے اور اگر دماغ ہے۔ تو اُس میں عقل نہیں بلکہ بھوسہ بھرا پڑا ہے ۔ (ماخوذ از آریہ گزٹ)

مرتنگ عنوان سیکشن

اب آریہ پُرشوں کو یہ شکایت نہیں رہے گی

کہ

آریہ سماج میں بہترین لٹریچر پیدا نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ آریہ پُستکالیہ وسرسوتی آشرم لاہور اس وقت تک اُردو اور آریہ بھاشا میں ۳۵ کتابیں شائع کر چکا ہے۔ جن کو آریہ استری پُرشوں نے پسند کیا ہے۔ آپ بھی ان کتابوں کو منگوا کر پڑھیں۔ اور دیکھیں کہ کس طرح ایک ضرورت دیش کو پورا کیا گیا ہے۔ مختصراً اُن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

گورودت لیکھاولی (آریہ بھاشا میں) پنڈت گورودت جی ایم اے ودیارتھی کی انگریزی تصانیف کا آریہ بھاشا ترجمہ۔ یہ وہ بیش قیمت کتاب ہے۔ جس سے پچیس سال تک ہندی جاننے والے محروم رہے۔ اور جس نے یورپ کے بڑے بڑے ودوانوں کو ویدک سدھانتوں کا مداح بنا دیا تھا۔ کسی بھی آریہ کو پنڈت جی کی تصانیف سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ مجلد قیمت ۲/۸

اتھرو وید کا سوادھیائے۔ ویدوں کے پرسدھ ودوان پنڈت ساتولیکر جی نے برسوں کے سوادھیائے کے بعد آریہ استری پُرشوں میں ویدوں کا پرچار کرنے کے لئے اس پُستک کو تیار کیا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک ہندی لکھا پڑھا اتھرو وید کو سمجھ سکتا ہے۔ قیمت مجلد کتاب صرف ایک روپیہ۔

ایش اُپنشد کا سوادھیائے۔ (مصنفہ پنڈت ساتولیکر جی) اُپنشدوں کی فلاسفی کو سمجھنے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ بظاہر تو یہ ایک اُپنشد ہے مگر سارے اُپنشدوں کی تعلیم کا عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے۔

بھگتی درپن یا آتم پرساد (آریہ بھاشا میں) بھگتی کے مارگ میں جتنے بھی سادھن ہیں۔ وہ سب اس میں ورنن کئے گئے ہیں۔ یہ پُستک استری پُرش دونوں کے لئے اُپیوگی ہے۔ آریہ سدھانتوں۔ سولہ سنسکاروں۔ پانچ یگیوں۔ آریہ تیوہاروں۔ ایشور بھگتی اور مہرشی جیون چرتر کے وشے میں جتنی واقفیت کی ضرورت ہے۔ وہ سب اس میں ہے۔

سندھیا یوگ۔ آریہ سماج کے بزرگ سوامی سنیاسانند جی مہاراج نے سنکیت بیان کی اور پنجاب کے آریوں کی پرارتھنا پر اس پُستک کو رچا ہے۔ سندھیا مہاتم اور اس میں ترقی کرنے

[illegible] آچمن [illegible] کی فلاسفی [illegible] کا [illegible]

[illegible] جلد چار [illegible]

سندھیا [illegible] — [illegible] ایم اے [illegible] سندھیا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]

[illegible] قیمت چار آنے

گھر بیٹھے سنسکرت سیکھو — [illegible] شاستری [illegible] اور [illegible]

[illegible] ایک گھنٹہ روز لگا کر تین ماہ میں سنسکرت [illegible]

[illegible] سکتے ہیں اور جو کوئی اردو ہی جانتے ہیں [illegible] سنسکرت [illegible]

[illegible]

[illegible] مہاتما گاندھی اور دیش کے [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اردو کی پستکیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایم اے [illegible]

[illegible] (۲-۳-۱۲)

[illegible] ۱۹۳۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

मोहम्मद हनी ...

गीता एवं कुरआन में सामंजस्य एवं श्री गीता का हिन्दी पद्यानुवाद. नई दिल्ली : कृष्णा

श्वेताश्वतरोपनिषद् स्वर्णजयन्ती ऋषि सुन्दरियाल स्मृति अंक. उत्तराखण्डः आर्य समाज चौन्दकोट मजगाँव चौबट्टाखाल.